

قَوْلُ الْعَدْلِ

دوم

از

مولانا محمد نظام الدین قادری مصباحی
استاذ دارالعلوم علیہ جمد اشاہی، بستی

مع ضمیمہ بیان واحد و جمع

از

مولانا محمد احمد مصباحی
صدر المدرین جامعہ اشرفیہ مبارک پور

مجلس برکات، جامعہ اشرفیہ مبارک پور

۱۴۲۳ھ




786/92

Dear User



Welcome to Misbahi Library

World of Free Download Pdf Books ,
Mazamin ,Images , Audios, Videos,
& Magazines etc

<https://www.misbahi-library.blogspot.com>



By

Team of Misbahi Library

Manager

Md Khubaib Raza Misbahi 99849 03158

Contact us

Sub-manager

Md Asjad Raza Misbahi 89485 18993

Co-founder

Md Abdur Rahman Misbahi 80091 86120

Founder

Md Saif Khan Misbahi 8081414883

Created & Designed by

Md Saif Khan Misbahi

محمد سید علی مصباحی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سلسلہ اشاعت نمبر ۸۲

قَوَاعِدُ الصَّرَفِ

دوم

از: مولانا محمد نظام الدین قادری مصباحی
استاذ دارالعلوم علیمیہ - جہد اشاہی - بستی

مع ضمیمہ: بیان واحد و جمع

از: مولانا محمد احمد مصباحی
صدر المدرسین جامعہ اشرفیہ، مبارک پور

زیر اہتمام

مجلس برکات، الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ

ذی قعدہ ۱۴۳۳ھ / اکتوبر ۲۰۱۲ء

اشاعت اول -

فہرست مضامین قواعد الصرف - دوم

۴۶	علامت تانیث ۲ الف	۲	تعارف مصنف
۴۶	مؤنث بالالف المقصورہ کے اوزان	۳	اعادہ ماسبق
۴۶	مؤنث بالالف الحمد وودہ کے اوزان	۳۴	مشقی سوالات
۴۷	مشقی سوالات	۳۵	درس [۱] اسم کے اوزان
۴۷	درس [۵] میزان صرفی اور قلب کا بیان	۳۵	اوزان ثلاثی مجرد
۴۷	حروف میزان	۳۶	اوزان رباعی مجرد، اوزان خماسی مجرد
۴۸	قلب کی شناخت کا طریقہ	۳۷	مشقی سوالات
۵۰	مشقی سوالات	۳۷	درس [۲] حروف زیادت
۵۰	درس [۶] اسم صحیح، اسم منقوص، اسم مقصور، اسم ممدود	۳۸	زیادت کے فوائد، زیادت کی صورتیں
۵۰	تفصیلی بیان	۳۹	زیادت کی دلیلیں
۵۲	مشقی سوالات	۳۹	مناسبت اشتقاق، لزوم عدم نظیر
۵۳	درس [۷] مفرد اور تشنیہ	۳۹	غلبہ زیادت اور اس کی صورتیں
۵۳	مفرد، تشنیہ کی شرطیں، بنانے کا طریقہ	۴۰	درس [۳] حروف زیادت
۵۴	اسم منقوص کا تشنیہ	۴۱	دلائل زیادت میں تعارض پر ترجیح کی صورتیں
۵۴	اسم مقصور، اسم ممدود	۴۱	غلبہ زیادت سے ترجیح کی صورتیں
۵۴	اسم محذوف الآخر کا تشنیہ، مشقی سوالات	۴۲	حروف زیادت کا تفصیلی بیان
۵۵	درس [۸] جمع کا بیان	۴۲	الف، واو اور یاء کی زیادت کے مواقع
۵۵	جمع مذکر سالم، اسم جامد اور مشتق سے جمع مذکر سالم	۴۳	میم، ہمزہ، نون، تاء، سین ہا اور لام کی زیادت کے مواقع
۵۶	جمع مؤنث سالم، اس کے بنانے کا طریقہ	۴۴	مشقی سوالات
۵۷	اس کے قیاسی مقامات — مشقی سوالات	۴۴	درس [۴] مذکر و مؤنث
۵۸	درس [۹] جمع تکسیر	۴۴	مذکر، مؤنث۔ مؤنث استعمال ہونے کے دلائل
۵۹	جمع قلت اور اس کے اوزان	۴۴	مؤنث حقیقی، مؤنث غیر حقیقی، مؤنث لفظی، معنوی
۵۹	جمع کثرت اور اس کے اوزان	۴۴	علامات تانیث - تا و الف - ءا تا
۵۹	درس [۱۰] جمع کثرت کا تفصیلی بیان	۴۵	مشترک اوصاف کے صیغے جن میں تانیث لاتے
۶۰	اوزان جمع اور ان کے مفرد	۴۵	تا کے کچھ اور اغراض

۷۵	مونث بالتاء اور اسم محدود کی طرف نسبت	۶۲	درس [۱۱] جمع کثرت کا تفصیلی بیان
۷۶	اسم مقصور، اسم منقوص اور اسم محذوف البعض کی طرف نسبت	۶۲	اوزان جمع اور ان کے مفرد
۷۷	اسم ثلاثی مکسور الثانی - تشنیہ اور جمع کی طرف نسبت	۶۵	مشقی سوالات
۷۸	علم مرکب، فَعْلِيَّةٌ، فَعْلِيَّةٌ، فَعْلِيَّةٌ، فَعْلِيَّةٌ کی طرف نسبت	۶۵	درس [۱۲] جمع سے متعلق فوائد
۹۸	نسبت کے شواذ	۶۵	محذوف حرف کے عوض یا لانا
۸۰	غیر قیاسی اسم منسوب	۶۵	بعض اسماء سے جمع تکسیر نہ آتا
۸۰	مشقی سوالات	۶۶	جمع الجمع، منتہی الجمع
۸۰	درس [۱۷] وقف کا بیان	۶۷	مرکبات کی جمع
۸۰	وقف، مقاصد وقف، وقف بالا سکان الحجر، وقف بالروم	۶۷	اسم جمع، اسم جنس جمعی، اسم جنس انفرادی
۸۱	وقف بالا شام، تنوین کو الف سے بدلنا	۶۸	درس [۱۳] تصغیر
۸۱	تائے تانیث کو ہا سے بدلنا، الف زائد کرنا	۶۸	تصغیر، اسم مصغیر، بنانے کی شرطیں، اوزان تصغیر
۸۲	ہاے سکت کے الحاق کے مواقع	۶۹	فُعْلِيلٌ، فُعْلِيلٌ، فُعْلِيلٌ، پانچ حرفی اسم کی تصغیر
۸۲	حذف یا کے ساتھ وقف، ہمزہ کو حرف علت سے بدلنا	۷۰	درس [۱۴] تصغیر
۸۳	تضعیف اور نقل حرکت کے ساتھ وقف، مشقی سوالات	۷۰	جن چیزوں کے لاحق ہونے سے تصغیر کا وزن نہیں بدلتا:
۸۳	درس [۱۸] اجتماع ساکنین	۷۰	علامت تانیث، علامت تشنیہ و جمع، یاے نسبت
۸۳	اجتماع ساکنین صحیح ہونے کے مواقع	۷۰	الف نون زائد تان
۸۵	ان اسماء کی تصغیر جن کا دوسرا حرف، حرف علت ہو	۷۱	مرکبات کی تصغیر
۸۶	پہلے ساکن کو کون سی حرکت دی جائے گی؟	۷۱	اُن اسماء کی تصغیر جن کا دوسرا حرف، حرف علت ہو
۸۷	مشقی سوالات	۷۱	ان اسماء کی تصغیر جن کا تیسرا حرف، حرف علت ہو
۸۷	درس [۱۹] اصول کتابت	۷۱	ان اسماء کی تصغیر جن کا چوتھا حرف، حرف علت ہو
۸۹	کتابت کے قاعدہ سے مستثنی امور	۷۲	محذوف الحرف اسم کی تصغیر، دو حرفی علم کی تصغیر
۹۰	درس [۲۰] علامات ترقیم	۷۲	تا سے خالی مونث کی تصغیر
۹۰	فاصلہ، فاصلہ منقوطہ، وقفہ، نقطتان، علامۃ الاستنبہام،	۷۳	درس [۱۵] تصغیر جمع، ترخیم، اور شواذ تصغیر
۹۰	علامۃ التعجب، شرطہ	۷۳	تصغیر جمع، تصغیر ترخیم، ثلاثی
۹۰	شرطتان، شرطہ مزدوجہ، علامت تنصیص، قوسین	۷۴	اسم مونث رباعی کی تصغیر ترخیم
۹۳	مشقی سوالات	۷۴	شواذ تصغیر، مشقی سوالات
۹۵	ضمیمہ: بیان واحد و جمع	۷۵	درس [۱۶] نسبت
۱۱۹	فہرست مضامین		

تعارف مؤلف قواعد الصرف

نام و نسب: محمد نظام الدین قادری بن محمد یوسف بن انوار الحق بن شہادت علی بن گلزار احمد۔

آبائی وطن: بھڑیا کلاں، پوسٹ: بھڑیا خورد، ضلع سدھارتھ نگر۔ یوپی۔

تاریخ پیدائش: بارہ اگست سن انیس سو بہتر (12. 08. 1972)

وہ مدارس جہاں تعلیم حاصل کی:

- ☆ (۱) مدرسہ محی الاسلام بھڑیا کلاں، سدھارتھ نگر۔ (پرائمری درجات)
 - ☆ (۲) دارالعلوم اہل سنت نورالعلوم ٹنڈوا، ضلع سدھارتھ نگر۔ (ابتدائی فارسی عربی درجات)
 - ☆ (۳) دارالعلوم اہل سنت فیض الرسول براؤں شریف سدھارتھ نگر۔ (جماعت اولی، ثانیہ)
 - ☆ (۴) دارالعلوم علیمیہ جمہاشاہی، بستی۔ (جماعت ثالثہ تا خامسہ)
 - ☆ (۵) دارالعلوم اہل سنت اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ (عالمیت سال اخیر تا فضیلت سال اخیر)
- فراغت: دارالعلوم اہل سنت اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور اعظم گڑھ۔
- اسناد: ۱- منشی ۲- کامل ۳- مولوی ۴- عالم ۵- فاضل دینیات ۶- فاضل ادب (مدرسہ تعلیمی بورڈ لکھنؤ) ۷- عالمیت ۸- فضیلت (جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ)
- تدریسی خدمات:

- ☆ دارالعلوم امام احمد رضا کونڈیورے، رتناگیری، مہاراشٹر۔ ۱۹۹۳ء (ایک سال)
 - ☆ دارالعلوم علیمیہ جمہاشاہی، بستی۔ یوپی۔ ۱۹۹۴ء تا حال ستمبر ۲۰۱۲ء
- شرف بیعت: پیر طریقت، شہزادہ شعیب الاولیاء حضور صوفی محمد صدیق صاحب رحمہ اللہ براؤں شریف۔
- قلمی خدمات:

- ☆ (۱) حاشیہ مقامات حریری (باہتمام مجلس برکات، جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ، یوپی)
- ☆ (۲) قواعد الصرف اول (باہتمام مجلس برکات، جامعہ اشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ، یوپی)
- ☆ (۳) قواعد الصرف دوم (باہتمام مجلس برکات، جامعہ اشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ، یوپی)
- ☆ (۳) تحقیق شرح دیوان حماسہ (زیر طبع)
- ☆ (۴) مختلف موضوعات پر متعدد مذہبی ماہناموں کے لیے مضامین اور مجلس شرعی جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے فقہی سیمیناروں کے لیے درجنوں مقالات۔ ❀ ❀ ❀

هَامِدًا وَمُصَلِّيًا وَمُسَلِّمًا

Scanned with CamScanner

٣	(٣) ماضى: حَفِظَ، حَفِظَا، حَفِظُوا، حَفِظْتُ، حَفِظْنَا، حَفِظْنَ، حَفِظْتَ، حَفِظْتُمَا، حَفِظْتُمْ، حَفِظْتِ، حَفِظْتُنَّ، حَفِظْتُ، حَفِظْنَا. مضارع: يَحْفَظُ، يَحْفَظَانِ، يَحْفَظُونَ، تَحْفَظُ، تَحْفَظَانِ، يَحْفَظْنَ، تَحْفَظُنَّ، تَحْفَظُونَ، تَحْفَظِينَ، تَحْفَظْنَ، أَحْفَظُ، نَحْفَظُ. امر: احْفَظْ، احْفَظَا، احْفَظُوا، احْفَظِي، احْفَظْنَ.
٤	(٤) ماضى: لَدَغَ، لَدَغَا، لَدَغُوا، لَدَغْتُ، لَدَغْتَا، لَدَغْنَ، لَدَغْتَ، لَدَغْتُمَا، لَدَغْتُمْ، لَدَغْتِ، لَدَغْتُنَّ، لَدَغْتُ، لَدَغْنَا. مضارع: يَلْدَغُ، يَلْدَغَانِ، يَلْدَغُونَ، تَلْدَغُ، تَلْدَغَانِ، يَلْدَغْنَ، تَلْدَغُنَّ، تَلْدَغُونَ، تَلْدَغِينَ، تَلْدَغْنَ، اَلْدَغُ، نَلْدَغُ. امر: اَلْدَغْ، اَلْدَغَا، اَلْدَغُوا، اَلْدَغِي، اَلْدَغْنَ.
٥	(٥) ماضى: نَجَبَ، نَجَبَا، نَجَبُوا، نَجَبْتُ، نَجَبْتَا، نَجَبْنَ، نَجَبْتَ، نَجَبْتُمَا، نَجَبْتُمْ، نَجَبْتِ، نَجَبْتُنَّ، نَجَبْتُ، نَجَبْنَا. مضارع: يَنْجُبُ، يَنْجُبَانِ، يَنْجُبُونَ، تَنْجُبُ، تَنْجُبَانِ، يَنْجُبْنَ، تَنْجُبُنَّ، تَنْجُبُونَ، تَنْجُبِينَ، تَنْجُبْنَ، اَنْجُبْ، نَنْجُبْ. امر: اَنْجُبْ، اَنْجُبَا، اَنْجُبُوا، اَنْجُبِي، اَنْجُبْنَ.
٦	(٦) ماضى: اِبْتَسَمَ، اِبْتَسَمَا، اِبْتَسَمُوا، اِبْتَسَمْتُ، اِبْتَسَمْتَا، اِبْتَسَمْنَ، اِبْتَسَمْتَ، اِبْتَسَمْتُمَا، اِبْتَسَمْتُمْ، اِبْتَسَمْتِ، اِبْتَسَمْتُنَّ، اِبْتَسَمْتُ، اِبْتَسَمْنَا. مضارع: يَبْتَسِمُ، يَبْتَسِمَانِ، يَبْتَسِمُونَ، تَبْتَسِمُ، تَبْتَسِمَانِ، يَبْتَسِمْنَ، تَبْتَسِمُنَّ، تَبْتَسِمُونَ، تَبْتَسِمِينَ، تَبْتَسِمْنَ، اِبْتَسِمْ، نَبْتَسِمْ. امر: اِبْتَسِمْ، اِبْتَسِمَا، اِبْتَسِمُوا، اِبْتَسِمِي، اِبْتَسِمْنَ.
٧	(٧) ماضى: اسْتَحْسَنَ، اسْتَحْسَنَا، اسْتَحْسَنُوا، اسْتَحْسَنْتَ، اسْتَحْسَنْتَا، اسْتَحْسَنْتُمْ، اسْتَحْسَنْتِ، اسْتَحْسَنْتُنَّ، اسْتَحْسَنْتُ، اسْتَحْسَنْتُمَا، اسْتَحْسَنْتُمْ، اسْتَحْسَنْتِ، اسْتَحْسَنْتُنَّ، اسْتَحْسَنْتُ، اسْتَحْسَنْتُمَا. مضارع: يَسْتَحْسِنُ، يَسْتَحْسِنَانِ، يَسْتَحْسِنُونَ، تَسْتَحْسِنُ، تَسْتَحْسِنَانِ، يَسْتَحْسِنْنَ، تَسْتَحْسِنُنَّ، تَسْتَحْسِنُونَ، تَسْتَحْسِنِينَ، تَسْتَحْسِنْنَ، اسْتَحْسِنْ، نَسْتَحْسِنْ. امر: اسْتَحْسِنْ، اسْتَحْسِنَا، اسْتَحْسِنُوا، اسْتَحْسِنِي، اسْتَحْسِنْنَ.
٨	(٨) ماضى: اِنْصَرَفَ، اِنْصَرَفَا، اِنْصَرَفُوا، اِنْصَرَفْتُ، اِنْصَرَفْتَا، اِنْصَرَفْنَ، اِنْصَرَفْتَ، اِنْصَرَفْتُمَا، اِنْصَرَفْتُمْ، اِنْصَرَفْتِ، اِنْصَرَفْتُنَّ، اِنْصَرَفْتُ، اِنْصَرَفْنَا. مضارع: يَنْصَرِفُ، يَنْصَرِفَانِ، يَنْصَرِفُونَ، تَنْصَرِفُ، تَنْصَرِفَانِ، يَنْصَرِفْنَ، تَنْصَرِفُنَّ، تَنْصَرِفُونَ، تَنْصَرِفِينَ، تَنْصَرِفْنَ، اَنْصَرِفْ، نَنْصَرِفْ. امر: اَنْصَرِفْ، اَنْصَرِفَا، اَنْصَرِفُوا، اَنْصَرِفِي، اَنْصَرِفْنَ.
٩	(٩) ماضى: اَرَشَدَ، اَرَشَدَا، اَرَشَدُوا، اَرَشَدْتُ، اَرَشَدْتَا، اَرَشَدْنَ، اَرَشَدْتَ، اَرَشَدْتُمَا، اَرَشَدْتُمْ، اَرَشَدْتِ، اَرَشَدْتُنَّ، اَرَشَدْتُ، اَرَشَدْنَا. مضارع: يُرْشِدُ، يُرْشِدَانِ، يُرْشِدُونَ، تُرْشِدُ، تُرْشِدَانِ، يُرْشِدْنَ، تُرْشِدُنَّ، تُرْشِدُونَ، تُرْشِدِينَ، تُرْشِدْنَ، اُرْشِدْ، نُرْشِدْ. امر: اُرْشِدْ، اُرْشِدَا، اُرْشِدُوا، اُرْشِدِي، اُرْشِدْنَ.

۱۰	(۱۰) ماضی: هَذَبَ، هَذَبَا، هَذَبُوا، هَذَبَتْ، هَذَبْتَا، هَذَبْنَ، هَذَبْتَ، هَذَبْتَمَا، هَذَبْتُمْ، هَذَبْتِ، هَذَبْتُنَّ، هَذَبْتُ، هَذَبْنَا. مضارع: يَهْذِبُ، يَهْذِبَانِ، يَهْذِبُونَ، يَهْذِبُ، يَهْذِبَانِ، يَهْذِبْنَ، يَهْذِبْنِ، يَهْذِبُونَ، يَهْذِبِينَ، يَهْذِبْنَ، أَهْذَبُ. نَهْذَبُ. امر: هَذَبْ، هَذَبَا، هَذَبُوا، هَذَبِي، هَذَبْنَ.
۱۱	(۱۱) ماضی: بَاَحَ، بَاَحَا، بَاَحُوا، بَاَحَّتْ، بَاَحَّتَا، بَاَحَّتْنَ، بَاَحْتَ، بَاَحْتَمَا، بَاَحْتُمْ، بَاَحْتِ، بَاَحْتُنَّ، بَاَحْتُ، بَاَحْنَا. مضارع: يُبَاَحِثُ، يُبَاَحِثَانِ، يُبَاَحِثُونَ، يُبَاَحِثُ، يُبَاَحِثَانِ، يُبَاَحِثْنَ، يُبَاَحِثْنِ، يُبَاَحِثُونَ، يُبَاَحِثِينَ، يُبَاَحِثْنَ، أَبَاَحِثُ. نُبَاَحِثُ. امر: بَاَحِثْ، بَاَحِثَا، بَاَحِثُوا، بَاَحِثِي، بَاَحِثْنَ.
۱۲	(۱۲) ماضی: تَعَلَّمَ، تَعَلَّمَا، تَعَلَّمُوا، تَعَلَّمْتُ، تَعَلَّمْتَا، تَعَلَّمْنَ، تَعَلَّمْتَ، تَعَلَّمْتَمَا، تَعَلَّمْتُمْ، تَعَلَّمْتِ، تَعَلَّمْتُنَّ، تَعَلَّمْتُ، تَعَلَّمْنَا. مضارع: يَتَعَلَّمُ، يَتَعَلَّمَانِ، يَتَعَلَّمُونَ، يَتَعَلَّمُ، يَتَعَلَّمَانِ، يَتَعَلَّمْنَ، يَتَعَلَّمْنِ، يَتَعَلَّمُونَ، يَتَعَلَّمِينَ، يَتَعَلَّمْنَ، اتَعَلَّمُ، نَتَعَلَّمُ. امر: تَعَلَّمْ، تَعَلَّمَا، تَعَلَّمُوا، تَعَلَّمِي، تَعَلَّمْنَ.
۱۳	(۱۳) ماضی: تَصَالَحَ، تَصَالَحَا، تَصَالَحُوا، تَصَالَحْتُ، تَصَالَحْتَا، تَصَالَحْتَ، تَصَالَحْتَمَا، تَصَالَحْتُمْ، تَصَالَحْتِ، تَصَالَحْتُنَّ، تَصَالَحْتُ، تَصَالَحْنَا. مضارع: يَتَصَالَحُ، يَتَصَالَحَانِ، يَتَصَالَحُونَ، يَتَصَالَحُ، يَتَصَالَحَانِ، يَتَصَالَحْنَ، يَتَصَالَحْنِ، يَتَصَالَحُونَ، يَتَصَالَحِينَ، يَتَصَالَحْنَ، اتَصَالَحُ. نَتَصَالَحُ. امر: تَصَالَحْ، تَصَالَحَا، تَصَالَحُوا، تَصَالَحِي، تَصَالَحْنَ.
۱۴	(۱۴) ماضی: بَسَمَلَ، بَسَمَلَا، بَسَمَلُوا، بَسَمَلْتُ، بَسَمَلْتَا، بَسَمَلْنَ، بَسَمَلْتَ، بَسَمَلْتَمَا، بَسَمَلْتُمْ، بَسَمَلْتِ، بَسَمَلْتُنَّ، بَسَمَلْتُ، بَسَمَلْنَا. مضارع: يُبَسِّمِلُ، يُبَسِّمِلَانِ، يُبَسِّمِلُونَ، يُبَسِّمِلُ، يُبَسِّمِلَانِ، يُبَسِّمِلْنَ، يُبَسِّمِلْنِ، يُبَسِّمِلُونَ، يُبَسِّمِلِينَ، يُبَسِّمِلْنَ، ابَسِّمِلُ. نَبَسِّمِلُ. امر: بَسِّمِلْ، بَسِّمِلَا، بَسِّمِلُوا، بَسِّمِلِي، بَسِّمِلْنَ.
۱۵	(۱۵) ماضی: تَسَرَّبَلْ، تَسَرَّبَلَا، تَسَرَّبَلُوا، تَسَرَّبَلْتُ، تَسَرَّبَلْتَا، تَسَرَّبَلْنَ، تَسَرَّبَلْتَ، تَسَرَّبَلْتَمَا، تَسَرَّبَلْتُمْ، تَسَرَّبَلْتِ، تَسَرَّبَلْتُنَّ، تَسَرَّبَلْتُ، تَسَرَّبَلْنَا. مضارع: يَتَسَرَّبَلُ، يَتَسَرَّبَلَانِ، يَتَسَرَّبَلُونَ، يَتَسَرَّبَلُ، يَتَسَرَّبَلَانِ، يَتَسَرَّبَلْنَ، يَتَسَرَّبَلْنِ، يَتَسَرَّبَلُونَ، يَتَسَرَّبَلِينَ، يَتَسَرَّبَلْنَ، اتَسَرَّبَلُ. نَتَسَرَّبَلُ. امر: تَسَرَّبَلْ، تَسَرَّبَلَا، تَسَرَّبَلُوا، تَسَرَّبَلِي، تَسَرَّبَلْنَ.

قواعد مہموز

ہمزہ کی ادائیگی عربوں کے نزدیک دشوار ہے، اسی وجہ سے وہ کہیں کہیں ہمزہ میں تبدیلی کر لیتے ہیں۔ ہمزہ میں ہونے والی تبدیلی کو ”تخفیف“ کہا جاتا ہے۔ تخفیف کی تین صورتیں ہیں۔ (۱) ابدال (۲) حذف (۳) بین بین (تسہیل)۔

قاعدہ (۱) ہمزہ منفردہ (یعنی وہ ہمزہ جس کے ساتھ دوسرا ہمزہ نہ ہو) اگر ساکن ہو تو فتح کے بعد الف سے، کسرہ

کے بعد یا سے اور ضمہ کے بعد واو سے تبدیل کر دینا جائز ہے، جیسے: يَأْكُلُ، اِئْتِمِرْ، يُؤْمَرُ، رَأْسٌ، ذَنْبٌ، بُؤْسٌ سے يَأْكُلُ، اِئْتِمِرْ، يُؤْمَرُ، رَأْسٌ، ذَنْبٌ، بُؤْسٌ۔

قاعدہ (۲) ہمزہ منفردہ اگر مفتوح ہو تو جائز ہے کہ ضمہ کے بعد واو اور کسرہ کے بعد یا سے بدل دیا جائے، جیسے: جُوْنٌ، مِئْرٌ سے جُوْنٌ، مِئْرٌ۔

قاعدہ (۳) ہمزہ ساکنہ اگر ہمزہ متحرکہ کے بعد ہو تو فتح کے بعد الف، ضمہ کے بعد واو اور کسرہ کے بعد یا سے تبدیل کرنا واجب ہے، جیسے: اُؤْمِنَ، اُؤْمِنَ، اِئْمَانًا سے اَمْنٌ، اَوْمِنَ، اِئْمَانًا۔ اور اگر ہمزہ متحرکہ، ہمزہ ساکنہ کے بعد ہو تو اول کو ثانی میں ادغام کر دیا جائے گا، جیسے: سَنَالٌ۔ (بہت زیادہ مانگنے والا)

قاعدہ (۴) ہمزہ متحرکہ سے پہلے اگر وہ واویا یا ساکنہ زائدہ واقع ہو جو الحاق کے لیے نہ ہو تو جائز ہے کہ اس کو ماقبل کی جنس سے تبدیل کر دیا جائے، مگر تبدیل کے بعد ادغام لازم ہے، جیسے ”خَطِيئَةٌ“، ”مَقْرُوَةٌ“ سے ”خَطِيئَةٌ“، ”مَقْرُوَةٌ“۔ اور اگر ہمزہ متحرکہ سے پہلے الف ہو تو بین بین قریب کے طور پر تخفیف کر سکتے ہیں [بین بین قریب کی تعریف آگے آرہی ہے] اور اگر ہمزہ متحرکہ سے پہلے جو ساکن ہے وہ حرف صحیح یا مذکورہ صورتوں کے علاوہ حرف علت ہو تو اس ہمزہ کی حرکت ماقبل کو منتقل کر کے ہمزہ کو حذف کرنا جائز ہے، جیسے: ”يُسْأَلُ“، ”قَدْ أَفْلَحَ“، ”يُرْمَى أَخَاهُ“ سے ”يُسْأَلُ“، ”قَدْ أَفْلَحَ“، ”يُرْمَى أَخَاهُ“۔

نوٹ: مذکورہ بالا قاعدہ ”رَأَى“ کے فعل مضارع اور فعل امریوں ہی اس مادہ سے باب افعال کے تمام صیغوں میں بطور وجوب مستعمل ہے، جیسے: يَرَى، يَرَى، رَ، يُرَى۔ یونہی یہ قاعدہ ”سَلَّ“ میں اکثری ہے۔

قاعدہ (۵) ہمزہ متحرکہ اگر حرف متحرک کے بعد واقع ہو تو کل نو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ (۱ تا ۳) ہمزہ مفتوح ہو اور اس کے پہلے حرف پر ضمہ یا فتح یا کسرہ ہو، جیسے: مُؤَجَّلٌ، سَأَلَ، مِئَّةٌ۔ (۴ تا ۶) ہمزہ مکسور ہو اور اس سے پہلے حرف پر ضمہ یا فتح یا کسرہ ہو، جیسے: سُئِلَ، سَنِمَ، مُسْتَهْزِئِينَ (۷ تا ۹) ہمزہ مضموم ہو اور اس سے پہلے حرف پر ضمہ یا فتح یا کسرہ ہو، جیسے: رُؤْسٌ، رَأَوْفٌ، مُسْتَهْزِئُونَ۔ اب اگر ہمزہ مفتوحہ سے پہلے حرف مضموم ہو تو ہمزہ کو واو سے بدل دیتے ہیں۔ اور اگر حرف مکسور ہو تو یا سے بدل دیتے ہیں اور بقیہ سات صورتوں میں ”بین بین قریب“ ہے۔ اور ایک قول کے مطابق دو صورتوں (۱) ہمزہ مکسور ماقبل مضموم، جیسے ”سُئِلَ“ [۲] ہمزہ مضموم ماقبل مکسور، جیسے: ”مُسْتَهْزِئُونَ“ میں ”بین بین بعید“ ہے۔

نوٹ: ”بین بین“ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) بین بین قریب (۲) بین بین بعید۔

بین بین قریب: ہمزہ متحرکہ کو اگر اس طرح پڑھا جائے کہ ہمزہ کی آواز کے ساتھ ہمزہ پر موجود حرکت کے موافق حرف علت کی آواز ادا ہو (یعنی ایسی آواز ہو جو نہ مکمل ہمزہ ہو نہ مکمل حرف علت بلکہ دونوں کے درمیان کی آواز ہو) تو یہ بین بین قریب ہے۔ (اس کو ”بین بین مشہور“ بھی کہا جاتا ہے)

بین بین بعید: ہمزہ متحرکہ کو اگر اس طرح پڑھا جائے کہ ہمزہ کی آواز کے ساتھ ہمزہ سے پہلے حرف متحرک کے موافق حرف علت کی آواز ادا ہو تو یہ بین بین بعید ہے۔ (اس کو ”بین بین غیر مشہور“ بھی کہا جاتا ہے)

قاعدہ (۶) دو ہمزہ متحرکہ میں اگر ایک بھی مکسور ہو تو دوسرا ہمزہ وجوباً یا ہو جائے گا، جیسے: جاء، ائمتہ۔ اور اگر دونوں میں کوئی مکسور نہ ہو تو دوسرا ہمزہ واو ہو جائے گا، جیسے: اودم، اومل۔ (نوٹ: ”اُکرم“ ”اُکرم“ کی اصل) میں خلاف قیاس حذف لازم ہے۔

نوٹ: بعض قراءت متواترہ میں ”ائمتہ“ جو ہمزہ دوم کی تحقیق یا تسہیل کے ساتھ آیا ہے وہ خلاف قیاس اور شاذ ہے، جس پر قیاس نہیں کیا جاسکتا ہے۔

قاعدہ (۷) ہمزہ اگر الف مفاعل کے بعد یا سے پہلے واقع ہو تو ہمزہ کو یائے مفتوحہ سے اور یا کو الف سے تبدیل کر دیتے ہیں، جیسے: خطایا۔

قاعدہ (۸) دو کلموں کے ہمزہ اگر یکجا ہوں، جیسے: جاء اُخذ (کوئی آیا)، یدراً اُخذ (کوئی دفع کرتا ہے)، من تلقاء اُخذ (کسی کی جانب سے)، لم یدراً اُخذ (کسی نے دفع نہیں کیا) وغیرہ تو تین صورتیں جائز ہیں۔ (۱) دونوں کو برقرار رکھا جائے (۲) دونوں میں قاعدہ کے مطابق تخفیف کی جائے (۳) کسی ایک میں قاعدہ کے مطابق تخفیف کی جائے۔ اور اگر پہلا کلمہ ہمزہ استفہام ہو تو دونوں ہمزوں کے درمیان الف بڑھانا بھی جائز ہے، جیسے: اأنت۔

قاعدہ (۹) ہمزہ اگر حرف متحرک کے بعد طرف میں واقع ہو تو اس کو برقرار رکھنا (تحقیق ہمزہ) اور ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدل دینا جائز ہے۔ جیسے: قرء اور قرأ (پڑھا)، جرء اور جرؤ (دلیری کی) اور أخطأ اور أخطأ (خطا کی)۔

قاعدہ (۱۰) باب افعال کے ہمزہ کو فعل مضارع اور جملہ مشتقات میں حذف کرنا واجب ہے

نقشہ (۲) مہموز فا سے ماضی، مضارع اور امر کی گردانیں

باب	گردانیں
۱	(۱۶) ماضی: اُخذ، اُخذاء، اُخذُوا، اُخذْتُ، اُخذْتا، اُخذْنَ، اُخذْتُ، اُخذْتما، اُخذْتُم، اُخذْتُ، اُخذْتُن، اُخذْتُ، اُخذْتا۔ مضارع: یاُخذ، یاُخذان، یاُخذون، یاُخذُ، یاُخذان، یاُخذن، یاُخذون، یاُخذین، یاُخذن [۱] آخذ [۳]، یاُخذ [۱] امر: خُذ، خُذا، خُذُوا، خُذِي، خُذْنَ۔ ^(۱)
نقشہ ۲	(۱۷) ماضی: اُثِر، اُثِرْ، اُثِرُوا، اُثِرْتُ، اُثِرْتا، اُثِرْنَ، اُثِرْتُ، اُثِرْتما، اُثِرْتُم، اُثِرْتُ، اُثِرْتُن، اُثِرْتُ، اُثِرْتا۔ مضارع: یاُثر، یاُثران، یاُثرون، یاُثر، یاُثران، یاُثرن، یاُثرون، یاُثرین، یاُثرن [۱] آثر [۳] نأثر [۱] امر: اُثِر، اُثِرْ، اُثِرُوا، اُثِرِي، اُثِرْنَ۔

(۱) صرفیوں نے مہموز فا کے امر (کُل، خُذ وغیرہ) میں حذف ہمز تین کو شاذ کہا ہے، اس شذوذ کو قلب مکانی مان کر دور کیا جاسکتا ہے، یعنی ”اُؤخذ“ قلب کے ذریعہ ”اُؤخذ“ ہوا، پھر ”بَسَل“ کے قاعدہ سے ہمزہ کو حذف کر دیا گیا۔

[illegible]

نقشہ (۳) مہموزِ عین سے ماضی، مضارع اور امر کی گردانیں

باب	گردانی
۱	
۲ سردار قوم میرزا	(۲۹) ماضی: رَأَسَ، رَأَسَا، رَأَسُوا، رَأَسَتْ، رَأَسَتَا، رَأَسْنَ، رَأَسْتَ، رَأَسْتُمَا، رَأَسْتُمْ، رَأَسْتِ، رَأَسْتُنَّ، رَأَسْتُ، رَأَسْنَا۔ مضارع: يَرِئِسُ، يَرِئِسَانِ، يَرِئِسُونَ، تَرِئِسُ، تَرِئِسَانِ، تَرِئِسُونَ، تَرِئِسِينَ، تَرِئِسِينَ، اَرِئِسُ، اَرِئِسَانِ، اَرِئِسُونَ، اَرِئِسِينَ، اَرِئِسِينَ. امر: اَرِئِسْ، اَرِئِسَا، اَرِئِسُوا، اَرِئِسِي، اَرِئِسْنَ. [۴]
۳ بربرتها حال حکایت	(۳۰) ماضی: بَيْسَ، بَيْسَا، بَيْسُوا، بَيْسَتْ، بَيْسَتَا، بَيْسْنَ، بَيْسْتَ، بَيْسْتُمَا، بَيْسْتُمْ، بَيْسْتِ، بَيْسْتُنَّ، بَيْسْتُ، بَيْسْنَا۔ مضارع: يَبِئْسُ، يَبِئْسَانِ، يَبِئْسُونَ، تَبِئْسُ، تَبِئْسَانِ، تَبِئْسُونَ، تَبِئْسِينَ، تَبِئْسِينَ، اَبِئْسُ، اَبِئْسَانِ، اَبِئْسُونَ، اَبِئْسِينَ، اَبِئْسِينَ. امر: اَبِئْسْ، اَبِئْسَا، اَبِئْسُوا، اَبِئْسِي، اَبِئْسْنَ. [۴]

[illegible]

١٣ سند لينا	(٣٩) ماضى: تَفَاءَلْ، تَفَاءَلَا، تَفَاءَلُوا، تَفَاءَلْتُ، تَفَاءَلْتَا، تَفَاءَلْنَا، تَفَاءَلْتَ، تَفَاءَلْتُمَا، تَفَاءَلْتُمْ، تَفَاءَلْتِ، تَفَاءَلْتُنَّ، تَفَاءَلْتُ، تَفَاءَلْتِ، تَفَاءَلْنَا [٣] مضارع: يَتَفَاءَلُ، يَتَفَاءَلَانِ، يَتَفَاءَلُونَ، تَتَفَاءَلُ، تَتَفَاءَلَانِ، تَتَفَاءَلُونَ، تَتَفَاءَلِينَ، تَتَفَاءَلْنَ، اتَفَاءَلْ، اتَفَاءَلْ، اتَفَاءَلْنَا [٣] امر: تَفَاءَلْ..... [٣]
١٤ ايحاج حما هوى حدا	(٤٠) ماضى: رَابَلَ، رَابَلَا، رَابَلُوا، رَابَلْتُ، رَابَلْتَا، رَابَلْنَا، رَابَلْتَ، رَابَلْتُمَا، رَابَلْتُمْ، رَابَلْتِ، رَابَلْتُنَّ، رَابَلْتُ، رَابَلْتِ، رَابَلْنَا [١] مضارع: يُرَابِلُ، يُرَابِلَانِ، يُرَابِلُونَ، تُرَابِلُ، تُرَابِلَانِ، يُرَابِلْنَ، تُرَابِلُونَ، تُرَابِلِينَ، تُرَابِلْنَ، أُرَابِلُ، أُرَابِلْ، تُرَابِلُ [١] امر: رَابِلْ، رَابِلَا، رَابِلُوا، رَابِلِي، رَابِلْنِ [١]
١٥ محر محر سبنا	(٤١) ماضى: تَرَابَلَ، تَرَابَلَا، تَرَابَلُوا، تَرَابَلْتُ، تَرَابَلْتَا، تَرَابَلْنَا، تَرَابَلْتَ، تَرَابَلْتُمَا، تَرَابَلْتُمْ، تَرَابَلْتِ، تَرَابَلْتُنَّ، تَرَابَلْتُ، تَرَابَلْتِ، تَرَابَلْنَا [١] مضارع: يَتَرَابِلُ، يَتَرَابِلَانِ، يَتَرَابِلُونَ، تَتَرَابِلُ، تَتَرَابِلَانِ، تَتَرَابِلُونَ، تَتَرَابِلِينَ، تَتَرَابِلْنَ، اتَرَابِلْ، اتَرَابِلْ، اتَرَابِلْنَا [١] امر: تَرَابِلْ، تَرَابِلَا، تَرَابِلُوا، تَرَابِلِي، تَرَابِلْنِ [١]

نقشہ (۴) مہوزِ لام سے ماضی، مضارع اور امر کی گردانیں

[illegible]

۱۴	۵۴) ماضی: سَمَّالٌ، سَمَّالًا، سَمَّالُوا، سَمَّالَتْ، سَمَّالَتَا، سَمَّالَنَ، سَمَّالَتْ، سَمَّالَتُمَا، سَمَّالْتُمْ، سَمَّالَتْ، سَمَّالَتْنِ، سَمَّالَتْ، سَمَّالْنَا [۴]. مضارع: يُسَمِّلُ، يُسَمِّلَانِ، يُسَمِّلُونَ، تُسَمِّلُ، تُسَمِّلَانِ، تُسَمِّلُونَ، يُسَمِّلُنَ، يُسَمِّلُنَّ، تُسَمِّلِينَ، تُسَمِّلِينَ، أُسَمِّلُ، أُسَمِّلُ [۴] امر: سَمَّالْ، سَمَّالًا، سَمَّالُوا، سَمَّالِي، سَمَّالَنَ.
۱۵	۵۵) ماضی: تَدَرَّبَا، تَدَرَّبَا، تَدَرَّبُوا، تَدَرَّبَاتُ، تَدَرَّبَاتَا، تَدَرَّبَانِ، تَدَرَّبَاتُ، تَدَرَّبَاتُمَا، تَدَرَّبَاتُمْ، تَدَرَّبَاتِ، تَدَرَّبَاتْنِ، تَدَرَّبَاتُ، تَدَرَّبَانَا [۱]. مضارع: يَتَدَرَّبُ، يَتَدَرَّبَانِ، يَتَدَرَّبُونَ، تَتَدَرَّبَا، تَتَدَرَّبَانِ، يَتَدَرَّبَانِ [۱]، تَتَدَرَّبُونَ، تَتَدَرَّبَيْنِ، تَتَدَرَّبَانِ [۱]، اَتَدَرَّبَا، اَتَدَرَّبَا، اَتَدَرَّبَا، تَدَرَّبَا، تَدَرَّبُوا، تَدَرَّبِي، تَدَرَّبَانِ [۱].

قواعد معتل

- قاعدہ (۱) واو اگر علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان پڑے تو وہ واو گر جائے گا، جیسے: ”يَعِدُّ“، ”يَزِنُ“۔ (اصل ”يُوْعِدُّ“، ”يُوْزِنُ“ ہے) یوں ہی واو اگر علامت مضارع مفتوحہ اور فتح کے درمیان ایسے کلمہ میں واقع ہو جس کا عین یا لام حرف حلقی ہو تو وہ واو بھی گر جائے گا، جیسے: يَهْبُ، يَسْعُ۔ (اصل ”يُوْهَبُ“، ”يُوْسَعُ“ ہے)
- قاعدہ (۲) مثال واوی کا مصدر اگر ”فعل“ کے وزن پر ہو تو واو گر جائے گا، اور عین کلمہ کسرہ پائے گا اور واو کے عوض آخر میں ”ة“ کا اضافہ ہوگا، جیسے: عِدَّةٌ، زِنَةٌ، هِبَةٌ۔ (اصل ”وِعْدَةٌ“، ”وِزْنٌ“، ”وِهْبٌ“ ہے) مفتوح العین میں کبھی فتح بھی دیتے ہیں، جیسے: سَعَةٌ۔ (اصل ”وُسْعٌ“ ہے)
- قاعدہ (۳) واو ساکن غیر مدغم اگر کسرہ کے بعد ہو تو یا ہو جاتا ہے، جیسے: ”مُوْعَاذٌ“ سے ”مِيعَاذٌ“۔ اور یائے ساکن غیر مدغم اگر ضمہ کے بعد ہو تو واو ہو جاتی ہے، جیسے: ”مُؤَسِّرٌ“ سے ”مُؤَسِّرٌ“۔ اور الف اگر ضمہ کے بعد ہو تو واو اور کسرہ کے بعد ہو تو یا ہو جاتا ہے، جیسے: ”قُوْتِلَ“، ”مَحَارِبِ“۔
- تنبیہ: ”اِجْلُوْاذٌ“ میں واو ساکن کسرہ کے بعد ہے، اور ”هُيْزٌ“ میں یائے ساکن ضمہ کے بعد ہے، لیکن ادغام کی وجہ سے تعلیل نہیں کریں گے۔

- قاعدہ (۴) جو واو یا یا افعال کا فاکلمہ ہو اور اصلی ہو (یعنی کسی دوسرے حرف کی جگہ نہ آیا ہو) تو ایسے واو اور یا کو تکرار کے تائے افعال میں ادغام کر دیتے ہیں، جیسے: ”اِوْتَقَدَ“ سے ”اِتَّقَدَ“۔ اور جیسے: ”اِئْتَسَرَ“ سے ”اِتَّسَرَ“۔
- تنبیہ: چونکہ اس قاعدہ کے جاری ہونے کے لیے فاکلمہ کا اصلی ہونا شرط ہے اس لیے ”اِئْتَمَرَ“ سے ”اِتَّمَرَ“ نہیں کریں گے، کیونکہ اس میں یا اصلی نہیں ہے، بلکہ اصل میں ہمزہ ہے (یعنی ”اِئْتَمَرَ“ اصل میں ”اِئْتَمَرَ“ ہے)۔ مہموز کے قاعدہ نمبر (۳) سے ہمزہ کو یا سے بدل دیا گیا ہے۔

قاعدہ (۵) واو مضموم اگر شروع کلمہ میں ہو یا وسط کلمہ میں ہو، یوں ہی واو مکسور اگر شروع کلمہ میں ہو تو اُس واو مضموم یا مکسور کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے، جیسے: ”وُجُوءَ“ سے ”أُجُوءَ“، ”أُذُورَ“ سے ”أَذُورَ“۔ اور جیسے ”وِشَاحُ“ سے ”إِشَاحُ“۔
نوٹ: واو مفتوح اگر شروع کلمہ میں ہو تو اُس کو ہمزہ سے بدلنا خلاف قیاس اور شاذ ہے، جیسے: ”وَحَدَّ“ سے ”أَحَدَّ“ اور جیسے ”وَنَاةُ“ سے ”أَنَاةُ“۔ یوں ہی واو مضموم کو تا سے بدلنا بھی شاذ ہے، جیسے: ”وُرَاثُ“ سے ”تُرَاثُ“۔
قاعدہ (۶) دو واو متحرک شروع کلمہ میں جمع ہوں تو اول کو ہمزہ کر دینا واجب ہے، جیسے: ”وَوَاصِلُ“ سے ”أَوَاصِلُ“۔ اور ”وَوَيْصِلُ“ سے ”أَوَيْصِلُ“۔ اور اگر پہلا واو متحرک اور دوسرا واو ساکن مگر اصلی ہو تو بھی پہلے کو ہمزہ سے بدل دیا جائے گا، جیسے: ”وُولِي“ سے ”أُولِي“ (”أَوَّلُ“ کا مؤنث)۔

نوٹ: چوں کہ ساکن ہونے کی صورت میں واو کا اصلی ہونا شرط ہے، لہذا ”وُوفِي“ (باب مفاعلة سے ماضی مجہول) میں پہلے واو کو ہمزہ سے تبدیل نہیں کریں گے، کیوں کہ وہ اصلی نہیں ہے، بلکہ ماضی مجہول میں الف کو ماقبل مضموم ہو جانے کی وجہ سے واو کر دیا گیا ہے۔

قاعدہ (۷) جو واو یاے متحرک بعد فتح واقع ہوں انھیں الف سے بدل دیں گے، جیسے: قَالَ، باعَ، بابٌ، نابٌ۔ (ان کی اصل قَوْلَ، بَيْعَ، بَوْبَ، نَيْبَ ہے) **نوٹ:** یہ قاعدہ جاری ہونے کے لیے درج ذیل شرطیں ہیں:

[۱] فاکلمہ نہ ہو، لہذا ”فَوَعَدَ“، ”تَوَفَّى“ اور ”تَيَسَّرَ“ میں قاعدہ جاری نہیں ہوا۔

[۲] لفیف کا عین کلمہ نہ ہو، لہذا ”طَوَى“ اور ”حَبِي“ میں قاعدہ جاری نہیں ہوا۔

[۳] الف تشبیہ سے پہلے نہ ہو، لہذا ”دَعَا“ اور ”رَمَا“ میں قاعدہ جاری نہیں ہوا۔

[۴] مدہ زائدہ سے پہلے نہ ہو، لہذا ”طَوِيلُ“، ”غَيُورُ“ اور ”غِيَابَةُ“ میں قاعدہ جاری نہیں ہوا۔

تنبیہ: ”فَعَلُوا“، ”يَفْعَلُونَ“، ”تَفْعَلُونَ“ کا واو اور ”تَفْعَلِينَ“ کی یاچوں کہ ایک علیحدہ کلمہ اور فعل کا فاعل ہیں، یہ مدہ زائدہ نہیں ہیں، لہذا ان کے پہلے واو اور یا الف سے تبدیل کر کے اجتماع ساکنین سے گرائیں گے۔ جیسے: ”دَعَا“، ”رَمَا“،

”يَخْشَوْنَ“، ”تَخْشَوْنَ“ اور ”تَخْشَيْنَ“۔ (ان کی اصل دَعَوْا، رَمَوْا، يَخْشَوْنَ، تَخْشَوْنَ، تَخْشَيْنَ ہے)

[۵] یائے مشدہ اور نون تاکید سے پہلے نہ ہو، لہذا ”عَلَوِي“ اور ”إِخْشَيْنَ“ میں قاعدہ جاری نہیں ہوا۔

[۶] ایسے لفظ کا عین کلمہ نہ ہو جو لون و عیب کے معنی میں ہے، لہذا ”سَوَدَ“، ”عَوَرَ“ اور ”صَبَدَ“ میں قاعدہ جاری

نہیں ہوا۔ اور ”أَعْمَى“ اور ”يَعْمَى“ کے لام کلمہ میں جاری ہوا۔

[۷] ”فَعْلَانُ“، ”فَعْلَى“ اور ”فَعْلَةٌ“ کا عین کلمہ نہ ہو، لہذا ”دَوْرَانُ“، ”سَيْلَانُ“ اور ”حَيْدَى“ اور ”حَوَكَةٌ“

میں قاعدہ جاری نہیں ہوا۔

[۸] افتعال بمعنی تفاعل نہ ہو، لہذا ”إِجْتَوَرَ“ اور ”إِعْتَوَرَ“ میں تعلیل نہ ہوئی کیوں کہ اول ”تَجَاوَرَ“ کے معنی

میں اور دوم ”تَعَاوَرَ“ کے معنی میں ہے۔

نوٹ: "الْقَوْد" (قصاص) مندرجہ بالا قاعدہ کے خلاف اور شاذ ہے۔

فائدہ: اس قاعدہ کی رو سے واو اور یا کے الف ہونے کے بعد اگر ساکن حرف یا فعل ماضی کی تائے تانیث (اگرچہ متحرک ہو) واقع ہو تو اس الف کو گرا دینا واجب ہے، جیسے: "دَعَتْ"، "دَعَتَا"، "دَعَوْا"، "تَرَضَّيْنِ" (ان کی اصل "دَعَوَتْ"، "دَعَوَتَا"، "دَعَوْوَا" اور "تَرَضَّيْنِ" ہے)۔ پھر فعل ماضی میں الف گرانے کے بعد معتل عین یائی میں مطلقاً اور واوی مکسور العین میں صیغہ جمع مؤنث غائب سے متکلم مع الغیر تک فاکلمہ کو کسرہ دیتے ہیں، جیسے: "بَعْنِ"، "خَفْنِ" (ان کی اصل "بِيعْنِ" اور "خَوْفْنِ" ہے)۔ اور واوی مفتوح العین اور مضموم العین میں ضمہ دیتے ہیں، جیسے: "قُلْنِ" اور "طُلْنِ"۔

قاعدہ (۸) واو متحرک یا یائے متحرک، حرف صحیح ساکن کے بعد ہوں تو ان کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دیتے ہیں اور اگر واو یا یا پر فتح ہو تو اُس کو الف سے بدل دیتے ہیں، جیسے: "يَقُولُ"، "يُقَالُ"، "يَبِيعُ"، "يُبَاعُ" (ان کی اصل "يَقُولُ"، "يَبِيعُ"۔ "يُقُولُ" اور "يُبِيعُ" ہے)۔ پھر اگر ان کے بعد ساکن واقع ہو تو واو اور یا اور الف گر جائے گا۔

نوٹ: یہ قاعدہ جاری ہونے کے لیے قاعدہ (۱) کی شرطوں میں سے پہلی، دوسری، چوتھی اور چھٹی شرط کے ساتھ یہ بھی شرط ہے کہ وہ کلمہ اسم تفضیل اور فعل تعجب نہ ہو، لہذا "مَا أَقُولُهُ" اور "أَقُولُ بِهِ" میں نقل حرکت نہیں کریں گے۔ یوں ہی وہ کلمہ ملحقات سے نہ ہو، لہذا "شَرِيفٌ"، "جَهْوَرٌ" اور "مُشْرِيفٌ" اور "مُجَهْوَرٌ" میں نقل حرکت نہیں کریں گے۔ یوں ہی "مَنْ وَعَدَ" میں پہلی شرط، "يَطْوِي" اور "يَخْيِي" میں دوسری شرط، "مِقْوَالٌ"، "مِخْوَالٌ" میں چوتھی شرط اور "يَعْوَرُ"، "يَسْوَدُ" میں چھٹی شرط نہ پائی جانے کی وجہ سے تعلیل نہیں ہوئی۔

قاعدہ (۹) جو واو اور یا ایسے ماضی مجہول کا عین کلمہ ہو جس کے معروف میں تعلیل ہوئی ہو اور اُس کا ماقبل متحرک ہو تو ماقبل کو ساکن کر کے واو اور یا کی حرکت ماقبل کو دے دیتے ہیں اور واو کو کسرہ ماقبل کی وجہ سے یا سے بدل دیتے ہیں، جیسے: "قِيلَ"، "بِيعَ"، "أُخْتِيرَ"۔

مذکورہ صورت میں یہ بھی جائز ہے کہ ماقبل کی حرکت باقی رکھ کر صرف واو اور یا کو ساکن کر دیں، اس صورت میں ضمہ ماقبل کی وجہ سے یا واو ہو جائیگی، جیسے: "قُولٌ"، "بُوعٌ"، "أُخْتُورٌ" (ان کی اصل "قُولٌ"، "بُوعٌ" اور "أُخْتِيرَ" ہے)۔
سوال: "أُعْتَوِرَ" میں مذکورہ تعلیل کیوں نہیں ہوئی۔

جواب: چونکہ یہ قاعدہ جاری ہونے کے لیے ماضی معروف میں تعلیل ہونا شرط ہے، اور ماضی معروف "إِعْتَوَرَ" میں تعلیل نہیں ہوئی ہے، لہذا مجہول "أُعْتَوِرَ" میں بھی تعلیل نہیں ہوئی۔

نوٹ: ثلاثی مجرد سے آنے والا ماضی مجہول جس میں مذکورہ قاعدہ جاری ہوا ہو، اس میں جمع مؤنث غائب سے متکلم مع الغیر تک یائی میں مطلقاً اور واوی مکسور العین میں فاکلمہ کو کسرہ دیتے ہیں، جیسے: "بِعْتُ"، "خِفْتُ" اور واوی مضموم العین میں فاکلمہ کو ضمہ دیتے ہیں جیسے "قُلْتُ" وغیرہ، لہذا مذکورہ صیغہ معروف اور مجہول میں یکساں ہو جاتے ہیں۔

قاعدہ (۱۰) جو واو مصدر کا عین کلمہ اور کسرہ کے بعد ہو اور اس کے فعل میں تعلیل ہوئی ہو تو وہ یا ہو جاتا ہے، جیسے:

”صَوَامٌ“ سے ”صِيَامٌ“، ”قَوَامٌ“ سے ”قِيَامٌ“، کیوں کہ ان کے ماضی ”قَامَ“ اور ”صَامَ“ میں تعلیل ہو چکی ہے۔
تنبیہ: ”قَوَامٌ“ کا مصدر بھی ”قَوَامٌ“ ہے، لیکن اس میں یہ قانون جاری نہ ہوا کیوں کہ اس کے ماضی ”قَوَامٌ“ میں تعلیل نہیں ہوئی ہے۔

یوں ہی جو واو جمع کا عین کلمہ ہو اور کسرہ کے بعد ہو اور واحد میں ساکن ہو، یا اُس کے واحد میں تعلیل ہوئی ہو تو وہ واو بھی یا ہو جاتا ہے، جیسے: ”جَوَاضٌ“ سے ”حِیَاضٌ“، اور ”جَوَاذٌ“ سے ”جِیَاذٌ“، (حِیَاض کا واحد حَوْض ہے اور جِیَاذ کا واحد جَعْد ہے جو اصل میں جَبِید تھا)

قاعدہ (۱۱) واو اور یا ”فَاعِلٌ“ کا عین کلمہ ہوں اور ان کے فعل میں تعلیل ہوئی ہو تو وہ ہمزہ سے تبدیل ہو جائیں گے، جیسے: ”قَاوِلٌ“ سے ”قَائِلٌ“ اور ”بَايِعٌ“ سے ”بَائِعٌ“۔

تنبیہ: ”حَاوِی“ میں یہ قانون جاری نہیں ہوا کیوں کہ اس کے فعل ”حَوَى“ میں تعلیل نہیں ہوئی ہے۔
قاعدہ (۱۲) جو یا ایسی جمع کا عین کلمہ ہو جو ”فُعْلٌ“ کے وزن پر ہو اور جو یا ایسے مؤنث کا عین کلمہ ہو جو ”فُعْلٰی“ کے وزن پر ہو تو اُن کے ماقبل کا ضمہ کسرہ سے بدل جاتا ہے، بشرطیکہ اسم صفت ہو، جیسے: ”بِنِصٌّ“، ”حِیْکِی“، اور اگر اسم صفت میں نہ ہو تو قواعد مثال میں مذکور قاعدہ (۳) کے اعتبار سے یا واو ہو جاتی ہے۔

نوٹ: اسم صفت وہ اسم ہے جس سے کوئی چیز اور اس کی صفت سمجھی جائے، جیسے ”أَحْمَرٌ“ (کوئی کالی چیز) وغیرہ۔ اور اسم ذات وہ اسم ہے جس سے صرف کوئی چیز سمجھی جائے اور اس کی صفت نہ سمجھی جائے، جیسے: ”قَلَمٌ“، ”قِرْطَاسٌ“، (اسم تفصیل اگرچہ اسم صفت ہے مگر اس کو اسم ذات کا حکم دیا گیا ہے)

قاعدہ (۱۳) ”فَعْلُولَةٌ“ کے وزن پر آنے والے مصدر کا عین کلمہ اگر واو ہو تو اس کو یا سے بدل دیتے ہیں، جیسے: ”کَوْنُوْنَةٌ“ سے ”کَیْنُوْنَةٌ“۔

قاعدہ (۱۴) جو واو اور یا فعل کا لام کلمہ ہو اور فعل مضارع میں ضمہ یا کسرہ کے بعد ہو تو پانچ صیغوں (واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور متکلم مع الغیر) میں اس کو ساکن کر دیتے ہیں، جیسے: یَذْعُو، تَذْعُو، یَزْمِی، یَسْتَغْنِی، یُغْلِی وغیرہ۔ اور اگر وہ واو اور یا فتح کے بعد ہو تو قواعد اجوف میں مذکور پہلے قاعدہ کی رو سے اس کو الف کر دیتے ہیں، جیسے: یَرْضِی، یَخْشِی وغیرہ

اور جو واو ضمہ کے بعد ہو اور اس کے بعد دوسرا واو ہو، یوں ہی جو یا کسرہ کے بعد ہو اور اس کے بعد دوسری یا ہو، تو اس واو اور یا کو ساکن کر دیتے ہیں، پھر اجتماع ساکنین سے گرا دیتے ہیں۔ جیسے: ”یَذْعُوْنٌ“ سے ”یَذْعُوْنٌ“ اور ”تَزْمِیْنٌ“ سے ”تَزْمِیْنٌ“^(۱) اور جو واو ضمہ کے بعد ہو اور اس کے بعد یا ہو، یوں ہی جو یا کسرہ کے بعد ہو اور اس کے بعد واو ہو تو ماقبل کی حرکت دور کر کے واو اور یا کی حرکت ماقبل کو دے دیتے ہیں، پھر واو یا ہو جاتا ہے، اور یا واو ہو جاتی ہے، اس کے بعد اجتماع ساکنین کی وجہ سے واو اور یا حذف ہو جاتی ہے۔ جیسے: تَذْعِیْنٌ، تَزْمُوْنٌ، لَقُوْا، رُمُوْا۔ (ان کی اصل ”تَذْعُوْیْنٌ“، ”تَزْمِیُوْنٌ“،

”لَقِيُوا“ اور ”رُمِيُوا“ ہے)

قاعدہ (۱۵) جو واو متحرک کسرہ کے بعد طرف میں واقع ہو وہ یا ہو جائے گا، جیسے: دُعِيَ، دُعِيَا، دَاعِيَانِ، دَاعِيَةً۔ یوں ہی جو یاء متحرک ضمہ کے بعد طرف میں واقع ہو تو وہ یا واو ہو جائے گی، جیسے: ”نَهِيَ“ سے ”نَهَوْ“۔

قاعدہ (۱۶) واو غیر مبدل اور یاء غیر مبدل ایک جگہ جمع ہوں اور اُن میں پہلا ساکن ہو اور ملحق کا صیغہ نہ ہو تو واو کو یا کر کے یا میں ادغام کر دیتے ہیں، اور اگر ماقبل پر ضمہ ہو تو کسرہ سے بدل دیتے ہیں، جیسے: ”سَيُودُ“ سے ”سَيِّدُ“۔ ”مَرْمُوءِي“ سے ”مَرْمِي“ اور ”مُضْئِي“ سے ”مُضِي“۔

قاعدہ (۱۷) دو واو ”فُعُول“ کے آخر میں جمع ہوں تو دونوں کو یا سے بدل کر باہم ادغام کر دیتے ہیں، اور ماقبل کا ضمہ کسرہ سے بدل جاتا ہے، جیسے: ”ذُلُّو“ سے ”ذُلِّي“۔ اور فاکلمہ کو کسرہ دے کر ”ذِلِّي“ کرنا بھی جائز ہے۔

قاعدہ (۱۸) اگر اسم کے کنارے یاء مضموم و مکسور کسرہ کے بعد واقع ہو تو ساکن کر دیتے ہیں، پھر اگر اجتماع ساکنین ہو جائے تو یا گر جاتی ہے، جیسے: ”رَامِي“ سے ”رَامِ“۔ اور جو واو اور یا اسم کے کنارے ضمہ کے بعد ہو تو وہ ضمہ کسرہ سے اور واو یا سے بدل جاتا ہے، جیسے: ”أَذَلُّو“ سے ”أَذِلَّ“۔ ”تَعَلُّو“ سے ”تَعَلَّ“۔ ”تَعَالَوْ“ سے ”تَعَالِ“۔ ”أَظْبِي“ سے ”أَظْبِ“۔

قاعدہ (۱۹) واو اور یا صرف میں الف زائد کے بعد ہوں تو ہمزہ سے بدل جاتے ہیں، جیسے: ”دُعَاوُ“ سے ”دُعَاءُ“۔ ”رُؤَايُ“ سے ”رُؤَاءُ“۔ ”دِعَايُ“ سے ”دِعَاءُ“۔ ”أَسْمَاوُ“ سے ”أَسْمَاءُ“۔ ”أَحْيَايُ“ سے ”أَحْيَاءُ“۔ ”أَكْسَايُ“ سے ”أَكْسَاءُ“۔ ”رِدَايُ“ سے ”رِدَاءُ“۔

قاعدہ (۲۰) جو واو تیسرے حرف کے بعد ہو اور اس کے پہلے نہ ضمہ ہو نہ واو ساکن، تو اس کو یا سے بدل دیتے ہیں، جیسے: ”يُذْعَوَانُ“ سے ”يُذْعِيَانُ“۔ ”أُغْلَوْتُ“ سے ”أُغْلِيْتُ“۔ اور ”اسْتَعْلَوْتُ“ سے ”اسْتَعْلِيْتُ“۔

قاعدہ (۲۱) جو واو ”فَعْلِي“ کا لام کلمہ ہو وہ یا ہو جاتا ہے، بشرطیکہ اسم ذات ہو، جیسے: ”ذُنُوِي“ سے ”ذُنْيَا“۔ ”عُلُوِي“ سے ”عُلْيَا“۔ اور اگر اسم صفت ہو تو اپنی حالت پر رہتا ہے، جیسے: ”غَزُوِي“۔ اور جو یا ”فَعْلِي“ کا لام کلمہ ہو وہ واو ہو جاتی ہے، بشرطیکہ اسم ذات ہو، جیسے: ”تَقْوِي“ سے ”تَقْوَى“۔ اور اگر اسم صفت ہو تو اپنی حالت پر رہتی ہے، جیسے: ”صَدْيَا“۔

قاعدہ (۲۲) آخر میں آنے والے ایسے دو واو جو واو کے بعد ہوں یا ہو جائیں گے، جیسے: ”مَقْوُوءُ“ سے ”مَقْوِي“۔ اور کبھی یا سے بدلتے ہیں اگر چہ واو کے بعد نہ ہوں، جیسے: ”مَرَضُو“ سے ”مَرَضِي“۔

قاعدہ (۲۳) وزن ”افاعِل“، ”مفاعِل“ اور اُن کے نظائر اگر معرّف باللام یا مضاف ہوں اور آخر میں یا آئے تو وہ حالت رفع اور جر میں ساکن ہو جاتی ہے، جیسے: هذه الجوارِي، وجوارِيكُم۔ اور جیسے: مَرَزْتُ بالجوارِي، وجوارِيكُم۔ اور اگر معرّف باللام یا مضاف نہ ہوں تو حالت رفع اور جر میں ساکن ہو کر اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر جاتی ہے، جیسے:

ہذہ جَوَارِ، وَمَرَزُثْ بَجَوَارِ۔ اور حالتِ نصب میں بہر صورت یا باقی رہتی ہے، اور اس پر فتح ہوتا ہے، جیسے: رَأَيْتُ الْجَوَارِيَّ، اور جیسے: رَأَيْتُ جَوَارِيَّ۔

قاعدہ (۲۴) جمع کے الف کے بعد اگر زائد ”واو“ یا ”یا“ یا ”الف“ ہو تو وہ ہمزہ سے تبدیل ہو جائے گا، جیسے: ”عَجاوِزُ“ سے ”عَجاوِزُ“ اور ”شَرائِفُ“ سے ”شَرائِفُ“ اور ”رِسائِلُ“ جمع رسالہ۔

نوٹ: ”مُصِیْبَةُ“ کی جمع ”مُصائبُ“ میں یہ قاعدہ خلافِ قیاس جاری ہے، کیوں کہ یا اس میں زائد نہیں ہے۔

قاعدہ (۲۵) ضمّہ کے بعد الف ہو تو واو ہو جاتا ہے، اور کسرہ کے بعد ہو تو یا ہو جاتا ہے، جیسے: قُوتِلَ، مُحارِبُ۔

قاعدہ (۲۶) جو الف زائد تثنیہ اور جمع مؤنث سالم کے الف سے پہلے واقع ہو، وہ یا ہو جائے گا، جیسے: حُبَلِیان۔ حُبَلِیات۔

نقشہ (۵) معتل فاواوی (مثال) سے ماضی، مضارع اور امر کی گردانیں

باب	گردانی
۱	
۲	(۵۶) ماضی: وَعَدَ..... مضارع: يَعِدُ، يَعِدَانِ، يَعِدُونَ، تَعِدُ، تَعِدَانِ، يَعِدْنَ، تَعِدُونَ، تَعِدِينَ، تَعِدْنَ، أَعِدُ، نَعِدُ. [ا] امر: عِدْ، عِدْا، عِدُوا، عِدِي، عِدْنَ۔
۳	(۵۷) ماضی: وَسِعَ..... مضارع: يَسِعُ، يَسَعَانِ، يَسْعُونَ، تَسِعُ، تَسَعَانِ، يَسَعْنَ، تَسْعُونَ، تَسْعِينَ، تَسَعْنَ أَسِعُ، نَسِعُ [ا]۔ امر: سِعْ، سَعَا، سَعُوا، سَعِي، سَعْنَ۔
۴	(۵۸) ماضی: وَهَبَ..... مضارع: يَهَبُ، يَهَبَانِ، يَهَبُونَ، تَهَبُ، تَهَبَانِ، يَهَبْنَ، تَهَبُونَ، تَهَبِينَ، تَهَبْنَ، أَهَبُ، نَهَبُ [ا]۔ امر: هَبْ، هَبَا، هَبُوا، هَبِي، هَبْنَ۔
۵	(۵۹) ماضی: وَقَحَ..... مضارع: يَوْقُحُ..... امر: أَوْقُحْ..... بِجَاسِ
۶	(۶۰) ماضی: اِتْرَنَ، اِتْرَنَا، اِتْرُنُوا، اِتْرَنْتَ، اِتْرَنْتَا، اِتْرَنْ، اِتْرَنْتَ، اِتْرَنْتَمَا، اِتْرَنْتُمْ، اِتْرَنْتِ، اِتْرَنْتُنَّ، اِتْرَنْتُ، اِتْرَنْتَا. [۴] مضارع: يَتْرَنُ، يَتْرَنَانِ، يَتْرُونُ، تَتْرَنُ، تَتْرَنَانِ يَتْرَنْ، تَتْرُونُ، تَتْرَيْنِ، تَتْرُنْ، اِتْرَنْ، نَتْرِنُ. [۴] امر: اِتْرِنْ، اِتْرَنَا، اِتْرُنُوا، اِتْرِنِي، اِتْرِنْ. [۴]
۷	(۶۱) ماضی: اِسْتَوَطَنَ..... مضارع: يَسْتَوِطِنُ..... امر: اِسْتَوِطِنُ..... وِطْنِ
۸	(۶۲) ماضی: اِنْوَرَبَ..... مضارع: يَنْوَرِبُ..... امر: اِنْوَرِبْ..... اِنْوَرِبْ بِسَبَبِ
۹	(۶۳) ماضی: اَوْضَحَ..... مضارع: يُوضِحُ..... امر: اَوْضِحْ..... اَوْضِحْ

۱۰	(۶۴) ماضی: وَقَّتْ مضارع: يُوقِّتُ امر: وَقَّتْ معین کرنا
۱۱	(۶۵) ماضی: وَاظَبَ مضارع: يُواظِبُ امر: وَاظَبَ سبب سے کرنا
۱۲	(۶۶) ماضی: تَوَقَّرَ مضارع: يَتَوَقَّرُ امر: تَوَقَّرَ توقُّر کرنا
۱۳	(۶۷) ماضی: تَوَاضَعَ مضارع: يَتَوَاضَعُ امر: تَوَاضَعَ تواضع کرنا
۱۴	(۶۸) ماضی: وَشَّوَسَ مضارع: يُوَشَّوِسُ امر: وَشَّوَسَ وشوش کرنا
۱۵	(۶۹) ماضی: تَوَلَّوَل مضارع: يَتَوَلَّوَلُ امر: تَوَلَّوَل تولول کرنا

نقشہ (۶) معتل فا یائی (مثال) سے ماضی، مضارع اور امر کی گردانیں

باب	گردانیں
۱	(۷۰) ماضی: يَمَنَ مضارع: يَمُنُّ امر: أَمِنَ، أَمِنُوا، أَمِنِي؟، أَمِنُ [۳]
۲	(۷۱) ماضی: يَسَرَ مضارع: يَسِرُ امر: اسیر ہو کر ہرنا
۳	(۷۲) ماضی: يَقِظَ مضارع: يَقِظُ امر: ايقظ بیدار ہرنا
۴	
۵	(۷۳) ماضی: يَتَمَّ مضارع: يَتِمُّ امر: أَتَمَّ، أَتَمُوا، أَتَمِي، أَتِمْنِ [۳]
۶	(۷۴) ماضی: اِتَّسَرَ، اِتَّسَرَا، اِتَّسَرُوا، اِتَّسَرَتْ، اِتَّسَرْنَا، اِتَّسَرْنَ، اِتَّسَرْتُ، اِتَّسَرْتُمَا، اِتَّسَرْتُمْ، اِتَّسَرْتِ، اِتَّسَرْتُنَّ، اِتَّسَرْتُ، اِتَّسَرْنَا [۴]۔ مضارع: يَتَّسِرُ، يَتَّسِرَانِ، يَتَّسِرُونَ، يَتَّسِرُ، تَتَّسِرَانِ، تَتَّسِرُونَ، تَتَّسِرِينَ، تَتَّسِرْنَ، تَتَّسِرُ، تَتَّسِرُ [۴] امر: اِتَّسَرَ، اِتَّسَرَا، اِتَّسَرُوا، اِتَّسَرِي، اِتَّسِرْنَا [۴] جوئے کے ذریعہ کو باہم تقسیم کرنا
۷	(۷۵) ماضی: اسْتَقَيْنَ مضارع: يَسْتَقِينُ امر: اسْتَقَيْنَ بھین کرنا
۸	
۹	(۷۶) ماضی: أَيْقَنَ مضارع: يُوقِنُ، يُوقِنَانِ، يُوقِنُونَ، تُوقِنُ، تُوقِنَانِ، تُوقِنُونَ، تُوقِنِينَ، تُوقِنِينَ، تُوقِنُ، أُوقِنُ، أُوقِنُ [۳]۔ امر: أَيْقَنَ یقین کرنا
۱۰	(۷۷) ماضی: يَسَرَ مضارع: يَسِرُ امر: يَسَرَ سبب سے کرنا
۱۱	(۷۸) ماضی: يَاسَرَ مضارع: يُيَاسِرُ امر: يَاسَرَ بائیں جانب سے آنا

نقشہ (۷) معتدل عین واوی (اجوف) سے ماضی، مضارع اور امر کی گردانیں

Scanned with CamScanner

۷ مد طلب سرنا	(۸۴) ماضی: اِسْتَعَانَ، اِسْتَعَانَا، اِسْتَعَانُوا، اِسْتَعَانَتْ، اِسْتَعَانَتَا، اِسْتَعَنْ، اِسْتَعَنْتَ، اِسْتَعَنْتُمَا، اِسْتَعَنْتُمْ، اِسْتَعَنْتِ، اِسْتَعَنْتُنَّ، اِسْتَعَنْتُ، اِسْتَعَنْتَا [۸]. مضارع: يَسْتَعِينُ، يَسْتَعِينَانِ، يَسْتَعِينُونَ، تَسْتَعِينُ، تَسْتَعِينَانِ، تَسْتَعِينُونَ، تَسْتَعِينِينَ، تَسْتَعِينِ، اَسْتَعِينُ، اَسْتَعِينَانِ، اَسْتَعِينُوا، اَسْتَعِينِي، اَسْتَعِينِ. امر: اِسْتَعِنْ، اِسْتَعِينَا، اِسْتَعِينُوا، اِسْتَعِينِي، اِسْتَعِينِ.
۸ گردن جکان	(۸۵) ماضی: اِنْقَادَ، اِنْقَادَا، اِنْقَادُوا، اِنْقَادَتْ، اِنْقَادَتَا، اِنْقَدَنْ، اِنْقَدْتَ، اِنْقَدْتُمَا، اِنْقَدْتُمْ، اِنْقَدْتِ، اِنْقَدْتُنَّ، اِنْقَدْتُ، اِنْقَدْنَا [۷]. مضارع: يَنْقَادُ، يَنْقَادَانِ، يَنْقَادُونَ، تَنْقَادُ، تَنْقَادَانِ، تَنْقَادُونَ، تَنْقَادِينَ، تَنْقَادِي، اِنْقَدْ، اِنْقَدَا، اِنْقَادُوا، اِنْقَادِي، اِنْقَدَنْ. امر: اِنْقَدْ، اِنْقَدَا، اِنْقَادُوا، اِنْقَادِي، اِنْقَدَنْ.
۹ خوف دلانا	(۸۶) ماضی: اَخَافَ، اَخَافَا، اَخَافُوا، اَخَافَتْ، اَخَافَتَا، اَخَفَنْ، اَخَفْتَ، اَخَفْتُمَا، اَخَفْتُمْ، اَخَفْتِ، اَخَفْتُنَّ، اَخَفْتُ، اَخَفْنَا [۸]. مضارع: يُخِيفُ، يُخِيفَانِ، يُخِيفُونَ، تُخِيفُ، تُخِيفَانِ، تُخِيفُونَ، تُخِيفِينَ، تُخِيفِي، اُخِيفُ، اُخِيفَانِ، اُخِيفُونَ، اُخِيفِي، اُخِيفِ. امر: اُخِيفُ، اُخِيفَانِ، اُخِيفُونَ، اُخِيفِي، اُخِيفِ.
۱۰ پیرنا	(۸۷) ماضی: حَوَّلَ، حَوَّلَا، حَوَّلُوا، حَوَّلَتْ، حَوَّلَتَا، حَوَّلَنْ، حَوَّلْتَ، حَوَّلْتُمَا، حَوَّلْتُمْ، حَوَّلْتِ، حَوَّلْتُنَّ، حَوَّلْتُ، حَوَّلْنَا. مضارع: يُحَوِّلُ، يُحَوِّلَانِ، يُحَوِّلُونَ، تُحَوِّلُ، تُحَوِّلَانِ، يُحَوِّلُونَ، تُحَوِّلِينَ، تُحَوِّلِي، اُحَوِّلُ، اُحَوِّلَانِ، اُحَوِّلُونَ، اُحَوِّلِي، اُحَوِّلِ. امر: اُحَوِّلُ، اُحَوِّلَانِ، اُحَوِّلُونَ، اُحَوِّلِي، اُحَوِّلِ.
۱۱ باغ برهها دینا	(۸۸) ماضی: نَاوَلَ، نَاوَلَا، نَاوَلُوا، نَاوَلَتْ، نَاوَلَتَا، نَاوَلَنْ، نَاوَلْتَ، نَاوَلْتُمَا، نَاوَلْتُمْ، نَاوَلْتِ، نَاوَلْتُنَّ، نَاوَلْتُ، نَاوَلْنَا. مضارع: يُنَاوِلُ، يُنَاوِلَانِ، يُنَاوِلُونَ، تُنَاوِلُ، تُنَاوِلَانِ، تُنَاوِلُونَ، تُنَاوِلِينَ، تُنَاوِلِي، اُنَاوِلُ، اُنَاوِلَانِ، اُنَاوِلُونَ، اُنَاوِلِي، اُنَاوِلِ. امر: اُنَاوِلُ، اُنَاوِلَانِ، اُنَاوِلُونَ، اُنَاوِلِي، اُنَاوِلِ.
۱۲ آتش آگیا	(۸۹) ماضی: تَنَوَّرَ، تَنَوَّرَا، تَنَوَّرُوا، تَنَوَّرَتْ، تَنَوَّرَتَا، تَنَوَّرَنْ، تَنَوَّرْتَ، تَنَوَّرْتُمَا، تَنَوَّرْتُمْ، تَنَوَّرْتِ، تَنَوَّرْتُنَّ، تَنَوَّرْتُ، تَنَوَّرْنَا. مضارع: يَتَنَوَّرُ، يَتَنَوَّرَانِ، يَتَنَوَّرُونَ، تُتَنَوَّرُ، تُتَنَوَّرَانِ، يُتَنَوَّرُونَ، يُتَنَوَّرِينَ، يُتَنَوَّرِي، اَتَنَوَّرُ، اَتَنَوَّرَانِ، اَتَنَوَّرُونَ، اَتَنَوَّرِي، اَتَنَوَّرِ. امر: اَتَنَوَّرُ، اَتَنَوَّرَانِ، اَتَنَوَّرُونَ، اَتَنَوَّرِي، اَتَنَوَّرِ.
۱۳	(۹۰) ماضی: تَوَارَدَ مضارع: يَتَوَارَدُ امر: تَوَارِدْ
۱۴	تَوَارَدَ تَوَارَدَ تَوَارَدَ
۱۵	تَوَارَدَ تَوَارَدَ تَوَارَدَ

نقشہ (۸) معتل عین یائی (اجوف) سے ماضی، مضارع اور امر کی گردانیں

باب	گردانی
۱	
۲ بیجنا مردار	(۹۱) ماضی معروف: باع، باعا، باعوا، باعث، باعتا، بعن، بعث، بعثما، بعثم، بعثت، بعثن، بعث، بعنا [۷]. ماضی مجهول: بیع، بیعا، بیعوا، بیعث، بیعتا، بعن، بعث، بعثما، بعثم، بعثت، بعثن، بعث، بعنا [۹]. مضارع معروف: یبیع، یبعا، یبعون، تبیع، تبعان، یبعن، تبعون، تبیین، تبعن، أبیع، نبیع [۸]. مضارع مجهول: یباع، یباعن، یباعون، تبايع، تبعان، یبعن، تباعون، تبعین، تبعن، أباع، نباع [۸] امر: یبع، بیعا، بیعوا، بیعی، بعن.
۳ حاصل کرنا	(۹۲) ماضی: نال، نالا، نالوا، نالت، نالتا، نلن، نلت، نلتما، نلتم، نلت، نلتن، نلت، نلنا [۷]. مضارع: ينال، ينالن، ينالون، تنال، تنالن، ينلن، تنالون، تنالين، تنلن، انال، ننال [۸]. امر: نل، نالا، نالوا، نالي، نلن.
۴	
۵	
۶ اختیار سرتا	(۹۳) ماضی: اختار، اختارا، اختاروا، اختارث، اختارتا، اخترن، اخترت، اخترتما، اخترتم، اخترت، اخترتن، اخترث، اخترنا [۷]. مضارع: يختار، يختاران، يختارون، تختار، تختاران، يخرن، تختارون، تختارين، تخترن، اُختار، نختر [۷]. امر: اختر، اختار، اختاروا، اخترني، اخترن.
۷ دست بردار ظاهر سوزنا	(۹۴) ماضی: استبان، استبانا، استبانوا، استبانث، استباتا، استبن، استبت، استبتما، استبتتم، استبتت، استبتن، استبتث، استبتنا [۸]. مضارع: يستبين، يستبينان، يستبينون، تستبين، تستبينان، يستبن، تستبينون، تستبينين، تستبن، أستبن، نستبن [۸]. امر: استبن، استبينا، استبينوا، استبيني، استبن.
۸ جبار در بر کار سوزنا	(۹۵) ماضی: اباع، اباعا، اباعوا، اباعث، اباعتا، ابعن، ابعت، ابعثما، ابعثتم، ابعت، ابعثن، ابعث، ابعنا [۷]. مضارع: يباع، يباعان، يباعون، تبايع، تبعان، يبعن، تبعون، تباعين، تبعن، أباع، نباع [۷]. امر: اباع، اباعا، اباعوا، اباعي، ابعن.

[illegible]

Scanned with CamScanner

نقشہ (۱۰) معتل لام یائی (ناقص) سے ماضی، مضارع اور امر کی گردانیں

باب	گردانیں
۱	
۲ معتل	(۱۱۳) ماضی معروف: رَمَى [ک]، رَمِيا، رَمَوْا، رَمَتْ، رَمَتَا [ک]، رَمِينَ، رَمِيتَ، رَمِيتُمَا، رَمِيتُمْ، رَمِيتَ، رَمِيتُنَّ، رَمِيتُ، رَمِيتَا۔ ماضی مجهول: رَمِيَ، رَمِيا، رُمُوا [ک]، رُمِيتَ، رُمِيتَا، رُمِينَ، رُمِيتَ، رُمِيتُمَا، رُمِيتُمْ، رُمِيتَ، رُمِيتُنَّ، رُمِيتُ، رُمِيتَا۔ مضارع: معروف: يَرْمِي [ک]، يَرْمِيانِ، يَرْمُونَ، تَرْمِي [ک]، تَرْمِيانِ، يَرْمِينِ، تَرْمُونَ، تَرْمِينِ [ک]، تَرْمِيانِ، تَرْمُونَ [ک]۔ مضارع مجهول: يَرْمِي [ک]، يَرْمِيانِ، يَرْمُونَ، تَرْمِي [ک]، تَرْمِيانِ، يَرْمِينِ، تَرْمُونَ [ک]۔
۳ معتل	(۱۱۴) ماضی: رَقِيَ، رَقِيا، رَقُوا [ک]، رَقِيتَ، رَقِيتَا، رَقِينَ، رَقِيتَ، رَقِيتُمَا، رَقِيتُمْ، رَقِيتَ، رَقِيتُنَّ، رَقِيتُ، رَقِيتَا۔ مضارع: يَرْقِي [ک]، يَرْقِيانِ، يَرْقُونَ، تَرْقِي [ک]، تَرْقِيانِ، يَرْقِينِ، تَرْقُونَ [ک]، تَرْقِينِ [ک]، تَرْقِيانِ، تَرْقُونَ [ک]۔ امر: اِرْقِ، اِرْقِيا، اِرْقُوا، اِرْقِ، اِرْقِينِ۔
۴ معتل	(۱۱۵) ماضی: رَعَى [ک]، رَعِيا، رَعَوْا، رَعَتْ، رَعَتَا [ک]، رَعِينَ، رَعِيتَ، رَعِيتُمَا، رَعِيتُمْ، رَعِيتَ، رَعِيتُنَّ، رَعِيتُ، رَعِيتَا۔ مضارع: يَرْعِي [ک]، يَرْعِيانِ، يَرْعُونَ، تَرْعِي [ک]، تَرْعِيانِ، يَرْعِينِ، تَرْعُونَ [ک]، تَرْعِينِ [ک]، تَرْعِيانِ، تَرْعُونَ [ک]۔ امر: اِرْعِ، اِرْعِيا، اِرْعُوا، اِرْعِ، اِرْعِينِ۔
۵	
۶ معتل	(۱۱۶) ماضی: اِهْتَدَى، اِهْتَدِيا، اِهْتَدَوْا، اِهْتَدَتْ، اِهْتَدَتَا، اِهْتَدَيْنِ، اِهْتَدَيْتَ، اِهْتَدَيْتُمَا، اِهْتَدَيْتُمْ، اِهْتَدَيْتَ، اِهْتَدَيْتُنَّ، اِهْتَدَيْتُ، اِهْتَدَيْتَا۔ مضارع: يَهْتَدِي، يَهْتَدِيانِ، يَهْتَدُونَ، تَهْتَدِي، تَهْتَدِيانِ، يَهْتَدِينِ، تَهْتَدُونَ، تَهْتَدِينِ، تَهْتَدُونَ، تَهْتَدِينِ، تَهْتَدُونَ، تَهْتَدِينِ [ک]، تَهْتَدُونَ [ک]۔ امر: اِهْتَدِ، اِهْتَدِيا، اِهْتَدُوا، اِهْتَدِي، اِهْتَدِينِ۔
۷ معتل	(۱۱۷) ماضی: اسْتَغْشَى، اسْتَغْشِيا، اسْتَغْشَوْا، اسْتَغْشَتْ، اسْتَغْشَتَا، اسْتَغْشَيْنِ، اسْتَغْشَيْتَ، اسْتَغْشَيْتُمَا، اسْتَغْشَيْتُمْ، اسْتَغْشَيْتَ، اسْتَغْشَيْتُنَّ، اسْتَغْشَيْتُ، اسْتَغْشَيْتَا۔ مضارع: يَسْتَغْشِي، يَسْتَغْشِيانِ، يَسْتَغْشُونَ، تَسْتَغْشِي، تَسْتَغْشِيانِ، يَسْتَغْشِينِ، تَسْتَغْشُونَ، تَسْتَغْشِينِ، تَسْتَغْشُونَ [ک]، تَسْتَغْشِينِ [ک]، تَسْتَغْشُونَ [ک]۔ امر: اسْتَغْشِ، اسْتَغْشِيا، اسْتَغْشُوا، اسْتَغْشِي، اسْتَغْشِينِ۔

قواعد مضاعف

قاعدہ (۴) اگر دونوں متحرک ہوں اور ایک کلمہ میں جمع ہوں، مگر پہلے حرف کا ماقبل ساکن مدہ ہو تو پہلے حرف کی

حرکت ماقبل کو دیے بغیر ادغام کر دیں گے۔ جیسے: ”حاجج“ سے ”حاج“، ”تُمُودِد“ سے ”تُمُود“۔

قاعدہ (۵) اگر ادغام کے بعد دوسرے حرف پر امر کی وجہ سے سکون ہو یا کسی عامل جازم کی وجہ سے جزم ہو تو وہاں تین صورتیں جائز ہوتی ہیں: (۱) فتح، جیسے: "فِرَّ"۔ (۲) کسرہ، جیسے: "فِرِّ"۔ (۳) فک ادغام (یعنی ادغام نہ کرنا)، جیسے: "اِفِرِّ"۔ اور اگر حرف اول کا قبل مضموم ہو تو ضمہ بھی جائز ہے، جیسے: "مُدَّ"، "لَمْ يَمُدَّ"

نقشہ (۱۱) مضاعف سے ماضی، مضارع اور امر کی گردانیں

باب	گردانیں
۱	(۱۲۴) ماضی: مَدَّ، مَدَّاءُ، مَدُّوا، مَدَّتْ، مَدَّتَا [۲]، مَدَّنَ، مَدَّدَتْ، مَدَّدْتُمَا، مَدَّدْتُمْ، مَدَّدْتَ، مَدَّدْتَنَ، مَدَّدْتُ، مَدَّدْنَا۔ مضارع: يَمُدُّ، يَمُدَّانِ، يَمُدُّونَ، تَمُدُّ، تَمُدَّانِ [۳]، يَمُدُّنَ، تَمُدُّونَ، تَمُدِّينَ، [۳] تَمُدُّنَ، أَمُدُّ، نَمُدُّ [۳]۔ امر: مُدَّ، مَدَّاءُ، مُدِّي، اُمِدِّنْ۔
۲	(۱۲۵) ماضی: فَرَّ، فَرَّاءُ، فَرُّوا، فَرَّتْ، فَرَّتَا [۲]، فَرَّرَ، فَرَّرَتْ، فَرَّرْتُمَا، فَرَّرْتُكُمْ، فَرَّرْتُ، فَرَّرْتَنَ، فَرَّرْتُ، فَرَّرْنَا۔ مضارع: يَفِرُّ، يَفِرَّانِ، يَفِرُّونَ، تَفِرُّ، تَفِرَّانِ [۳]، يَفِرُّنَ، تَفِرُّونَ، تَفِرِّينَ [۳]، تَفِرِّرْنَ، أَفِرُّ، نَفِرُّ [۳]۔ امر: فَرَّ، فَرَّاءُ، فَرِّي، افِرِّرْ۔
۳	(۱۲۶) ماضی: عَضَّ، عَضَّاءُ، عَضُّوا، عَضَّتْ، عَضَّتَا [۲]، عَضَّنَ، عَضَّدَتْ، عَضَّدْتُمَا، عَضَّدْتُكُمْ، عَضَّدْتَنَ، عَضَّدْتُ، عَضَّدْنَا۔ مضارع: يَعِضُّ، يَعِضُّانِ، يَعِضُّونَ، تَعِضُّ، تَعِضَّانِ [۳]، يَعِضُّنَ، تَعِضُّونَ، تَعِضِّينَ [۳]، تَعِضِّرْنَ، اِعِضُّ، نَعِضُّ [۳]۔ امر: عَضَّ، عَضَّاءُ، عَضُّوا، عَضَّى، اِعْضِضْ۔
۴	
۵	
۶	(۱۲۷) ماضی: اغْتَرَّ مضارع: يُغْتَرُّ امر: اِغْتَرَّ
۷	(۱۲۸) ماضی: اسْتَقَرَّ مضارع: يَسْتَقِرُّ امر: اسْتَقَرَّ
۸	(۱۲۹) ماضی: انَجَرَ مضارع: يَنْجُرُ امر: اِنْجَرْ
۹	(۱۳۰) ماضی: أَقَرَّ مضارع: يُقَرُّ امر: أَقِرَّ
۱۰	(۱۳۱) ماضی: هَدَّدَ مضارع: يُهْدَدُّ امر: هَدَّدْ
۱۱	(۱۳۲) ماضی: حَاجَّ مضارع: يُحَاجُّ امر: حَاجَّ

افعال اور افیعال سے سالم کی گردان آتی ہے	
سالم	(۱۴۴) ماضی: اِجْلَوْذٌ مضارع: يَجْلُوْذٌ امر: اِجْلَوْذٌ
سالم	(۱۴۵) ماضی: اِخْشَوْشَن مضارع: يَخْشَوْشَن امر: اِخْشَوْشَن
افعلال سے سالم، مہموز لام اور معتل عین کی گردان آتی ہے	
سالم	(۱۴۶) ماضی: اِخْرَنْجَم مضارع: يَخْرَنْجَم امر: اِخْرَنْجَم
مہموز لام	(۱۴۷) ماضی: اِسْلَنْطَأ مضارع: يَسْلَنْطَأ امر: اِسْلَنْطَأ
معتل عین	(۱۴۸) ماضی: اِخْوَنْصَل مضارع: يَخْوَنْصَل امر: اِخْوَنْصَل
افعلال سے سالم اور مہموز لام کی گردان آتی ہے	
سالم	(۱۴۹) ماضی: اِقْشَعَر مضارع: يَقْشَعَر امر: اِقْشَعَر
مہموز لام	(۱۵۰) ماضی: اِطْمَأَنَّ مضارع: يَطْمئن امر: اِطْمئن

نقشہ (۱۲) کچھ عربی افعال

(مندرجہ ذیل افعال کی گردانیں ان کے سامنے درج نمبرات کے مطابق ہوں گی)

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
اقتدا کرنا	اِتَّمَّ اِتِّمَامًا (۲۱) (۱۲۷)	جمع ہونا	اِتَّلَفَ اِتِّلَافًا: (۲۱)	ثواب طلب کرنا	اِتَّجَرَ اِتِّتْجَارًا (۲۱)
سبقت کرن	اِتَّنَدَرَ اِتِّتْدَارًا (۶)	ابتدا کرنا	اِتَّنَدَأَ اِتِّتْدَاءً (۳۶)	مصیبت زدہ ہونا	اِتَّاسَا (۳۵)
دور ہونا	اِتَّنَعَدَّ اِتِّتْعَادًا (۶)	مسکراتا	اِتَّنَسَّمَ، اِتِّتْسَامًا (۶)	چھیننا	اِتَّنَزَّ اِتِّتْزَارًا (۱۲۷)
تر ہونا	اِتَّنَلَّ اِتِّتْلَالًا (۱۲۷)	ایجاد کرنا	اِتَّنَكَرَ اِتِّتْكَارًا (۶)	تلاش کرنا	اِتَّنَغَى اِتِّتْغَاءً (۱۱۶)
ظاہر کرنا	اِتَّنَدَى اِتِّتْدَاءً (۱۱۹)	خریدنا	اِتَّنَاعَ اِتِّتْيَاعًا (۹۳)	لگنا	اِتَّنَلَعَ اِتِّتْلَعًا (۲۱)
دشمنی کرنا	اِتَّنَغَضَ اِتِّتْغَاضًا (۹)	ٹھنڈا کرنا	اِتَّنَزَّ اِتِّتْزَادًا (۹)	شفادینا	اِتَّنَزَّ اِتِّتْزَارًا (۳۹)
جائز کرنا	اِتَّنَاحَ اِتِّتْنَاحًا (۸۶)	شفایاب ہونا	اِتَّنَلَّ اِتِّتْلَالًا (۱۳۰)	زلانا	اِتَّنَكَّى اِتِّتْنَكَاءً (۱۱۹)
متحد ہونا	اِتَّنَحَدَّ اِتِّتْحَادًا (۶۰)	سفید ہونا	اِتَّنَبَضَّ اِتِّتْبَضَاً	ظاہر کرنا	اِتَّنَبَّ اِتِّتْنَبَاءً (۹۶)
گندہ ہونا	اِتَّنَسَخَ اِتِّتْسَاخًا (۶۰)	بھرنا	اِتَّنَرَعَ اِتِّتْرَاعًا (۹)	پاجامہ پہننا	اِتَّنَزَّ اِتِّتْزَارًا (۶۰)
کشادہ ہونا	اِتَّنَسَعَ اِتِّتْسَاعًا (۶۰)	مرتب ہونا	اِتَّنَسَّقَ اِتِّتْسَاقًا (۶۰)	کشادہ ہونا	اِتَّنَسَعَ اِتِّتْسَاعًا (۶۰)

إِثْمَمَ إِثْمَامًا (۶۰)	نشان زده ہونا	إِتَّصَلَ إِتِّصَالًا (۶۰)	رابطہ کرنا	إِتَّعَظَ إِتْعَظًا (۶۰)	نصیحت لینا
أَتَمَّ أِتْمَامًا (۱۳۰)	مکمل کرنا	أَتْلَجَ أَتْلَاجًا (۹)	ٹھنڈا کرنا	أَثَارَ أَثَارَةً (۸۶)	ابھارنا
إِجْتَازَ إِجْتِازًا (۱۰۵)	عبور کرنا	أَجَرَ إِجَارَةً (۲۳)	کرایہ پر دینا	أَجَرَى إِجْرَاءً (۱۱۹)	بہانا
أَجْنَبَ إِجْنَابًا (۹)	نا پاک ہونا	أَجَادَ إِجَادَةً (۹۶)	بہتر طریقہ سے کرنا	أَجَابَ إِجَابَةً (۹۶)	جواب دینا
أَجَالَ إِجَالَةً (۸۶)	گروش کرنا	أَجَاعَ إِجَاعَةً (۸۶)	بھوکا کرنا	أَحَبَّ إِحْبَابًا (۱۳۰)	محبت کرنا
إِخْتَرَفَ إِخْتِرَافًا (۶)	پیشہ اپنانا	إِخْتَرَقَ إِخْتِرَاقًا (۶)	جلنا	إِخْتِجَاجَ إِخْتِجَاجًا (۸۳)	محتاج ہونا
إِخْتَالَ إِخْتِيَالًا (۹۳)	حیلہ کرنا	إِحَاطَ إِحَاطَةً (۸۶)	گھیرنا	إِخْتَفَى إِخْتِفَاءً (۱۱۶)	چھپنا
إِخْتَارَ إِخْتِيَارًا (۹۳)	پسند کرنا	أَخْزَى إِخْزَاءً (۱۱۹)	زسوا کرنا	أَخْطَأَ إِخْطَاءً (۴۹)	خطا کرنا
أَخْفَى إِخْفَاءً (۱۱۹)	چھپانا	أَخْلَّ إِخْلَالًا (۱۳۰)	کمی کرنا	أَدْلَى إِدْلَاءً (۱۰۹)	ڈول ڈالنا
أَذَاعَ إِذَاعَةً (۹۶)	شائع کرنا	أَدَارَ إِدَارَةً (۹۶)	گھمانا	أَذَاعَ إِذَاعَةً (۹۶)	شائع کرنا
أَزْدَى إِزْدَاءً (۱۱۹)	ہلاک کرنا	أَرَادَ إِرَادَةً (۴۶)	ارادہ کرنا	إِرْتَشَى إِرْتِشَاءً (۱۰۵)	رشوت لینا
إِرْتَجَى إِرْتِجَاءً (۱۰۵)	امید رکھنا	إِرْتَضَى إِرْتِضَاءً (۱۰۵)	راضی ہونا	إِرْتَقَى إِرْتِقَاءً (۱۱۶)	چڑھنا
إِرْتَحَ إِرْتِخًا (۸۳)	آرام ہونا	إِسْتَبَانَ إِسْتِبَانَةً (۹۴)	واضح ہونا	إِسْتَحْلَى إِسْتِحْلَاءً (۱۰۶)	شیریں خیال کرنا
إِسْتَخْفَى إِسْتِخْفَاءً (۱۱۷)	چھپنا	إِسْتَدْفَأَ إِسْتِدْفَاءً (۴۷)	حرارت حاصل کرنا	إِسْتَدَانَ إِسْتِدَانَةً (۹۴)	قرض لینا
إِسْتَسْقَى إِسْتِسْقَاءً (۱۱۷)	سیرابی چاہنا	إِسْتَعْلَى إِسْتِعْلَاءً (۱۰۶)	بلندی چاہنا	إِسْتَعَاذَ إِسْتِعَاذَةً (۸۴)	پناہ چاہنا
إِسْتَعَارَ إِسْتِعَارَةً (۹۴)	منگنی پر لینا	إِسْتَقَامَ إِسْتِقَامَةً (۸۴)	ٹھیک ہونا	إِسْتَكَانَ إِسْتِكَانَةً (۸۴)	رسوا ہونا
إِسْتَلَّ السَّيْفَ إِسْتِلَالًا (۱۱۷)	تلوار کھینچنا	إِسْتَمْرَأَ إِسْتِمْرَاءً (۴۷)	خوش گوار سمجھنا	إِسْتَهْزَأَ إِسْتِهْزَاءً (۴۷)	تفریح کرنا
إِسْتَاكَ إِسْتِيَاكًا (۸۳)	مسواک کرنا	إِسْتَيَقَنَ إِسْتِيقَانًا (۷۵)	یقین کرنا	إِسْتَهَى إِسْتِهَاءً (۱۱۶)	خواہش کرنا
إِصْطَبَرَ إِصْطِبَارًا (۶)	صبر کرنا	إِصْطَفَى إِصْطِفَاءً (۱۰۵)	منتخب کرنا	إِصْطَادَ إِصْطِيدًا (۹۳)	شکار کرنا
أَصْغَى إِصْغَاءً (۱۰۸)	غور سے سننا	أَضْنَى إِضْنَاءً (۱۱۹)	کمزور کرنا	أَضَاءَ إِضَاءَةً (۴۹) (۸۶)	روشن کرنا
أَضَافَ إِضَافَةً (۹۶)	مہمان بنانا	أَطَالَ إِطَالَةً (۸۶)	لمبا کرنا	أَطَاقَ إِطَاقَةً (۸۶)	طاقت ہونا
إِغْنَدِيَ إِغْنِدَاءً (۱۰۵)	زیادتی کرنا	إِغْتَالَ إِغْتِيَالًا (۱۱۶)	دھوکہ سے قتل کرنا	إِغْتَدَى إِغْتِدَاءً (۱۱۶)	فدیہ دے کر رہا کرنا
إِمْتَلَأَ إِمْتِلَاءً (۴۶)	بھرنا	بَرَى بَرَايَةً (۱۱۳)	چھیلنا	بَغَى بَغْيًا (۱۱۳)	چاہنا
بَلَى بَلًى (۱۱۴)	بوسیدہ ہونا	بَغَضَ بَغْضًا (۳)	دشمنی رکھنا	بَقِيَ بَقَاءً (۱۱۴)	باقی ہونا

بکی بُکَاء (۱۱۳)	رونا	بَلَّ بَلَا (۱۲۳)	تر کرنا	بَاتَ بَيْتُوتَةً (۹۲)	رات گزارنا
باحث مُبَاحَثَةً (۲۶)	بحث کرنا	بَارَى مُبَارَاةً (۱۲۱)	مقابلہ کرنا	بَالَ بُولًا (۸۱)	پیشاب کرنا
تَابَّطُ تَابْطًا (۲۷)	بغل میں لینا	تَاهَلَّ تَاهُلًا (۲۷)	لائق ہونا	تَبَخَّرَ تَبَخُّرًا (۱۵)	ناز سے چلنا
تَبَرَّقَعَ تَبَرُّقَعًا (۱۵)	نقاب پہننا	تَبَرَّأَ تَبَرُّيًا (۵۲)	بیزار ہونا	تَحَلَّى تَحَلُّيًا (۱۲۲)	مزین ہونا
تَعَامَى تَعَامِيًا (۱۲۳)	دائستہ اندھا بننا	تَدَرَّبَا تَدَرُّبًا (۵۵)	لڑھکتا	تَرَعَّرَعَ تَرَعُّرُعًا (۱۵)	پروان چڑھنا پلنا، بڑھنا۔
تَرَأَسَ تَرَوُّسًا (۲۷)	سر دار ہونا	تَسَاوَى تَسَاوِيًا (۹۰)	برابر ہونا	تَغَدَّى تَغَدِيًا (۱۱۱)	ناشتہ کرنا
ثَابَ ثَوْبًا (۸۱)	لوٹنا	جَزَأَ تَجْزِئَةً (۵۰)	ٹکڑے ٹکڑے کرنا	جَزَى جَزَاءً (۱۱۳)	بدلہ دینا
جَرَى جَرِيًا (۱۱۳)	بہنا	جَنَى جِنَايَةً (۱۱۳)	گناہ کرنا	جَادَ جُودًا (۸۱)	بخشش کرنا
جَاشَ جَيْشًا (۹۱)	اُبلنا	جَاعَ جَوْعًا (۸۱)	بھوکا ہونا	جَالَ جَوْلَانًا (۸۱)	گھومنا
حَجَّ حَجًّا (۱۲۳)	قصد کرنا، حج کرنا	حَذَرَ تَحْذِيرًا (۱۰)	ڈرانا	حَزِنَ حُزْنًا (۳)	رنجیدہ ہونا
حَشَدَ حَشْدًا (۲)	بھرنا	حَكَّ حَكًّا (۱۲۳)	رگڑنا	حَلَبَ حَلْبًا (۱)	دوہنا
خَدَعَ خَدِيعَةً (۳)	دھوکا دینا	خَشِيَ خَشْيَةً (۱۱۳)	ڈرنا	خَلَّى تَخْلِيَةً (۱۰۹)	کسی کو چھوڑنا
خَلَا خَلْوَةً (۱۰۳)	تنہائی میں ہونا	خَابَ خَيْبَةً (۹۱)	ناکام ہونا	خَاطَ خِيَاطَةً (۹۱)	سینا
خَانَ خِيَانَةً (۸۱)	خیانت کرنا	خَرَى دِرَايَةً (۱۱۳)	جاننا	دَغَدَغَ دَغْدَغَةً (۱۳)	حرکت دینا
دَنَا دُنُوًا (۱۰۳)	قریب ہونا	دَاوَى مُدَاوَاةً (۸۸)	علاج کرنا	رَجَارَ رَجَاءً (۱۰۳)	امید رکھنا
رَقِيَ رِقَاءً (۱۰۳)	چڑھنا	رَاقَ رُوقًا (۸۱)	اچھا لگنا	رَاوَدَ مُرَاوَدَةً (۸۸)	فریفتہ کرنا
زَنَى زِنَاءً (۱۱۳)	زنا کرنا	زَيَّنَ تَزْيِينًا (۹۷)	مزین کرنا	سَمَّ سَمَاءً (۳۰)	اُکتانا
سَقَى سَقِيًا (۱۱۳)	سیراب کرنا	سَكَبَ سَكْبًا (۲)	اٹھیلنا	سَابَ مُسَابَةً (۱۳۲)	گالی گلوچ کرنا
سَادَ سِيَادَةً (۸۱)	سر دار بننا	سَاسَ سِيَاسَةً (۸۱)	حکومت کرنا	سَاوَى مُسَاوَاةً (۸۸)	برابر ہونا
شَحَنَ شَحْنًا (۲)	بھرنا	شَفَى شِفَاءً (۱۱۳)	شفادینا	شَابَ شَيْبًا (۹۱)	بوڑھا ہونا
شَاتَمَ مُشَاتَمَةً (۱۱)	گالی گلوچ کرنا	شَاعَ شُوعًا (۹۱)	شائع ہونا	شَانَ شَيْئًا (۹۱)	عیب دار کرنا
صَدَّ صُدُودًا (۱۲۳)	اعراض کرنا	صَلَّى تَصْلِيَةً (۱۰۹)	نماز پڑھنا	صَاتَ صَوْتًا (۸۱)	آواز کرنا
صَانَ صِيَانَةً (۸۱)	حفاظت کرنا	ضَاعَ ضِيَاعًا (۹۱)	ضائع ہونا	ضَلَّ ضَلَالًا (۱۲۳)	بھٹکنا
طَرِبَ طَرِبًا (۳)	مست ہونا	طَعَنَ طَعْنًا (۴)	نیزہ بھونکنا	طَوَى طَيًّا (۱۱۳)	پلینا

طابَ طِبْنَا (۱)	اچھا لگنا	ظَنَّ ظَنًّا (۱۲۴)	خیال کرنا	عَفَا عَفْوًا (۱۰۳)	معاف کرنا
عَنِيَ عِنَايَةٌ (۱۱۴)	توجہ دینا	عَانَ عَوْنًا (۸۱)	مدد کرنا	عَطَى تَغْطِيَةً (۱۲۰)	ڈھکنا
غَالَى مُغَالَاةً (۱۱۰)	گران کرنا	فَتَلَ فِتْلًا (۲)	رسی بٹنا	فَقَّأَ فَقًّا (۳۴)	پھوڑنا
فَارَزَ فَوْزًا (۸۱)	کامیاب ہونا	قَادَ قِيَادَةً (۸۱)	رہبری کرنا	وَأَذَّ وَأَذًا (۲۹)	زندہ درگور کرنا
وَقَبَ وَتُوبًا (۵۶)	حملہ کرنا	وَرِثَ وَرَاثَةً (۱۱۳)	وارث ہونا	وَرِعَ وَرَعًا	زاہد ہونا
وَبِيعَ سَعَةً (۵۷)	کشادہ ہونا	وَصَلَ وَضَلًا (۵۶)	جوڑنا	وَصَفَ صِفَةً (۵۶)	بیان کرنا
وَهَنَ وَهْنًا (۵۶)	کمزور ہونا	وَنَى وَنْيًا (۵۶)(۱۱۳)	سستی کرنا	وَاعَدَ مُوَاعِدَةً (۶۵)	وعدہ کرنا
وَاطَبَ مُوَاطَبَةً (۶۵)	پابندی کرنا	يَتَسَّ يَأْسًا (۳۰)(۷۲)	ناامید ہونا	يَتَمَّ يَتَمًّا (۷۳)	یتیم ہونا

مشقی سوالات

① مہوز، معتل اور مضاعف کی گردانوں اور قواعد کا اعادہ کرنے کے بعد درج ذیل کلمات کی اصل بتاؤ اور ان میں جاری شدہ قواعد کی نشان دہی کرو نیز باب، فعل اور صیغہ بھی متعین کرو۔

يُؤْخَذُونَ، تُسْتَأْمَرُ، اِئْتَمَنُوا، تُوْجِرُونَ، بَدَأَ، يُؤَاخِذُ، يَنْدُونَ، نَرِثُ، مِيقَاتٍ، لَاهَبَ، اسْتِيلَادَ، أَفْقَنَ، يُوقِظَنَ، يَتَسَّعُ، طُفْتُمَ، دُرْنَ، تَابُوا، يَعَا، صُمْتُ، صَائِمٌ، خِيفَتَا، طَائِرٌ، تَمِيدُ، دِنًا، يُدْنِينَ، تُخَافُونَ، يُبَاعَانِ، تَخْتَارِينَ، يَخْلُونَ، نُرْمَى، يُعْطُونَ، يَقِينٌ، نَطْوِي، يَتَوَقَّى، تَرَى، خَرَّ، يَعْصُونَ، أَوْمٌ، حَاجُّوْا.

② ذیل میں کچھ مصادر اور ان کے معانی دیے جا رہے ہیں ان کو یاد کرنے کے بعد ان کی مدد سے آنے والے جملوں کی عربی بناؤ:

الإيذان: اجازت دینا۔ الاكمل: کھانا۔ الانف: تکبر کرنا۔ الواذ: زندہ درگور کرنا۔ العباء: تیار کرنا۔ الولوج: داخل ہونا۔ الولادة: جنم۔ الاستيسار: میسر ہونا۔ الیاس: مایوس ہونا۔ الإیناع: پکنا۔ الشین: عیب لگانا۔ المباحاة: فخر کرنا۔ الجوع: بھوکا ہونا۔ الاستدانة: قرض لینا۔ الاستضاءة: روشنی حاصل کرنا۔ الاتیان: آنا۔ الاعتداء: زیادتی کرنا۔ الاسترقاء: جھاڑ پھونک کرنا۔ الاکتواء: داغنا۔ الرنین: گھنٹی بجنا۔ الشم: سونگھنا۔ الاستحباب: پسند کرنا۔ الایحاء: وحی کرن۔ الاخیاء: زندہ کرنا۔ الطی: لپیٹنا۔ التروی: غور و فکر کرنا۔

جملے: وہ لوگ داخل ہوتے ہیں۔ میں نے اجازت دی۔ وہ دونوں تکبر کرتی ہیں۔ وہ لوگ زندہ درگور کرتے تھے۔ وہ سب مایوس ہوئیں۔ کھیتی پک گئی۔ مجھے میسر نہ ہوا۔ وہ ضرور فخر کرے گی۔ وہ سب عورتیں بھوکی ہوئیں۔ میں ہرگز فخر نہیں کروں گا۔ تم ہرگز قرض مت لو۔ وہ دونوں زیادتی کرتے ہیں۔ ہم جھاڑ پھونک نہیں کرتے ہیں۔ گھنٹی ضرور بجے گی۔ انبیاء کی طرف وحی کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ زندہ کرے گا۔ ہم سب اس بارے میں ضرور غور کریں گے۔ تم دونوں نے لپیٹا۔ وہ پسند نہیں کرتی ہے۔ ہم نے داغنا۔ وہ سب تیار کریں گی۔ وہ دونوں روشن ہوتے ہیں۔ وہ سب ضرور ظاہر کیے جائیں گے۔ ہم سب ہرگز

نہیں آئیں گے۔ وہ سب عیب لگاتی ہیں۔

④ آنے والے مصادر سے ماضی اور مضارع معروف و مجہول کی گردان کرو اور تبدیلی کے مواقع کی نشان دہی کرو:

الاِثَار، السُّوق، الاِنَامَة، التَّحْلِيَة، الاصْطِفَاء، الْوَقَايَة، الاسْتِمْدَاد، الْمَمَادَّة.

صرفی قواعد کا اجرا کیسے ہو؟

صرفی قواعد کے اجرا کے لیے بہتر ہوگا کہ تلاوت قرآن مجید یا عربی کتابوں کے مطالعہ کے دوران ہر کلمہ کے بارے میں درج ذیل سوالات ضرور حل کریں:

① زیر نظر کلمہ اسم ہے یا فعل یا حرف؟ ② اگر اسم ہے تو مصدر ہے یا مشتق یا جامد؟ ③ اگر مصدر یا مشتق ہے تو باب متعین کرنے کے بعد درج ذیل امور کے بارے میں غور کریں:

[الف] صحیح ہے یا مہموز یا معتل یا مضاعف؟ [ب] اگر مہموز یا معتل یا مضاعف ہے تو اپنی اصلی حالت پر ہے یا اس میں کچھ تبدیلی ہوئی ہے؟ [ج] اگر تبدیلی ہوئی ہے تو کس قاعدہ کے تحت ہوئی ہے، قاعدہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تعلیل جاری کریں۔ ④ اگر زیر نظر کلمہ جامد ہے تو مصدر اور مشتق میں غور طلب امور (تعیین مہموز وغیرہ اور اجراے تعلیل) حل کر کے درج ذیل امور پر غور کریں:

[الف] وہ کلمہ واحد ہے یا ثننیہ یا جمع؟ [ب] اگر واحد ہے تو اس کا ثننیہ اور جمع کیا ہوگا؟ اور اگر ثننیہ یا جمع ہے تو واحد وغیرہ کیا ہوگا؟ [ج] وہ کلمہ مصغر ہے یا مکبر؟ اگر مکبر ہے تو قواعد تصغیر کے اعتبار سے اس کی تصغیر کیا ہوگی۔ [د] وہ کلمہ اسم منسوب ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو اسم منسوب بنانے پر اس کی شکل کیا ہوگی؟

⑤ اور اگر وہ کلمہ فعل ہے تو درج ذیل امور حل کریں:

[الف] ماضی ہے یا مضارع یا امر یا نہی؟ اور بہر صورت معروف ہے یا مجہول؟ (گردان بھی کر ڈالیں) [ب] اگر فعل مضارع ہے تو مثبت ہے یا منفی؟ [ج] اگر مثبت ہے تو مؤکد ہے یا غیر مؤکد؟ مؤکد ہونے کی صورت میں تاکید سے ہونے والی تبدیلی کی طرف توجہ کریں۔ [د] اگر منفی ہے تو حروف نفی میں کون حرف ("ما"، "لا"، "لَمْ"، "لَنْ") اس پر داخل ہے؟ "لَمْ" اور "لَنْ" کے ذریعہ اگر نفی ہو تو ان سے ہونے والی تبدیلی کی طرف توجہ کریں۔ [ه] کون سا صیغہ ہے اور اس کا صرفی وزن کیا ہے؟ [و] مصدر اور مشتق کے بارے میں غور طلب امور بھی حل کریں (یعنی صحیح وغیرہ میں کیا ہے؟ معلل ہے یا غیر معلل؟ اور کس قاعدہ کے تحت تبدیلی ہوئی ہے؟)

⑥ مذکورہ بالا طریقہ اختیار کرتے ہوئے اگر آپ عربی کتابوں کا مطالعہ کریں گے تو عربی کلمات کے تلفظ میں خطا نہیں ہوگی۔ شروع شروع میں اتنے سارے سوالات حل کرنے میں آپ کا کافی وقت صرف ہوگا، مگر چند دنوں کی مشق و ممارست کے بعد ان شاء اللہ الرحمن آپ کا ذہن اس قابل ہو جائے گا کہ آپ کو غور و فکر کے مذکورہ بالا تمام مراحل حل کرنے پر قدرت حاصل ہو جائے گی۔ [واللہ الموفق لكل خیر]۔

درس (۱) اسم کے اوزان

گزر چکا ہے کہ اسم کی تین قسمیں ہیں: مصدر، مشتق، جامد۔ مصدر اور مشتق اپنے فعل کی طرح صرف ثلاثی و رباعی ہوتے ہیں (مجرد و مزید فیہ)۔ مگر اسم جامد خماسی بھی ہوتا ہے۔ مجرد و مزید فیہ۔ اس طرح اس کی کل چھ قسمیں بنیں گی، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(۱) ثلاثی مجرد، جیسے: "قَمَرٌ" [چاند] (۲) ثلاثی مزید، جیسے: "قِمَارٌ" [جوا] (۳) رباعی مجرد، جیسے: "جَعْفَرٌ"
(۴) رباعی مزید، جیسے: "قِرطاسٌ" [کاغذ] (۵) خماسی مجرد، جیسے: "سَفَرَجَلٌ" [ایک پھل کا نام] (۶) خماسی مزید، جیسے: "قَبَعَثَرِي" [زیادہ بالوں والا اونٹ]

اوزان ثلاثی مجرد: ثلاثی مجرد کے متفق علیہ اوزان دس ہیں۔ (۱)

(۱) فَعْلٌ، جیسے: "شَمْسٌ" [سورج]، "سَهْلٌ" [نرم] (۲) فَعْلٌ، جیسے: "قَمَرٌ" [چاند]، "بَطَلٌ" [بہادر]
(۳) فَعْلٌ، جیسے: "كَبِدٌ" [جگر]، "حَذَرٌ" [چوکنا] (۴) فَعْلٌ، جیسے: "رَجُلٌ" [مرد]، "يَقْظٌ" [بیدار]
(۵) فَعْلٌ، جیسے: "حِمْلٌ" [بوجھ]، "نَكْسٌ" [کمزور آدمی] (۶) فَعْلٌ، جیسے: "عَنْبٌ" [انگور]، "زَيْمٌ" [مسترق]
(۷) فَعْلٌ، جیسے: "اِبِلٌ" [اونٹ]، "بِلَزٌ" [بھاری] (۸) فَعْلٌ، جیسے: "قُفْلٌ" [تالا]، "حُلُوٌ" [میٹھا]
(۹) فَعْلٌ، جیسے: "صُرْدٌ" [ایک پرندہ]، "حُطَمٌ" [طالم] (۱۰) فَعْلٌ، جیسے: "عُنُقٌ" [گردان]، "سُرْحٌ"
[تیز رفتار اونٹنی]

فائدہ: مذکورہ بالا اوزان میں سے بعض میں تخفیف بھی ہوتی ہے، چنانچہ "فَعْلٌ" میں دو طرح سے تخفیف کرتے ہیں:

(۱) عین کلمہ کو ساکن کر کے، جیسے: "كَتِفٌ" سے "كَتِفٌ"۔ (۲) عین کلمہ کا کسرہ فا کو دے کر، جیسے: "كَتِفٌ"

(۱) عقلی تقسیم کا تقاضا یہ ہے کہ اوزان کی تعداد بارہ ہو، کیوں کہ فامیں تین صورتیں ہو سکتی ہیں (۱) فتح (۲) کسرہ (۳) ضمہ۔ اور عین کلمہ میں چار صورتیں ہو سکتی ہیں (۱) سکون (۲) فتح (۳) کسرہ (۴) ضمہ۔ لہذا تین کو چار میں ضرب دینے سے بارہ احتمال حاصل ہوئے، فَعْلٌ، فَعْلٌ، فَعْلٌ، فَعْلٌ، فَعْلٌ، فَعْلٌ، فَعْلٌ، فَعْلٌ، فَعْلٌ، فَعْلٌ، فَعْلٌ، فَعْلٌ، لیکن "فَعْلٌ" کا وزن قلیل ہے، جیسے: "ذَيْلٌ" [ایک جانور یا قبیلہ کا نام]؛ کیوں کہ یہ وزن فعل مجہول کے ساتھ خاص ہے۔ اور "فَعْلٌ" کا وزن کلمات عرب میں موجود نہیں ہے، کیوں کہ عربوں کے نزدیک کسرہ سے ضمہ کی طرف جانا دشوار ہے۔ اعتراض: ایک قراءت میں ﴿وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْجَبَلِ﴾ وارد ہے، لہذا "فَعْلٌ" کا وزن ثابت ہو گیا۔ جواب: "جَبَلٌ" میں یہ وزن دو لغتوں کے مداخل سے حاصل ہوا ہے، کیوں کہ اس کلمہ میں دو لغتیں ہیں۔ (۱) "جَبَلٌ" (بکسر تین) (۲) "جَبَلٌ" (ضم تین)۔ لہذا ایک لغت سے فاعلمہ کا کسرہ اور دوسری لغت سے عین کلمہ کا ضمہ لے لیا گیا۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ کلمہ "ذات" کی تالیفیت میں "حا" کو بھی کسرہ دے دیا گیا، "جَبَلٌ" سے "جَبَلٌ" ہو گیا۔
(۲) پہلی مثال اسم کی ہے اور دوسری مثال مفت کی ہے۔

سے "کُتِفَ"۔ اور اگر اس وزن کے کلمہ میں دوسرا حرف، حرفِ حلقی ہو تو عین کلمہ کی تبعیت میں فاکلمہ کو کسرہ دینا بھی جائز ہے، جیسے: "فَخِذْ" سے "فَخِذْ"۔ یوں ہی اس وزن کے فعل میں بھی یہ ساری تفصیل جاری ہے، جیسے: "شَهَدَ"، "نِغَمَ"، "بِئْسَ" (۱) وغیرہ۔ اسی طرح "عَضُدٌ" میں "عَضُدَ"، "عُنُقٌ" میں "عُنُقٌ" اور "اِبِلٌ"، "بِلِزٌ" میں "اِبِلٌ"، "بِلِزٌ" کہنا جائز ہے۔

فائدہ: کسی بھی اسمِ متمکن کے اصلی حروف تین سے کم نہیں ہوتے ہیں، البتہ بعض اسمائے متمکنہ میں چونکہ آخر میں کوئی حرف حذف ہوتا ہے اس لیے اُن میں دو ہی حرف باقی رہ جاتے ہیں، جیسے: "يَدٌ" (اس کی اصل "يَدَوٌ" ہے)۔ "دَمٌ" (اس کی اصل "دَمَوٌ" ہے)۔

اوزان رباعی مجرد: رباعی مجرد کے متفق علیہ اوزان پانچ ہیں۔ (۱) "فَعْلَلٌ"، جیسے: "جَفَعَرٌ" [چھوٹی نہر]، "شَهَرَبٌ" [سن رسیدہ بوڑھا]۔

(۲) "فَعْلَلٌ"، جیسے: "زَبْرَجٌ" [سونا]، "خَزْمِسٌ" [تاریک رات]۔ (۳) "فَعْلَلٌ"، جیسے: "دِرْهَمٌ"، "هَبْلَعٌ" [بڑے بڑے لقمے کھانے والا]۔ (۴) "فُعْلُلٌ"، جیسے: "بُرْثُنٌ" [پرندے کا چنگل]، "جُرْشُعٌ" [بھاری گھوڑا یا اونٹ]۔ (۵) "فَعْلٌ"، جیسے: "قَمَطَرٌ" [کتابوں کا بستہ] "سَبَطَرٌ" [دراز]۔

فائدہ: انھش نے ایک اور وزن "فُعْلَلٌ" کا اضافہ کیا ہے، جیسے: "جُخْدَبٌ" [شیر]، البتہ بعض لوگ "جُخْدَبٌ" کو "جُخْدَبٌ" (بروزن "فُعْلَلٌ") کی فرع مانتے ہیں، لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ وزن اصل ہے اگرچہ قلیل ہے۔ [شذی العرف ص ۴۴]

اوزان خماسی مجرد: خماسی مجرد کے چار اوزان ہیں۔ (۱) "فَعْلَلٌ"، جیسے: "سَفَرَجَلٌ" [ایک پھل کا نام]، "شَمَرَدَلٌ" [جوان تیز رواونٹ]۔ (۲) "فَعْلَلِلٌ"، جیسے: "جَحْمَرِشٌ" [سن رسیدہ بوڑھی عورت]۔ (۳) "فَعْلَلٌ"، جیسے: "قِرْطَعِبٌ" [معمولی چیز]، "جِرْدَحْلٌ" [بھاری اونٹ]۔ (۴) "فُعْلَلٌ"، جیسے: "خُرْعِبِلٌ" [باطل باتیں]، "قُدْعَمِلٌ" [بھاری اونٹ]۔

اسم مزید فیہ: مزید فیہ کے اوزان کثیر ہیں (۲)، البتہ کسی اسمِ مزید فیہ میں (ثلاثی ہو یا رباعی یا خماسی) زیادت کی وجہ سے سات سے زائد حروف نہیں ہوتے۔ اور فعل میں زیادت کی وجہ سے چھ سے زائد حروف نہیں ہوتے۔ ثلاثی مزید فیہ کی

(۱) "فَخِذْ" میں چار صورتیں جائز ہیں۔ (۱) "فَخِذْ" (۲) "فَخِذْ" (۳) "فَخِذْ" (۴) "فَخِذْ"۔ یوں ہی "شَهَدَ" میں چار صورتیں جائز ہیں (۱) "شَهَدَ" (۲) "شَهَدَ" (۳) "شَهَدَ" (۴) "شَهَدَ"۔

شہد (۴) شہد۔ اسی طرح "نِغَمَ" اور "بِئْسَ" کو بھی سمجھنا چاہیے۔ مگر نِغَمَ اور بِئْسَ فعلِ مدح و ذم اپنی اصلی حالت پر نہ رہے، کیوں کہ وہ بجائے خبر کے انتاشے مدح کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ اس لیے لفظاً بھی انھیں اصلی حالت سے نکال کر تیسری صورت (نِغَمَ، بِئْسَ) بکسر اول و سکون دوم) کا التزام کر لیا گیا۔

(۲) سیبویہ نے اسمِ مزید فیہ کے لیے تین سو آٹھ (۳۰۸) وزن نقل کیے ہیں اور بعض ارباب لغت نے تقریباً اسی (۸۰) اوزان کا اضافہ کیا ہے، مگر "حروف زیادت" کے بیان میں ایسے قوانین آرہے ہیں جن سے اصلی اور زائد حروف میں امتیاز کیا جاسکتا ہے۔

مثال "اشہنباب" [گھوڑے کا سفید ہونا، اصلی حروف "ش، ہ، ب" ہیں]۔ رباعی مزید فیہ کی مثال "اٰخِرِ نِجَام" [اونٹوں کا یکجا ہونا، اصلی حروف "ح، ر، ن، ج" ہیں]۔ اور خماسی مزید فیہ کی مثال "عَضْرَفُوط" [ایک سفید جانور، اصلی حروف "ع، ض، ر، ف، ط" ہیں] اور "قَبْعَثْرٰی" [زیادہ بال والا اونٹ، اصلی حروف ق، ب، ع، ث، ر ہیں]

فائدہ: خماسی مزید فیہ میں یا تو آخر سے پہلے حرف مد زائد ہوتا ہے، جیسے: "عَضْرَفُوط"، یا آخر کے بعد حرف مد زائد ہوتا ہے، جیسے: "قَبْعَثْرٰی"۔

مشقی سوالات: (۱) لغت کی کتاب سے آنے والے اسما کے معانی تحریر کرو اور ثلاثی، رباعی، خماسی نیز مجرد و مزید کا تعین کر کے اصلی حروف واضح کرو۔ اَبٌ، رُطْبٌ، خَزْدَلٌ، بُزُقٌ، دِمَقْصٌ، عُرْجُونٌ، اِقْعِنْسَاسٌ، قِسْطَاسٌ، جَهَنَّمٌ، سَرْمَدٌ، اَخٌ، زَنْجَبِيلٌ، عُثْنُونٌ، سَلْسَبِيلٌ۔ (۲) "كَلِمَةٌ"، "نَبَقَةٌ" اور "رَحِمٌ" میں کتنی صورتیں جائز ہیں؟ (۳) آنے والے اوزان کی تین تین مثالیں مع معنی بتاؤ: فُعْلٌ، فُعْلٌ، فُعْلٌ، فُعْلٌ، فُعْلٌ، فُعْلٌ۔

دوس (۲) ﴿حروف زیادت کا بیان﴾

حروف زیادت: دس ہیں، جن کا مجموعہ "سَأَلْتُمُوْنِيْهَا" یا "اَلْيَوْمَ تَنْسَاهُ" (۱) ہے۔ یہ وہ حروف ہیں جو زائد ہونے کے لیے متعین ہیں، یعنی جن کے علاوہ دوسرے حروف کو زائد نہ کیا جاتا ہو (۲) مگر جب الحاق یا اور کسی وجہ سے کسی حرف اصلی کی تکرار کے ذریعہ "مزید" بنایا جاتا ہے تو یہ التزام نہیں ہوتا کہ وہ حرف مکرر، حروف زائد ہی سے ہو، جیسے: "جَرْبٌ" اور "جَلْبَبٌ"۔ اول میں "ز" کی تکرار سے مزید بنایا گیا ہے۔ دوم میں "ب" کو مکرر کر کے ثلاثی مزید ملحق برباعی بنایا گیا ہے۔ اسی طرح "قَرَدَد" (ایک پہاڑ کا نام) میں دال کی زیادتی "جعفر" سے الحاق کے لیے ہے۔

فائدہ: زیادت کی دو صورتیں ہیں: اول وہ زیادتی جو کسی حرف اصلی کی تکرار (تضعیف) سے ہو۔ دوم وہ زیادتی جو

(۱) **لطیفہ:** بیان کیا جاتا ہے کہ اخفش سے اس کے شاگردوں نے حروف زیادت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: "سَأَلْتُمُوْنِيْهَا" (ترجمہ: تم اسے مجھ سے پوچھ چکے ہو) ایک طالب علم نے کہا: ہم نے یہ آپ سے کبھی نہیں پوچھا، تو اخفش نے کہا: "اَلْيَوْمَ تَنْسَاهُ" (ترجمہ: آج تم اس کو بھول جاؤ گے)، طالب علم نے کہا: بتا دیجیے اب نہیں بھولوں گا۔ تو استاذ نے کہا: نادان! میں دوبار تمہیں بتا چکا (یعنی "سَأَلْتُمُوْنِيْهَا" اور "اَلْيَوْمَ تَنْسَاهُ" میں جو حروف ہیں وہی حروف زیادت ہیں) ☆ یوں ہی بیان کیا جاتا کہ مہر دے مازنی سے حروف زیادت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے جواب میں کہا، شعر: هَوَيْتُ السَّمَانَ فَشَيَّبَنِيْ ☆ لَقَدْ كُنْتُ قَدَمًا هَوَيْتُ السَّمَانَ

(ترجمہ: میں نے فریہ غورتوں سے محبت کی تو انھوں نے مجھے سن رسیدہ کر دیا، اور میں گزرے دنوں میں ان سے محبت کر چکا ہوں) تو مہر دے نے کہا: میں آپ سے حروف زیادت کے بارے میں پوچھ رہا ہوں اور آپ شعر سنار ہے ہیں، مازنی نے کہا: اس شعر میں تمہارے سوال کا جواب دوبار ہو چکا۔ **نوٹ:** حروف زیادت کے بارے میں اور بھی مجموعے بنائے گئے ہیں، جن میں بعض یہ ہیں: (۱) اَمَانٌ وَتَسْهِيْلٌ (۲) يَا اَوْسُ هَلْ نِفَتْ (۳) لَمْ يَاتِنَا سَهْوٌ (۴) وَاَتَاهُ سُلَيْمَانُ (۵) هُمْ يَنْسَاهُ لَوْ (۶) نِهَآيَةُ مَسْئُوْلٍ (۷) اَنْوَهَ سَالِمِيْنَ (۸) وَهِيَ مَسْئَلَتُنَا وغیرہ۔ (۲) واضح رہے کہ زائد ہونے کے لیے حروف زیادت سے ہونا لازم ہے، لیکن مذکورہ حروف کے لیے زائد ہونا لازم نہیں، چنانچہ بعض کلمات کے سبب اصلی حروف، حروف زیادت سے مرکب ہوتے ہیں، جیسے: سَأَلْتُ [بہا] [تلا] [تلاوت کی] "موت"، "نوم" [نیند] وغیرہ۔

کسی حرفِ اصلی کی تکرار سے نہ ہو، بلکہ ”سَأَلْتُمُونِيهَا“ میں جمع شدہ دس حروف میں سے کوئی حرف کلمہ میں زیادہ کرنے سے ہو۔ حرفِ زائد خواہ ایک ہو یا زیادہ۔

تضعیف کی درج ذیل صورتوں میں حرف کی زیادتی ہوتی ہے، خواہ افادہ معنی کے لیے ہو یا الحاق کے لیے ہو:

(۱) جب تکرارِ عین یا تکرارِ لام اس طور پر ہو کہ دونوں متصل ہوں، جیسے: ”قَطَّعَ“، ”جَلَبَبَ“۔ (۲) جب تکرارِ عین یا تکرارِ لام اس طور پر ہو کہ دونوں کے بیچ میں ایک حرفِ زائد ہو، جیسے: ”عَقَنْقَلَ“ [ریت کا بڑا حصہ]، ”جَلَبَابَ“ [چادر]۔ (۳) جب تکرارِ فاو عین ہو، اور لام الگ حرف ہو، جیسے: ”مَزْمَرِيْسَ“ [دھوکہ باز] (۴) جب تکرارِ عین و لام ہو اور فا الگ حرف ہو، جیسے: ”صَمَخَمَخَ“ [سخت ٹھوس]۔

تضعیف کی درج ذیل صورتوں میں حرف کی زیادتی نہیں ہوتی، بلکہ سب حروف اصلی ہوتے ہیں:

(۱) جب تکرارِ فا ہو، جیسے: ”قَرَقَفَ“ [ٹھنڈا پانی] ”سُنْدُسَ“ [باریک ریشمی کپڑا]۔ (۲) جب تکرارِ عین اس طور پر ہو کہ بیچ میں حرفِ زائد نہ ہو بلکہ حرفِ اصلی ہو، جیسے: ”حَذَرَدَ“ [ایک آدمی کا نام] (۳) جب تکرارِ فاو عین رباعی میں ہو، جیسے: ”سَمَسَمَ“ [لومڑی]

حروف زیادت کے فوائد: (۱) افادہ معنی، جیسے: ”أَذْهَبَ“ (یہاں معنی تعدیہ کے لیے ہمزہ زائد ہے)۔ (۲) ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ سے لاحق کرنا، جیسے: ”جَلَبَبَ“ اور ”قَرَدَدَ“ (اول میں باکی زیادتی ”دَخَرَجَ“ سے الحاق کے لیے ہے اور دوم میں دال کی زیادتی ”جَغْفَرَ“ سے الحاق کے لیے ہے)

زیادت کی صورتیں: زیادت کی چار صورتیں ہیں: (۱) ایک حرفِ زائد ہو (۲) دو حرفِ زائد ہوں (۳) تین حرفِ زائد ہوں (۴) چار حرفِ زائد ہوں۔

ایک حرفِ زائد ہونے کی چار صورتیں ہیں: (۱) فا سے پہلے ہو، جیسے: ”إِضْبَعَ“ بروزنِ اِفْعَلْ [انگلی]، ”أَكْرَمَ“ بروزنِ اَفْعَلْ [تقظیم کی]۔ (۲) فا اور عین کے درمیان ہو، جیسے: ”كَاهِلَ“ بروزنِ فاعِلْ [کندھا] ”قَاتَلَ“ بروزنِ فاعِلْ [لڑائی کی]۔ (۳) عین اور لام کے درمیان، جیسے: ”غَزَالَ“ بروزنِ فَعَالِ [ہرن]۔ (۴) لام کے بعد، جیسے: ”حُبْلَى“ بروزنِ فُعْلَى [حاملہ عورت]۔

دو حرفِ زائد ہونے کی صورت میں اگر دونوں ایک ساتھ ہوں تو ان کی بھی چار صورتیں ہیں، جیسے:

(۱) مُنْطَلِقٌ (۲) جواہر (۳) خُطَافٌ [ایک سیاہ پرندہ] (۴) عِلْبَاءٌ [گردن کا ابھرا ہوا پٹھا]۔ بروزنِ اِفْعَالِ، مُنْفَعِلِ، فَوَاعِلِ، فُعَّالِ، فُغْلَاءِ۔

اور اگر دونوں متفرق ہوں تو چھ صورتیں ہیں: (۱) دونوں کے درمیان فا ہو، جیسے: ”اَجَادَلَ“ بروزنِ اَفَاعِلِ

(۲) دونوں کے درمیان عین ہو، جیسے "عَاقُولُ" بروزنِ فاعُول۔ (۳) دونوں کے درمیان لام ہو، جیسے: "قَصِيْرِي" بروزنِ فُعِيْلِي [چھوٹی پسلی] (۴) دونوں کے درمیان فا اور عین ہو، جیسے: "اِغْصَارُ" بروزنِ اِفْعَالِ [بگولا] (۵) دونوں کے درمیان عین اور لام ہو، جیسے: "خَيْزَلِي" بروزنِ فَيْعَلِي [بھاری پن والی چال] (۶) دونوں کے درمیان فا، عین اور لام ہوں، جیسے: "اَخْفَلِي" بروزنِ اَفْعَلِي [عام دعوت]۔

تین حرف زائد ہونے میں درج ذیل صورتیں ہیں

(۱) ایک ساتھ تین حروف فا سے پہلے زائد ہوں، جیسے: "مُسْتَخْرِجُ"۔ (۲) ایک ساتھ تین حروف عین اور لام کے درمیان زائد ہوں، جیسے: "سَلَالِيْمُ" [سَلْمُ کی جمع، سیڑھیاں] (۳) ایک ساتھ تین حروف لام کے بعد ہوں، جیسے: "عُنْفُوَانُ"۔ (۴) ایک ساتھ دو حرف زائد ہوں اور تیسرا حرف الگ ہو، جیسے: "اَفْعُوَانُ" [ایک سانپ] (۵) تینوں حروف الگ الگ ہوں، جیسے: "تَمَائِيْلُ"۔ مثالوں کے موزون بہ علی الترتیب: مُسْتَفْعِلُ، فَعَاعِيْلُ، فُعْلُوَانُ، اَفْعَلَانُ اور تَفَاعِيْلُ ہیں۔

چار حروف زائد ہونا صرف متفرق ہوتا ہے، جیسے: "اِخْمِيْرَارُ"۔ بروزنِ اِفْعِيْلَالِ

زیادت کی دلیلیں: زیادت کی دلیلیں تین ہیں: (۱) مناسبت اشتقاق (۲) لزوم عدم نظیر (۳) غلبہ زیادت۔

مناسبت اشتقاق: اس سے مراد یہ ہے کہ دو لفظوں کے درمیان اصل مادہ اور ترتیب حروف میں یکسانیت کے

ساتھ اُن کے اصل معنی میں یکسانیت ہو، لہذا وہ حروف جو دونوں میں پائے جائیں گے اصلی ہوں گے۔ اور جو حروف صرف ایک میں ہوں گے زائد ہوں گے، جیسے: "ضَارَبَ" اور "ضَرَبَ"۔ یوں ہی "كُرِهَ" اور "كُرَاهِيَةٌ" میں مناسبت اشتقاق ہے، لہذا مناسبت اشتقاق سے معلوم ہوا کہ "ضَارَبَ" میں الف اور "كُرَاهِيَةٌ" میں الف، یا اور تا زائد ہیں۔

مناسبت اشتقاق کی معرفت درج ذیل امور سے ہوتی ہے:

(۱) اصل کلمہ سے بعض حروف کا ساقط ہونا، جیسے، "ضَارَبَ" میں الف اور "تَضَارَبَ" میں تا اور الف زائد ہے،

کیوں کہ اصل کلمہ "ضَرَبَ" میں یہ حروف موجود نہیں ہیں۔

(۲) فرع سے بعض حروف کا ساقط ہونا، جیسے: "سُنْبُلُ" اور "حَنْظَلُ" میں نون زائد ہے، کیوں کہ "سُنْبُلُ" کی

فرع "اَسْبَلُ الرُّزْعُ" اور "حَنْظَلُ" کی فرع "حَظَلَّتِ الْاِبِلُ" میں نون موجود نہیں ہے (۱)۔

(۳) کسی کلمہ کا کبھی چار حرفی ہونا، کبھی تین حرفی ہونا، جیسے: "اَيَطَلُ" اور "اِطَلُ" [کمر]۔

(۴) حرف کا معنی پر دلالت کرنا، جیسے: حروف مضارع، اور اسم فاعل کا الف، وغیرہ۔

لزوم عدم نظیر: اس سے مراد یہ ہے کہ حروف کو اصلی (غیر زائد) ماننے کی صورت میں ایسا وزن حاصل ہو

جو کلام عرب میں نہ ہو، جیسے: "قَرَنْفُلُ" [لوگ] میں اگر نون زائد نہ مانیں تو "فَعْلُلُ" کا وزن ہوگا جس کی نظیر کلام عرب میں

(۱) اَسْبَلُ الرُّزْعُ: خوش نکلا۔ السُّنْبُلُ: خوشہ، بالی۔ حَظَلَّ البَعِيْرُ: اونٹ زیادہ حظل کھانے سے بیمار ہوا۔ الحَنْظَلُ: ایک کڑوا درخت، اندرائن۔

نہیں ہے، تو لزومِ عدمِ نظیر سے معلوم ہوا کہ ”قَرَنُفْل“ میں نون زائد ہے اور یہ ”فَعْنُلُّ“ کے وزن پر ہے۔

اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ کسی حرف کو اصلی ماننے پر کلمہ کے لیے عدمِ نظیر تو لازم نہ آئے، مگر اس کلمہ کی نظیر (لفظ ومعنی میں یکساں اسی جیسے دوسرے کلمہ) کے لیے عدمِ نظیر لازم آئے، جیسے: ”تَنْفُلُ“ [لومڑی] میں تا کو اصلی ماننے پر عدمِ نظیر لازم نہیں، کیوں کہ ”فُعْلُلُ“ کا وزن ثابت ہے، جیسے: ”بُرْثُنُ“ [چنگل]۔ لیکن، ”تَنْفُلُ“ میں ایک لغت ”تَنْفُلُ“ بھی ہے اور اس میں عدمِ نظیر لازم ہے، کیوں کہ ”فُعْلُلُ“ کا وجود نہیں ہے، لہذا ”تَنْفُلُ“ کی تا کا زائد ہونا معلوم ہوا اور یہ ”تَفْعُلُ“ کے وزن پر ہے۔ اسی طرح ”كُنْتَالُ“ [چھوٹا] ”قُنْفَخَرُ“ [بھاری بدن والا] اور ”خُنْفَسَاءُ“ [ایک کپڑا، گبریلہ] میں نون کو زائد مانا گیا ہے اور یہ ”فُعْنُلُّ“ اور ”فُعْلَاءُ“ کے وزن پر ہیں۔ اس لیے کہ ”فُعْلُلُ“ اور ”فُعْلَاءُ“ کا وزن کلامِ عرب میں نہیں۔

غلبہ زیادت: اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی حرف کہیں کثرت سے زائد ہوتا ہے، لہذا اسی کو زائد مانا جائے، جیسے: ”مَذِينَ“ میں میم کو زائد مانا جائے، کیوں کہ شروع میں میم کثرت سے زائد ہوتی ہے۔ اور اگر یا کو زائد مانا جائے تو ”فَيْعَلُ“ کا وزن حاصل ہوگا۔ اور یا کا زائد ہونا میم کی بہ نسبت کم ہے، لہذا غلبہ زیادت سے میم کا زائد ہونا معلوم ہوا۔

غلبہ زیادت کی صورتیں:

- (۱) کسی حرف کا ایسی جگہ ہونا جہاں اس کا زائد ہونا اشتقاق کی صورت میں لازم ہو (لیکن مناسبتِ اشتقاق موجود نہ ہو) جیسے: ”وَرَنْتَلُ“ [دھوکہ باز]، ”شَرَنْبَتُ“ [موٹے ہاتھ پیر والا] اور ”عَصَنْصَرُ“ [ایک پہاڑ] میں تیسرا حرف نون زائد ہے، کیوں کہ مشتق میں حرفِ ثالث کی جگہ نون زائد آیا ہے، جیسے: ”جَحْفَلَةُ“ [کھر والے جانور کا ہونٹ] سے ”جَحَنْفَلُ“ [موٹے ہونٹ والا] بنا ہے جس میں نون زائد ہے۔
- (۲) کسی حرف کا ایسی جگہ ہونا جہاں اس کا زائد ہونا اشتقاق کی صورت میں کثیر ہو (اور مناسبتِ اشتقاق موجود نہ ہو) جیسے: ”آزَنْبُ“ [خرگوش] اور ”أَفْكَلُ“ [کپکپی] میں ہمزہ زائد ہے، کیوں کہ مشتق میں اس جگہ ہمزہ کثرت سے ہمزہ زائد ہوتا ہے، جیسے: ”أَخْمَرُ“ [سرخ]۔
- (۳) کسی حرف کا ایسی جگہ ہونا جہاں وہ زائد ہی واقع ہوتا ہو، جیسے: ”حِنْطَاوُ“ [بڑے پیٹ والا]، ”كَنْتَاوُ“ [بڑی داڑھی والا] اور ”قَنْدَارُ“ [ہلکی داڑھی والا] وغیرہ کا نون۔

دوسری (۳) حروفِ زیادت کا بیان ﴿﴾

دلایل زیادت میں تعارض ہونے پر ترجیح کی صورتیں:

- (۱) دلائلِ زیادت میں سب سے قوی دلیل اشتقاق ہے، لہذا اگر اس میں اور عدمِ نظیر میں تعارض ہو تو اشتقاق کو ترجیح ہوگی، اسی وجہ سے درج ذیل الفاظ کو نکلائی قرار دیا گیا ہے۔

[۱] "عَنْسَل" بروزن "فَنَعَلَ" [تیز روانی] [۲] "سَمَال" بروزن "فَعَال" [اُترکی ہوا] [۳] "رَعَشَن" بروزن "فَعْلَن" [کانپنے والا، بزدل] [۴] "ذَلَامِص" بروزن "فُعَامِل" [چمک دار زرہ] [۶] "زُرْقَم" بروزن "فُعْلَم" [نیلا] [۷] "تَرْنُمُوت" بروزن "تَفْعَلُوت" [کمان کا آواز کرنا] وغیرہ۔ (۱)

یوں ہی اشتقاق اور غلبہ زیادت کے مابین تعارض ہونے پر اشتقاق کو ترجیح ہوگی، اسی لیے "مَعَد" [ایک شخص کا نام] کا وزن "فَعَلَ" (۲) اور "فَیْنَان" [درخت کی شاخیں جو سایہ دار اور باہم ملی ہوں] کا وزن "فَیْنَعَال" (۳) ہے۔
(۲) اگر کوئی کلمہ دو یا زائد اشتقاق کا احتمال رکھے تو اگر ان دونوں میں کوئی اشتقاق زیادہ ظاہر ہو تو اسی کو ترجیح ہوگی، جیسے "مَلَّک" "لَاک" سے "مَفْعَل" کے وزن پر ہے (۴)۔ اور اگر دونوں اشتقاق لفظی اور معنوی مناسبت میں یکساں ظاہر ہوں تو دونوں کے لحاظ سے حروف زیادت کا تعین جائز ہے، جیسے: "آرَطی" [ایک درخت] "فَعْلی" اور "أَفْعَل" دونوں وزن پر ہو سکتا ہے (۵)۔

غلبہ زیادت سے ترجیح کی صورتیں

(۱) اگر کسی کلمہ میں چند غلبہ زیادت والے حروف ہوں تو اگر سب کو زائد ماننے پر کلمہ تین اصلی حروف پر باقی رہ جائے تو سب زائد ہوں گے، جیسے: "اِهْجِیْرِی" (۶) [عادت] اور اگر تمام حروف زائد ماننے پر کلمہ دو ہی حرف پر باقی رہے تو درج ذیل تفصیل کے مطابق ترجیح ہوگی۔

☆ اگر ایک حرف زائد ماننے پر کلمہ اوزان عرب سے خارج ہو اور دوسرے حرف کو زائد ماننے پر اوزان عرب سے خارج نہ ہو تو وہ حرف زائد ہوگا جس سے کلمہ اوزان عرب سے خارج نہ ہو، جیسے: "مَدَّیْن" (۷) میں میم زائد ہے۔

☆ اگر دونوں میں سے کسی ایک کو بھی زائد مانا جائے تو کلمہ اوزان عرب سے خارج ہو تو وہ حرف زائد ہوگا جو کثرت

(۱) مذکورہ تمام مثالوں میں دلیل اشتقاق کا تقاضا ہے کہ یہ سب کلمات مذکورہ بالا اوزان پر ثلاثی ہوں کیوں کہ "عَنْسَل" کو "عَنْسَلِ الذَّیْبُ" [بھیریا تیز دوڑا] سے، "سَمَال" کو "شَمَل" [اُترکی ہوا] سے، "رَعَشَن" کو "رَعَش" [کانپنا] سے، "ذَلَامِص" کو "ذَلَّصَ الذَّیْرُ" [زرہ چمک دار ہوئی] سے، "زُرْقَم" کو "زُرْقَةُ" [نیلا پن] سے، اور "تَرْنُمُوت" کو "رَنَم" [آواز کرنا] سے اصلی حروف اور اصل معنی میں مناسبت حاصل ہے، جب کہ مذکورہ بالا اوزان پر کلام عرب میں کسی نظیر کا نہ ہونا اس کا مقتضی ہے کہ یہ سب کلمات ثلاثی نہ ہوں، لیکن دلیل اشتقاق کی بنا پر ان کلمات کو ثلاثی قرار دیا گیا۔

(۲) کیوں کہ "مَعَد" "تَفْعَلَد" [معد بن عدنان کے مشابہ ہوا] سے مشابہت رکھتا ہے، حالانکہ غلبہ زیادت کا تقاضا ہے کہ میم زائد ہو اور یہ کلمہ "مَفْعَل" کے وزن پر ہو۔

(۳) کیوں کہ یہ کلمہ "فَعْلَن" [شاخ] سے مشابہت رکھتا ہے، اگرچہ غلبہ زیادت کا تقاضا ہے کہ نون زائد ہو، اور یہ کلمہ "فَعْلَان" کے وزن پر ہو۔

(۴) "مَلَّک" کا وزن ابو عبیدہ کے نزدیک "لَاک" [بھیجنا] سے "مَفْعَل" ہے، اصل "مَلَّاک" ہے، "یَسَل" کے قاعدہ سے "مَلَّک" ہو گیا، اور کسان کے نزدیک "الْوُکَّة" [رساکت] سے "مَفْعَل" ہے اصل میں "مَلَّاک" تھا، پھر قلب مکانی سے "مَلَّاک" ہوا، پھر "یَسَل" کے قاعدہ سے "مَلَّک" ہو گیا، اور ابن کسان کے نزدیک "مَلَّک" سے "فَعَال" کے وزن پر ہے۔ ان تینوں وجوہ اشتقاق میں اول کو ترجیح حاصل ہے کیوں کہ تیسری وجہ کے لحاظ سے اس کا وزن "فَعَال" نادر ہے اور دوسری وجہ اگرچہ ظہور کے اعتبار سے پہلی وجہ کی طرح ہے، مگر اس میں قلب مکانی کے ارتکاب کے باعث پہلی وجہ کی بہ نسبت ضعف ہے، اس لیے وجہ اول کے لحاظ سے اس کا وزن "مَفْعَل" مانا گیا۔

(۵) "فَعْلی" کے وزن پر ہونے کی صورت میں اس کو "بَعِیْرُ آرَط" [درخت ارطی کھانے والے اونٹ] سے مناسبت اشتقاق حاصل ہے اور "أَفْعَل" کے وزن پر ہونے کی صورت میں "بَعِیْرُ رَاط" [درخت ارطی کھانے والے اونٹ] سے مناسبت اشتقاق حاصل ہے، "رَاط" کی اصل "رَاطِی" ہے، "قَاضِی" کی تغلیل سے راطہ ہو گیا، چون کہ دونوں وجوہ اشتقاق لفظ اور معنی میں یکساں ظاہر ہیں اس لیے دونوں جائز ہے۔

(۶) اس کلمہ میں ہمزہ، یا اور الف تینوں زائد ہیں، کیوں کہ ان تینوں کے لیے غلبہ زیادت ثابت ہے، اور تینوں کو زائد ماننے پر بھی کلمہ میں تین اصلی حروف موجود ہیں۔

(۷) کیوں کہ میم زائد ماننے پر کلمہ کا وزن "مَفْعَل" ہے اور یہ ایک مانوس وزن ہے، جب کہ یا زائد ماننے پر اس کا وزن "فَعْلِل" ہوگا اور اسم میں "فَعْلِل" کا وزن نہیں ہے۔

سے زائد ہوتا ہے، جیسے: "كَوَّالٌ" [چھوٹا] (۱) میں واو زائد ہے۔

☆ اور اگر دونوں میں سے کسی ایک کو بھی زائد ماننے پر کلمہ اوزان عرب سے خارج نہ ہو تو "اظہارِ شاذ" یا "شبیہ اشتقاق" یا "اَغْلَبُ الوزْنِین" یا "اَقْسِی الوزْنِین" سے ترجیح ہوگی (۲)۔

حروف زیادت کا تفصیلی بیان

(الف) اگر الف کے ساتھ دو اصلی حروف سے زائد حروف ہوں تو الف زائد ہوگا، جیسے: "ضَارَبٌ"، "عِمَادٌ" "خُبْلَى"۔
(واو) اگر واو کلمہ کے شروع میں نہ ہو اور نہ کلمہ باب "سَمْسَم" سے ہو اور اس میں دو اصلی حروف سے زائد حروف ہوں تو وہ واو زائد ہوگا، جیسے: "محمود"، "بُؤیع"۔ البتہ "سَوُط"، "وَرَنْتَل" اور "وَعَوَعَة" میں واو زائد نہیں ہے، یوں کہ اول میں دو اصلی حروف سے زائد والے کلمہ میں نہیں ہے۔ اور دوم میں شروع میں ہے۔ اور سوم میں کلمہ باب "سَمْسَم" سے ہے۔
(یا) اگر یا کے ساتھ دو اصلی حروف سے زائد حروف ہوں تو وہ زائد ہوگی، بشرطیکہ وہ ایسے کلمہ کے شروع میں نہ ہو جس میں تین اصلی حروف سے زائد حروف ہوں اور نہ ہی وہ کلمہ باب "سَمْسَم" سے ہو، جیسے: "يَضْرِبُ" [مارتا ہے]۔ البتہ "بَيْتٌ"، "يُؤَيُّو" [ایک پرندہ] اور "يَسْتَعْوِر" [ایک کیرا] میں یا زائد نہیں ہے، کیوں کہ اول میں یا دو اصلی حروف سے زائد حروف والے کلمہ میں نہیں ہے۔ اور دوم باب "سَمْسَم" سے ہے۔ اور سوم میں یا ایسے کلمہ کے شروع میں ہے جس میں تین اصلی حروف سے زائد

(۱) کیوں کہ اس کلمہ میں واو اور ہمزہ دونوں زائد ہو سکتے ہیں، مگر واو کا زائد ہونا ہمزہ کی بہ نسبت کثیر ہے، لہذا واو کو زائد قرار دیا گیا۔
(۲) "شبیہ اشتقاق" کا مطلب یہ ہے کہ دو کلمے حروف و اصول میں یکساں ہوں اور معنی اصلی میں دونوں کی موافقت نامعلوم ہو۔ اور "اظہارِ شاذ" کا مطلب یہ ہے کہ اگر حرف کی زیادتی برائے الحاق نہ مانی جائے تو اجتماعِ مثلین کے باوجود ترکِ ادغام لازم آئے گا جو قاعدہ مقررہ کے خلاف ہے۔ ان امور سے ترجیح میں درج ذیل تفصیل ہے:
(۱) اگر ان دونوں میں سے کسی کا زائد ہونا شبیہ اشتقاق سے ثابت ہو اور دوسرے کا زائد ہونا "اظہارِ شاذ" سے ثابت ہو تو اظہارِ شاذ کو ترجیح ہوگی، اور بعض کے نزدیک "شبیہ اشتقاق" سے ترجیح ہوگی، اسی وجہ سے "یأجج" [ایک قبیلہ کا نام] میں اختلاف ہے، اظہارِ شاذ سے ترجیح دینے والوں کے نزدیک اس کا وزن "فَعْلَل" ہے، دوسری جیم "جعفر" سے الحاق کے سبب ہے۔ اور شبیہ اشتقاق سے ترجیح دینے والوں کے نزدیک اس کا وزن "يَفْعَل" ہے، کیوں کہ اس کلمہ کو "أَجَبَتِ النار" سے شبیہ اشتقاق حاصل ہے۔ (۲) اگر دونوں حروف زائد ہونے کے لیے شبیہ اشتقاق ثابت ہو اور ان میں سے کسی ایک کا زائد ہونا اظہارِ شاذ سے ثابت ہو تو بالاتفاق اظہارِ شاذ کو ترجیح ہوگی، جیسے: "مَهْدَد" [ایک عورت کا نام] کو "هَدَد" اور "مَهْدَدُون" سے شبیہ اشتقاق حاصل ہے، مگر اظہارِ شاذ سے دال کا زائد ہونا ثابت ہوتا ہے، لہذا دال کو زائد مانا جائے گا۔ (۳) اور اگر ان دونوں میں سے کسی ایک کا زائد ہونا اظہارِ شاذ سے ثابت نہ ہو تو تین صورتیں ہیں: [۱] یا تو شبیہ اشتقاق سے کسی ایک کا زائد ہونا ثابت ہوگا [۲] یا دونوں کا زائد ہونا ثابت ہوگا [۳] یا کسی کا زائد ہونا ثابت نہ ہوگا۔ پہلی صورت میں شبیہ اشتقاق سے ترجیح ہوگی، جیسے: "مَوْظَب" اس کلمہ میں اگر ميم زائد ہو تو "وَضَبَ عَلَى الشَّيْءِ" [کوئی چیز پابندی سے کرنا] سے شبیہ اشتقاق ہے اور اگر واو زائد ہو تو کسی لفظ سے شبیہ اشتقاق نہیں ہے، لہذا ميم کو زائد مانا جائے گا۔ دوسری صورت میں "اَغْلَبُ الوزْنِین" سے ترجیح ہوگی اور ایک قول پر "اَقْسِی الوزْنِین" سے ترجیح ہوگی، اسی وجہ سے "موردق" [نام] میں اختلاف ہے، اَغْلَبُ الوزْنِین سے ترجیح دینے والوں کے نزدیک "ورق" سے اس کا وزن "مَفْعَل" ہے اور اَقْسِی الوزْنِین سے ترجیح دینے والوں کے نزدیک اس کا وزن "مَرَق" سے "فَوَعْل" ہے، کیوں کہ اگر واو اصلی ہو تو تقاضاے قیاس یہ ہے کہ "مَوْرَق" ہو، جیسا کہ مثال (مَعْلَفَا) میں ہوتا ہے۔ اور تیسری صورت میں اگر کسی وزن کو غلبہ ہو تو اس کے لحاظ سے حرف زائد متعین ہوگا، جیسے: "أَفْعَى" کو "أَفْعَل" کے وزن پر مانا گیا ہے، اور "فَعْلَى" کے وزن پر نہیں مانا گیا ہے، کیوں کہ "أَفْعَل" بہ نسبت "فَعْلَى" کثیر ہے۔ اور اگر دونوں وزن نادر ہوں تو دونوں وزن کا احتمال ہوگا، جیسے: "أَسْطَوَانَة" میں واو کو بھی زائد مانا جاسکتا ہے اور اس کا وزن "فَعْلَوَانَة" ہوگا اور ہمزہ کو بھی زائد مانا جاسکتا ہے اور اس کا وزن "أَفْعَلَانَة" ہوگا۔ اگر یہ وزن کلام عرب میں ثابت ہو۔ اور اس کا وزن "أَفْعَلَانَة" نہیں ہو سکتا، اس لیے کہ اس کی جمع "أَسَاطِين" آتی ہے مگر اس کی اصل "أَفْعَلَانَة" ہوتی تو اس کی جمع "أَسَاطِی" یا "أَسَاطِی" آتی، جیسے "أَفْعَلَانَة" [مُلُک باہونہ] کی جمع "أَفَاح" اور "أَفَاحِی" آتی ہے۔

(میم) اگر میم کے بعد دو اصلی حروف سے زائد حروف ہوں اور وہ میم مشتق میں لازم نہ ہو تو زائد ہوگی، جیسے: "مخمود"، "مسجد"۔ لیکن "مہد" اور "مزعز" [نرم اون] میں میم زائد نہیں ہے، کیوں کہ اول میں دو اصلی حروف سے زائد حروف نہیں ہیں اور دوم میں میم کے بعد دو اصلی حروف سے زائد حروف ہیں، مگر وہ میم مشتق میں لازم ہے، جیسے: "ثوبٌ ممزعز"۔ (ہمزہ) شروع کے ہمزہ کے ساتھ دو اصلی حروف سے زائد حروف موجود ہوں تو ہمزہ زائد ہوگا، جیسے: "أَخَفَظَ" [میں یاد کرتا ہوں]، "أَفْضَلَ"، "إِضْبَعَ"۔ لیکن "أَبَدَ" میں ہمزہ زائد نہیں ہے، کیوں کہ ہمزہ کے ساتھ دو اصلی حروف سے زائد حروف نہیں ہیں۔ اور آخر کے ہمزہ سے پہلے اگر الف ہو اور اُس الف سے پہلے دو اصلی حروف سے زائد حروف ہوں تو وہ ہمزہ بھی زائد ہوگا۔ جیسے: "حَمْرَاءَ" [سرخ]، "صَحْرَاءَ" [میدان]۔

(فون) کنارے والے نون سے پہلے اگر ایسا الف ہو جس سے پہلے دو سے زائد اصلی حروف ہوں تو وہ نون زائد ہوگا، جیسے: سَکْرَان [نشہ میں مست]، غَضْبَان [غضبناک] اور درمیان والا نون اگر ساکن ہو اور دو حرف اس سے پہلے ہوں اور دو اس کے بعد ہوں اور وہ مضعف نہ ہو تو زائد ہوگا، جیسے: "غَضَفَر" [شیر]، "قَرْنَفَل"۔ یوں ہی باب افعال کا نون اور فعل مضارع کے شروع کا نون زائد ہوگا، جیسے: "انْطَلَقَ"، "منْطَلَقَ"، "نَضْرِبُ"۔ (قا) "تا" درج ذیل مقامات میں زائد ہوتی ہے:

(۱) باب تفعّل، تفاعل، افتعال، استفعال، تفعیل اور تفعّل میں، جیسے: تَقَبَّلَ، تَعَاوَنَ، اقْتَرَابَ، اسْتَعْرَابَ، تَهْذِيبَ، تَدْحِرجَ۔

(۲) تانیث کی تا، جیسے: "قَائِمَةٌ"۔

(۳) فعل مضارع کے شروع کی تا، جیسے: "تَضْرِبُ"۔

(۴) مَلَكُوتَ، جَبَرُوتَ، رَهْبُوتَ اور عَنُكْبُوتَ کے مثل میں تا کی زیادتی سماعاً ہے۔

(سین) سین باب استفعال میں زائد ہوتی ہے، جیسے: اسْتَعْرَابَ۔ "قدموس" [بھاری اونٹ] میں "س" وزن "عُصْفُور" سے الحاق کے لیے سماعاً زائد ہے۔

(ہا اور لام) "ہا" اور "لام" کا زائد ہونا قلیل ہے۔ "ہا" کی زیادت کی مثال "آرَاقُ" [باب افعال سے ماضی] میں "أَهْرَاقُ" اور "أَمَّ" کی جمع میں "أُمّهَات"۔ اور بعض لوگوں نے ہاے سکت کو بھی ذکر کیا ہے جو صحیح نہیں ہے، کیوں کہ وہ ایک مستقل کلمہ ہے۔ اور "لام" کی زیادت کی مثال "طَبْسَلُ"، "زَيْدَلُ" اور "عَبْدَلُ" ہے۔ ان کی اصل جطبس، زید اور عبد ہے۔ اور بعض لوگوں نے "ذَلْكَ"، "تَلْكَ" کے لام کو بھی زائد قرار دیا ہے جو صحیح نہیں ہے، کیوں کہ وہ ایک مستقل کلمہ ہے۔

مشقی سوالات: (۱) آنے والے کلمات میں حروفِ زیادت کی نشان دہی کرو اور یہ بتاؤ کہ اس زیادت سے کیا فائدہ حاصل ہوا ہے: مَحْبُوبٌ، اِخْرَجْنَا، تَجَلَّبَبَ، مُنْطَلِقٌ، نَسْتَعِينُ۔ (۲) آنے والی مثالوں میں حروفِ زیادت کی نشان دہی کر کے یہ بتاؤ کہ ان حروف کا زائد ہونا کس دلیل سے ہے: مُسْتَخْرَجٌ، يَذْهَبُ، قَرْنَفُلٌ۔ (۳) "عَنْسِلٌ" کو "فَنْعَلٌ" کے وزن پر کیوں مانا گیا حالانکہ کلام عرب میں اس وزن کی نظیر نہیں ہے؟ (۴) الف، نون، میم اور واو کے زائد ہونے کے مواقع بتاؤ اور کم از کم پانچ پانچ مثالیں بھی دو۔

درس (۴) مذکر و مؤنث کا بیان

اسم کی دو قسمیں ہیں (۱) مذکر (۲) مؤنث۔

مذکر: وہ اسم ہے جو علامتِ تانیث سے خالی ہو اور اہل زبان نے اُس کو مؤنث نہ استعمال کیا ہو، جیسے: "رَجُلٌ"، "كِتَابٌ"، "كُرْسِيٌّ"۔

مؤنث: وہ اسم ہے جس میں علامتِ تانیث ہو یا جس کو اہل زبان نے مؤنث استعمال کیا ہو، جیسے: "فَاطِمَةُ"، "هِنْدٌ"، "دَارٌ"۔

مؤنث استعمال ہونے کے دلائل: ☆ کسی اسم کے لیے مؤنث کا اسم اشارہ یا اس کی ضمیر یا فعل میں تائے تانیث لائی جائے، جیسے: "هَذِهِ الشَّمْسُ رَأَيْتُهَا طَلَعَتْ"۔ ☆ کسی اسم کی تصغیر میں تا ظاہر ہو، جیسے: "أُذُنٌ" کی تصغیر "أُذَيْنَةٌ"۔ ☆ کسی اسم کے عدد سے تاحذف ہو، جیسے: "ثَلَاثُ آبَارٍ" [بئر کی جمع]۔

مؤنث کی قسمیں: مؤنث کی دو قسمیں ہیں (۱) مؤنث حقیقی (۲) مؤنث غیر حقیقی۔
مؤنث حقیقی: وہ مؤنث ہے جس کے مقابلہ میں حیوانِ مذکر ہو، جیسے: "إِمْرَأَةٌ"، "نَاقَةٌ"، "أَتَانٌ" [گدہ]۔

مؤنث غیر حقیقی: وہ مؤنث ہے جس کے مقابلہ میں حیوانِ مذکر نہ ہو، جیسے: "دَارٌ"، "شَمْسٌ"۔
⊗ علامتِ تانیث ہونے نہ ہونے کے اعتبار سے مؤنث کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) مؤنث لفظی (۲) مؤنث معنوی (۳) مؤنث لفظی و معنوی۔

مؤنث لفظی: وہ اسم ہے جو مذکر کے لیے وضع ہو اور اس میں تانیث کی علامتوں میں سے کوئی علامت ہو، جیسے: "طَلْحَةُ"، "زَكْرِيَاءُ"۔

مؤنث معنوی: وہ اسم ہے جو مؤنث کا علم ہو اور اُس میں علامتِ تانیث نہ ہو، جیسے: "مَرْيَمٌ"، "هِنْدٌ"۔
مؤنث لفظی و معنوی: وہ اسم ہے جو مؤنث کا علم ہو اور اس میں علامتِ تانیث بھی ہو، جیسے: "فَاطِمَةُ"، "سَلْمَى"، "عَاشُورَاءُ" [جب کہ مؤنث کا نام ہو]

علاماتِ تانیث: علاماتِ تانیث دو ہیں (۱) تا (۲) الف۔
پہلی علامت (تا): یہ فعل میں کہیں ساکن کہیں متحرک ہوتی ہے، جیسے "قَامَتْ هِنْدٌ" اور "تَقُومُ هِنْدٌ"۔ اور

اسم میں متحرک ہوتی ہے، جیسے: "صائِمة"، "عالِمة"۔

فائدہ: اسم میں تا کی اصل وضع اس لیے ہے کہ مذکر مؤنث میں مشترک اوصافِ مشتقہ سے مؤنث کو ممتاز کیا جائے، لہذا یہ اُن اوصاف کے ساتھ نہیں آئے گی، جو عورتوں کے ساتھ خاص ہیں، جیسے: "حائض"، "طالق"، "مُطفل"، "مُرضع" (۱)، "عانس" وغیرہ۔

فائدہ: مذکر مؤنث کے لیے مشترک اسمِ جامد پرتا کا دخول سماعی ہے، جیسے: "رَجُلٌ" اور "رَجُلَةٌ"۔ "فتی" اور "فتاة"۔

مشترک اوصاف کے پانچ صیغوں میں مؤنث کے لیے تا نہیں آتی ہے، لہذا اُن میں مذکر مؤنث کے صیغے یکساں ہوتے ہیں۔

(۱) "فَعُول" جو "فَاعِل" کے معنی میں ہو، جیسے: "رَجُلٌ صَبُورٌ"، "امْرَأَةٌ صَبُورٌ"، "بَغِيٌّ" (۲)۔ لیکن اگر "فَعُول" "مَفْعُول" کے معنی میں ہو تو آئے گی، جیسے: "جَمَلٌ رَكُوبٌ" (آی: مَرْكُوبٌ) اور نَاقَةٌ رَكُوبَةٌ (آی: مَرْكُوبَةٌ) (۲) "فَعِيل" جو "مَفْعُول" کے معنی میں ہو۔ اور موصوف کے بعد ہو، جیسے: "رَجُلٌ جَرِيحٌ"، "امْرَأَةٌ جَرِيحٌ"۔ لیکن اگر "فعیل" "فاعل" کے معنی میں ہو یا موصوف کے بعد نہ ہو تو آئے گی، جیسے: "امْرَأَةٌ رَحِيمةٌ" (یہاں "رَحِيمة" کے معنی میں ہے) اور جیسے: "رَأَيْتُ قَتِيلَةً" (یہاں "قَتِيلَةٌ" موصوف کے بعد نہیں ہے)

(۳) "مِفْعَل" جیسے: "امْرَأَةٌ مِغْشَمٌ" [بہادر عورت]۔

(۴) "مِفْعَال" جیسے: "امْرَأَةٌ مِهْذَارٌ مِكْثَارٌ" [بکواس کرنے والی عورت]

(۵) "مِفْعِيل" جیسے: "امْرَأَةٌ مِغْطِيرٌ" [بہت خوشبودار عورت]۔ "مُسْكِينَةٌ" شاذ ہے۔

تا کے کچھ اور اغراض: کبھی "تا" کو دوسرے معانی و اغراض کے لیے بھی زیادہ کرتے ہیں:

(۱) واحد کو اسم جنس سے ممتاز کرنے کے لیے، جیسے: "تَمْرٌ وَ تَمْرَةٌ"۔ "نَمْلٌ وَ نَمْلَةٌ" وغیرہ۔

(۲) مبالغہ کے لیے، جیسے: "راویۃ" [بہت زیادہ روایت کرنے والا]، "عَلَامَةٌ" [بہت جاننے والا]۔

(۳) فاکلمہ یا عین کلمہ یا لام کلمہ کے عوض کے طور پر، جیسے: "عِدَّةٌ"، "اِقَامَةٌ"، "لُغَةٌ"۔ ("عِدَّة" کی اصل

"وِغْدٌ" ہے، تا فاکلمہ کے عوض میں ہے، "اِقَامَةُ" کی اصل "اِقْوَامٌ" ہے، تا عین کلمہ کے عوض میں ہے اور "لُغَةُ" کی اصل "لُغُوٌ" ہے، تا لام کلمہ کے عوض میں ہے)

(۱) مُرْضِع: دودھ پلانے والی۔ فائدہ: "مرضعة" اس عورت کو کہیں گے جو نفلِ ارشاع میں مشغول ہو، اور "مرضع" اس کو کہیں گے جو کسی وقت دودھ پلانے والی ہو، خواہ بروقت اس فعل میں مشغول ہو یا نہ ہو، قال اللہ تعالیٰ: ﴿يَوْمَ تَذُوقُ كُلَّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ﴾ [الحج: ۲۰۔ ترجمہ: جس دن تم اسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی دودھ پیتے کو بھول جائے گی] (۲) "بَغِيٌّ" کی اصل "بَغْيُوٌّ" ہے، واو اور یا یکجا ہوئے، اُن میں پہلا ساکن ہے، لہذا واو کو یا کر کے یا میں اوغام کر دیا اور ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا گیا، "بَغِيٌّ" ہو گیا۔ قال اللہ تعالیٰ: ﴿وَمَا كَانَتْ بِغِيًّا﴾ [مریم: ۲۸۔ اور تمہاری ماں بدکردار نہ تھی]

(۴) اسمِ عجمی کی تعریف کے لیے، جیسے: "کِلَاجَةٌ" [کیلوگرام]

(۵) مفرد کی یا بے نسبت کے عوض کے طور پر جمع میں، جیسے: "مَشَارِقَةٌ" [مَشْرِقِی کی جمع] - "أَشَاعِثَةٌ"

[أَشَعِثِی کی جمع]

(۶) محض تکثیر اوزان کے لیے، جیسے: "قَزِیة"، "غُرْفَة" وغیرہ۔

(۷) مفرد سے الحاق کے لیے، جیسے: "صَيَارِفَةٌ" (اس میں تا "کَرَاهِیة" سے الحاق کے لیے ہے)

دوسری علامت "الف" - یہ دو قسم پر ہے (۱) الفِ مقصورہ، جیسے: "حُبْلَى"، "عَطَشَى" - (۲) الفِ ممدودہ

، جیسے: "حَمْرَاء"، "صَحْرَاء" - الفِ ممدودہ والے کلمات کے آخر میں دراصل دو الف تھے، ایک مَدِّ صوت کے لیے، دوسرا علامتِ تانیث کے لیے۔ پھر دوسرے الف کو (طرف میں الفِ زائد کے بعد واقع ہونے کے سبب) ہمزہ سے بدل دیا گیا۔

مؤنث بالالف المقصورة کے اوزان درج ذیل ہیں:

(۱) "فَعْلَى"، جیسے: "أَرْبَى" [دھوکے باز عورت]، "أُدْمَى" [ایک جگہ کا نام] - (۲) "فُعْلَى"، جیسے: "بُهِمَى" [ایک

گھاس]، "حُبْلَى" [حاملہ]، "بُشْرَى" [خوش خبری] - (۳) "فَعْلَى"، جیسے: "بَرَدَى" [ایک دریا کا نام]، "حَيَدَى" [تیز

رفتار گدہا] - (۴) "فَعْلَى"، جیسے: "مَرَضَى" [مریض کی جمع]، "نَجْوَى" [خفیہ گفتگو]، "شَبْعَى" [آسودہ عورت] - (۵)

"فُعَالَى"، جیسے: "حُبَارَى" [ایک پرندہ]، "سُكَارَى" [سکران کی جمع] - (۶) "فُعْلَى"، جیسے: "سُمَّهَى" [باطل] - (۷)

"فَعْلَى"، جیسے: "سَبَطْرَى" [ناز و انداز والی چال] - (۸) "فَعْلَى"، جیسے: "حِجْلَى" [حَجَلَة کی جمع، ایک پرندہ]،

"ظَرْبَى" [ظَرْبَان کی جمع، ایک بد بودار کپڑا]، "ذِکْرَى" [نصیحت] - (۹) "فَعِيلَى"، جیسے: "هَجِيرَى" [بکواس]، "حَثِيثَى"

"حَثَّ" کا مصدر [خَلِيفَى] [کارِ خلافت] - (۱۰) "فُعْلَى"، جیسے: "حُذْرَى" [باطل] - (۱۱) "فَعِيلَى"، جیسے: "لُغْنَزَى" [پیلی،

چیتاں]، "خُلَيْطَى" [اختلاط] - (۱۲) "فُعَالَى"، جیسے: "خُبَازَى" [ایک گھاس]، "خُضَارَى" [ایک پرندہ]۔

مؤنث بالالف الممدودة کے اوزان درج ذیل ہیں:

(۱) "فَعْلَاء"، جیسے: "صَحْرَاء"، "رَغْبَاء" [رغبت]، "حَمْرَاء" [سرخ] - (۲) "أَفْعَلَاء"، جیسے: "أَرْبَعَاء" [بدھ

کا دن] - (۳) "فُعْلَاء"، جیسے: "قُرْفُصَاء" [بیٹھنے کی ایک مخصوص ہیئت] - (۴) "فَاعُولَاء"، جیسے: "تَاسُوعَاء" [نویں محرم

الحرام]، "عَاشُورَاء" [دسویں محرم الحرام] - (۵) "فَاعِلَاء"، جیسے: "نَافِقَاء" [جنگلی چوہے کی بیل] - (۶) "فَعْلِيَاء"، جیسے:

"كَبْرِيَاء" - (۷) "فُعْلَاء" (بہ تثلیثِ فا)، جیسے: "جَنَفَاء" [ایک جگہ کا نام]، "سَيَرَاء" [دھاری دار ریشمی کپڑا]، "نُفْسَاء"

[نفس والی عورت] - (۸) "فُنْعَلَاء"، جیسے: "خُنْفُسَاء" [گبریل] - (۹) "فَعِيلَاء"، جیسے: "قَرِينَاء" [ایک قسم کی کھجور] -

(۱۰) "مَفْعُولَاء"، جیسے: "مَشْيُوخَاء" [شیخ کی جمع]۔

مشقی سوالات: (۱) آنے والی مثالوں میں مونث حقیقی، مونث لفظی اور مونث معنوی کی شناخت کرو: شَفَسٌ، اُذُنٌ، قَدَمٌ، يَدٌ، شَاةٌ، حَمْرَةٌ، حَنْظَلَةٌ۔ (۲) کوئی اسم اگر علامت تانیث سے خالی ہو تو اس کے مونث ہونے پر کیا دلیل ہو سکتی ہے؟ مع مثال بتاؤ۔ (۳) خالی جگہ تو سین میں دیے گئے مناسب لفظ سے پُر کرو۔ [۱] هذه امرأة..... (شَكُورٌ، شَكُورَةٌ) [۲] رَأَيْتُ امْرَأَةً..... (جَرِيحًا، جَرِيحَةً) [۳] سَعَادُ امٌّ..... (عَطُوفٌ، عَطُوفَةٌ) (۴) آنے والے اوزان کی مثالیں بتاؤ: فَعْلَى، فَعْلَى، فَعْلَاءٌ، فَعْلَاءٌ۔

درس (۵) ﴿میزان صرفی اور قلب کا بیان﴾

حروف میزان: چوں کہ علمائے تصریف افعال متصرفہ اور اسمائے متمکنہ سے بحث کرتے ہیں اور ان میں زیادہ کلمات ثلاثی ہیں^(۱)، نیز کسی بھی فعل یا اسم متمکن میں تین سے کم حرف نہیں ہوتے ہیں^(۲) اس لیے انھوں نے اصول کلمات تین قرار دیے ہیں۔ (۱) فا (۲) عین (۳) لام^(۳)۔ اور ان ہی حروف سے اصلی اور زائد حروف میں امتیاز کرتے ہیں، نیز کسی بھی کلمہ کی ہیئت اور وزن بتانے کے لیے ان ہی حروف کو میزان و معیار بناتے ہیں، اس لیے انھیں حروف میزان کہا جاتا ہے، لہذا ”قَمَر“ ”فَعْل“ کے وزن پر ہے، اور ”حَمْل“ ”فِعْل“ کے وزن پر ہے اور ”کَرَم“ ”فَعْل“ کے وزن پر ہے اور اس طرح موزون کرنے میں فا کی جگہ پڑنے والے حرف کو فا کلمہ، عین کی جگہ پڑنے والے حرف کو عین کلمہ اور لام کی جگہ پڑنے والے حرف کو لام کلمہ کہتے ہیں، لہذا ”قَمَر“ میں ”قاف“ فا کلمہ، ”میم“ عین کلمہ، اور ”را“ لام کلمہ ہے۔ یہ سب اس صورت میں ہے کہ کلمہ میں صرف تین حروف ہوں اور اگر کسی کلمہ میں تین سے زائد حروف ہوں اور سب اصلی ہوں تو درج ذیل تفصیل کے مطابق وزن ظاہر کرتے ہیں:

✽ اگر کسی اسم یا فعل میں صرف چار اصلی حروف ہوں تو میزان میں چوتھے حرف کے لیے لام ثانی زیادہ کرتے ہیں، مثلاً: ”دَخَرَج“ ”فَعْلَل“ کے وزن پر اور ”جَغْفَر“ ”فَعْلَل“ کے وزن پر ہے۔
✽ اگر کسی اسم میں صرف پانچ اصلی حروف ہوں تو میزان میں چوتھے حرف کے لیے لام ثانی اور پانچویں حرف کے لیے لام ثالث زیادہ کرتے ہیں، مثلاً: ”جَحْمَرِش“ ”فَعْلَلِل“ کے وزن پر ہے۔

✽ اگر کسی کلمہ میں تین سے زائد حروف ہوں اور سب اصلی نہ ہوں تو درج ذیل تفصیل کے مطابق وزن ظاہر کرتے ہیں:
(۱) اگر کلمہ میں ”سَالَتُمُونِيهَا“ کے حروف میں سے ایک یا چند حروف زائد ہوں تو وزن ظاہر کرنے کے لیے اصلی حروف کے بالمقابل مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق فا، عین اور لام لاتے ہیں اور زائد حروف کو ان ہی کے مثل حروف سے تعبیر کرتے ہیں، جیسے: ”قَائِم“ ”فَاعِل“ کے وزن پر، ”تَقَدَّمَ“ ”تَفَعَّل“ کے وزن پر، ”اسْتَخَرَجَ“ ”اسْتَفْعَلَ“ کے وزن پر، ”مُجْتَهِد“ ”مُفْتَعِل“ کے وزن پر اور ”سَجَنَجَل“ [شیشہ]، ”عَقَنَقَل“ [کشادہ وادی] ”فَعْنَلَل“ کے وزن پر ہیں۔ اور اگر

(۱) اسم ثلاثی، رباعی اور خماسی ہوتا ہے، اور فعل صرف ثلاثی اور رباعی ہوتا ہے۔ (۲) کیوں کہ تکلم کی ابتدا کے لیے ایک حرف چاہئے، یوں ہی وقف کے لیے بھی ایک حرف چاہیے اور چوں کہ ابتدا کا حرف متحرک اور وقف کا حرف ساکن ہوتا ہے، اور حرکت و سکون میں تانی ہے، لہذا دونوں میں فصل کرنے کے لیے ایک حرف متوسط کی بھی حاجت ہوئی۔ (۳) یہ حروف لفظ ”فعل“ سے لیے گئے ہیں، کیوں کہ اس لفظ میں ہر مخرج کے حروف ہیں، نیز اس کا معنی ہر معنی مصدری پر صادق ہے۔

حرف زائد تائے افعال کے بدلے میں ہو تو اس کی تعبیر اصل یعنی ”تا“ سے کرتے ہیں، لہذا ”اضْطَرَبَ“ کا وزن ”افْتَعَلَ“ ہے۔ لیکن اگر کلمہ میں اصلی حرف مکرر ہو تو اس کے مقابل اصلی حرف (عین یا لام) کو مکرر کرتے ہیں، اور یہاں زائد حرف کی تعبیر اس کے مثل سے نہیں کرتے ہیں، جیسے: ”قَدَّمَ“ ”فَعَّلَ“ کے وزن پر ہے (”فَعْدَلَ“ کے وزن پر نہیں) اور ”جَلَبَبَ“ ”فَعْلَلَ“ کے وزن پر ہے (”فَعْلَبَ“ کے وزن پر نہیں)

(۲) اگر کسی کلمہ میں کوئی حرف حذف ہو تو وزن ظاہر کرنے میں اس کے مقابل اصلی حرف حذف کر دیتے ہیں، جیسے: ”قُلْ“ کا وزن ”قُلْ“، ”قَاضٍ“ کا وزن ”قَاعٍ“ اور ”عِدَّة“ کا وزن ”عِلَّة“ ہے۔ (”قُلْ“ کی اصل اَقُولُ بروزن اَفْعُل ہے۔ واو جو عین کلمہ ہے حذف ہوا ہے۔ قاض کی اصل قاضی بروزن فاعِل ہے۔ یا جو لام کلمہ ہے، حذف ہوئی ہے۔ عِدَّة کی اصل وِعْدُ بروزن فَعْلُ ہے۔ واو جو فاکلمہ ہے حذف ہوا ہے اور اس کے عوض آخر میں ”ة“ آئی ہے۔ قُلْ، قَاعٍ، عِلَّة سے بالترتیب ”ع“، ”ل“ اور ”ف“ کا محذوف ہونا ظاہر کیا گیا ہے۔)

(۳) اگر کسی کلمہ میں قلب واقع ہو تو وزن ظاہر کرنے میں بھی قلب کرتے ہیں، جیسے: ”جَاه“ (مقلوب ”وجه“) کا وزن ”عَفْل“ ہے۔

قلب کی شناخت درج ذیل امور سے ہوتی ہے :

(۱) اشتقاق: اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی لفظ کے لیے کوئی ایسی اصل موجود ہو کہ اس لفظ اور اس کی اصل کے اصلی حروف میں یکسانیت ہو، مثلاً: ☆ ”ناء“ [دور ہوا]۔ یہ ”نَأَى“ کا مقلوب ہے، کیوں کہ اس کا مصدر ”نَأَى“ ہے اور مصدر میں عین کلمہ کی جگہ ہمزہ ہونا اس کی دلیل ہے کہ ”ناء“ کی اصل ”نَأَى“ ہے، اور یہ کلمہ ”فَلَعَ“ کے وزن پر ہے۔ ☆ ”جاء“ میں قلب ہے۔ اور اصل ”وجه“ ہے، کیوں کہ ”وجه“ اور ”وجهة“ کا آنا اس کی دلیل ہے کہ اس کلمہ کے فا کی جگہ واو ہے، لہذا ”جاء“ ”عَفْل“ کے وزن پر ہے۔ ☆ ”قَسِي“ میں قلب ہے، اور اصل ”قَوْوُس“ ہے، کیوں کہ اس کا واحد ”قَوْوُس“ ہے، جس کی جمع ”فعول“ کے وزن پر ”قَوْوُس“ ہے، پھر قلب کے عمل سے ”قُسُو“ ہوا، پھر ”دِلِي“ کے قاعدے (۱) سے ”قَسِي“ ہو گیا۔ لہذا ”قَسِي“ ”فُلُوُع“ کے وزن پر ہے۔ ☆ ”حادی“ میں بھی قلب ہے، اور اصل ”واحد“ ہے، کیوں کہ ”وحدة“ وغیرہ کلمات میں فا کی جگہ واو آنا اس کی دلیل ہے کہ ”حادی“ ”عالف“ کے وزن پر ہے۔

(۲) تعلیل کا مقتضی ہونے کے باوجود تعلیل نہ ہونا: مثلاً: ”آيس“ میں قلب ہے، اور اصل ”يَيْس“ ہے، کیوں کہ یا متحرک ماقبل مفتوح ہونے کے باوجود یا کا برقرار رہنا اس پر دلیل ہے کہ ”آيس“ کی اصل

(۱) دو واو ”فُعُول“ کے آخر میں جمع ہوں تو دونوں کو یا سے بدل کر باہم ادغام کر دیتے ہیں اور ماقبل کا ضمہ کسرہ سے بدل جاتا ہے، جیسے: ”ذُلُو“ سے ”ذُلِي“ اور فاکلمہ کو کسرہ دے کر ”دِلِي“ کرنا بھی جائز ہے۔ قُسُو سے قَسِي ہونے میں یہ تفصیل ہے: (۱) دونوں واو کو یا سے بدل کر ادغام کیا گیا۔ قُسِي ہوا (۲) یا کی مناسب کی وجہ سے اس کے ماقبل کو کسرہ دیا گیا قَسِي ہوا (۳) چون کہ ضمہ سے کسرہ کی طرف انتقال دشوار تھا، اس لیے قاف کو بھی کسرہ دے دیا گیا قَسِي ہو گیا۔

”یئس“ ہے، لہذا اس کلمہ کا وزن ”عَفَل“ ہے، علاوہ ازیں یہاں مناسبت اشتقاق بھی قلب پر دلیل ہے، کیوں کہ ”آیس“ کا مصدر ”یأس“ ہے۔

(۳) **فدرت استعمال:** جیسے: ”آرام“ (”رثم“ [اوٹنی] کی جمع) میں قلب ہے، اور اصل ”أفعال“ کے وزن پر ”آزآم“ ہے، عین یعنی ہمزہ ثانیہ کو فاک جگہ لایا گیا اور پھر الف سے بدل دیا گیا، ”آرام“ ہو گیا، لہذا ”آرام“ کا وزن ”أفعال“ ہے۔ یوں ہی، ”آراء“ میں بھی قلب ہے، اور یہ بھی ”أفعال“ کے وزن پر ہے، کیوں کہ اس کا واحد ”رأی“ ہے، جس کی جمع ”أفعال“ کے وزن پر ”آزآی“ ہوگی۔ بعض صرفی حضرات ”آرام“ اور ”آراء“ میں ورودِ اصل یعنی ”رثم“ اور ”رأی“ سے مناسبت اشتقاق کو قلب کی دلیل قرار دیتے ہیں۔

(۴) **قلب نہ ماننے پر طرف کلمہ میں دو همزوں کا اجتماع لازم آئے:** یہ قلب ہر فعلِ اجوف مہوز لام کے اسمِ فاعل میں ہوتا ہے، جیسے: ”جاء“، ”شاء“ وغیرہ۔ ”جاء“ کی اصل ”فاعل“ کے وزن پر ”جاءِ“ ہے، اس میں قاعدہ (۱۱) ^(۱) جاری ہوئے بغیر قلب ہوا۔ اور لام کلمہ یعنی ہمزہ کو عین کلمہ یعنی یا پر مقدم کر دیا گیا، ”جاءِ ی“ ہوا، پھر ”قاض“ کی تعلیل سے ”جاءِ“ ہو گیا۔ لہذا ”جاءِ“ کا وزن ”فاعِ“ ہے۔ یوں ہی ”شاء“ کو سمجھنا چاہیے۔

کیوں کہ اگر ”جاءِ“ میں قلب کا قول نہ کیا جائے تو ”جاءِ“ کی اصل ”جاءِ“ ہوگی، کیوں کہ جس فعل کے عین میں تعلیل ہوتی ہے تو اس کے اسمِ فاعل کے عین کو ہمزہ سے بدل دیا جاتا ہے، جیسے: ”قائل“ (اصل ”قاوِل“ ہے) ”بائع“ (اصل ”بایع“ ہے) لہذا یہ قاعدہ جاری کرنے پر ”جاءِ“ کی اصل ”جاءِ“ ہوگی۔ اور طرف میں دو همزوں کا ہونا لازم آئے گا۔

تنبیہ: طرف میں دو همزوں کا جائز نہ ہونا خلیل نحوی کے نزدیک ہے، اور سیبویہ اس کو جائز قرار دے کر ”جاءِ“ میں قلب نہیں مانتے، لہذا ”جاءِ“ کی اصل ان کے نزدیک ”جاءِ“ ہے، دوسرے ہمزہ کو مہوز کے قاعدہ (۶) ^(۲) سے یا سے بدل کر ”قاض“ کی تعلیل جاری کی گئی۔ مؤلف ”شدی العرف“ نے سیبویہ کے مذہب کو ناقابلِ قبول قرار دیا ہے اور اس کی دلیل یہ دی ہے کہ وہ یاے متطرفہ جس کی اصل ہمزہ ہو حذف نہیں ہوتی ہے، جیسے: ”باری“، ”مستہزی“ وغیرہ۔

قلب نہ ماننے پر بغیر مقتضی غیر منصرف پڑھنا لازم آئے: جیسے: ”أشیاء“ (”شیء“ کی جمع)۔ اس کی اصل ”شِیَاء“ ہے، پھر قلب مکانی کر کے لام کلمہ یعنی ہمزہ کو فاک کلمہ یعنی شین پر مقدم کر دیا، ”أشیاء“ ہو گیا۔ لہذا ”أشیاء“ کا وزن ”لَفْعَاء“ ہے۔ اور اس کا غیر منصرف ہونا اس کے اصل وزن ”فَعْلَاء“ کے اعتبار سے ہے، کیوں کہ ”فَعْلَاء“ مونث بالف مدودہ کے اوزان سے ہونے کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

(۱) اس سے مراد قواعد الصرف اول میں مذکور قاعدہ (۱۱) ہے یعنی جو واو اور یا ”فاعل“ کا عین کلمہ ہوں اور ان کے فعل میں تعلیل ہوئی ہو تو وہ ہمزہ سے تبدیل ہو جائیں گے، جیسے: ”قاوِل“ سے ”قائل“ اور ”بایع“ سے ”بائع“۔ (۲) وہ قاعدہ یہ ہے: دو همزہ متحرکہ میں اگر پہلا کمزور ہو تو دوسرا ہمزہ وجوباً یا ہو جائے گا۔

اگر "اشیاء" میں قلب مکانی نہ مانیں بلکہ اس کو "افعال" کے وزن پر مانا جائے تو اس کا منصرف ہونا لازم آئے گا، حالاں کہ وہ غیر منصرف ہے۔

مشقی سوالات: (۱) آنے والے کلمات کا صرفی وزن بتاؤ: مُهْنِدِسٌ، رَاعٍ، يَسْتَخِي، خَزْدَلٌ، هَادٍ، ضَالِّينَ، كُلٌّ، بَعٍ، جَلْبَابٌ، صِفَةٌ، غَزَاءٌ، يَذْعُو، رَمَى. (۲) آنے والے اوزان کے لیے تین تین مثالیں لاؤ: مُنْفَعِلٌ، اِفْعَلَّلَ، فَوَعَلَ، مَفَاعِلٌ، فَوَاعِلٌ، فَاعٍ، فُلٌ. (۳) "اشیاء" کس وزن پر ہے اور کیوں؟

درس (۶) اسم صحیح، اسم منقوص، اسم مقصور اور اسم ممدود کا بیان

اسم کی چار قسمیں ہیں (۱) اسم صحیح (۲) اسم منقوص (۳) اسم مقصور (۴) اسم ممدود۔

اسم صحیح: وہ اسم معرب ہے، جس کے آخر میں اسم منقوص یا اسم مقصور یا اسم ممدود کی علامت نہ ہو، جیسے: "رَجُلٌ"، "كِتَابٌ" وغیرہ۔

اسم معرب کے آخر میں اگر حرف علت اور الف ممدودہ نہ ہو تو اس کو "صحیح الآخر" کہتے ہیں، جیسے: "قَلَمٌ"۔ اور اگر اس کے آخر میں واویا یا ہواور ماقبل ساکن ہو تو اس کو "شبه الصحيح الآخر" یا "ملحق بالصحيح" یا "جاری مجرى الصحيح" کہتے ہیں، کیوں کہ اس اسم پر بھی صحیح کی طرح تینوں حرکتیں ظاہر ہوتی ہیں، جیسے: "هَذَا ظَنِيٌّ"۔ "رَأَيْتُ ظَنِيًّا يَشْرَبُ مِنْ دَلْوٍ"۔

اسم منقوص: وہ اسم معرب ہے جس کے آخر میں یاے لازمہ ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو، جیسے: "دَاعِيٌّ"، "مُنَادِيٌّ" وغیرہ۔

تنبیہ: تعریف میں مذکور قیود سے درج ذیل کلمات تعریف سے خارج ہوئے:

☆ "اسم" کی قید سے فعل، جیسے: "رَضِيٌّ"۔ اسی طرح حرف بھی، بالفرض حروف میں کوئی ایسا ہو جس کے آخر میں یا ماقبل مکسور ہو ☆ "معرب" کی قید سے مثنی، جیسے: "الذی"۔ ☆ "آخر میں یا" کی قید سے اسم مقصور، جیسے: "هُدًى"۔ اسی طرح اسم صحیح۔ ☆ "لازمہ" کی قید سے اسمائے ستہ (جب کہ حالت جزم میں ہوں) جیسے: "مِنْ أَبِيكَ" ☆ اور "ماقبل مکسور" کی قید سے "جاری مجری صحیح" جیسے: "ظَنِيٌّ" "دَلْوٌ"۔

اسم مقصور: وہ اسم معرب ہے جس کے آخر میں الف لازمہ ہو، جیسے: "هُدًى"، "مُضْطَفًى" وغیرہ۔

فوائد قیود تعریف: ☆ "اسم" کی قید سے فعل اور حرف نکل گئے، جیسے: "دَعَا"، "إِلَى"۔ ☆ "معرب" کی قید سے مثنی، جیسے: "أَنَا"، "هَذَا"۔ ☆ "آخر میں الف" کی قید سے اسم منقوص، جیسے: "قَاضِيٌّ"، اسی طرح اسم صحیح۔ ☆ اور "لازمہ" کی قید سے اسمائے ستہ (جب کہ حالت نصب میں ہوں) جیسے: "رَأَيْتُ أَبَاكَ"۔ خارج ہو گئے۔

الف مقصورہ: اسم مقصور کے الف کو الف مقصورہ کہا جاتا ہے، یہ کبھی اصلی نہیں ہوتا، بلکہ اصل میں کبھی واواور کبھی یا ہوتا ہے، جیسے: "عَصَا" (اصل "عَصَوٌ" ہے) "فَتًى" (اصل "فَتًى" ہے)۔ اور کبھی تانیث کے لیے زائد ہوتا ہے،

جیسے: "حُبْلَى"، "عَطَشَى"۔ اور کبھی الحاق کے لیے زائد ہوتا ہے، جیسے: "أَزْطَى" [ایک درخت]۔ اس لفظ میں "جعفر" سے الحاق کے لیے الف زائد ہے۔

الف مقصورہ کی کتابت: الف مقصورہ اگر تیسرے حرف کی جگہ واقع ہو اور اس کی اصل واو ہو تو الف کی شکل میں لکھا جائے گا، جیسے: "عَصَا"، "دَعَا"۔ اور اگر اس کی اصل یا ہو یا چوتھے یا اس سے زائد حرف کی جگہ واقع ہو تو یا کی شکل میں لکھا جائے گا، جیسے: "فَتَى"، "بُشْرَى"، "مُصْطَفَى"، "مُسْتَشْفَى"، "يُسْتَدْعَى"۔

اسم ممدود: وہ اسم معرب ہے جس کے آخر میں ہمزہ اور اس سے پہلے الف زائد ہو، جیسے: "صحراء"، "حمراء"۔ لہذا "ماء" اور "داء" اسم ممدود نہیں، کیوں کہ ہمزہ سے پہلے الف زائد نہیں ہے، بلکہ واو کی بدلی ہوئی شکل ہے اور اصل "مَوَّة" اور "دَوَّة" ہے۔

فائدہ: اسم ممدود کا ہمزہ کبھی اصلی ہوتا ہے، جیسے: "قُرَاء" [اصلی حروف ق، ر، ء ہیں]۔ اور کبھی اصل میں واو ہوتا ہے، جیسے: "سَمَاء" (اصل "سَمَاو" ہے) اور کبھی اصل میں یا ہوتا ہے، جیسے: "بَنَاء" (اصل "بَنَائ" ہے)۔ اور کبھی تانیث کے لیے زائد ہوتا ہے، جیسے: "حَسَنَاء"۔ اور کبھی الحاق کے لیے زائد ہوتا ہے، جیسے: "حَرْبَاء" [گرگٹ]۔

قیاسی اسم مقصور و اسم ممدود: اسم مقصور اور اسم ممدود میں بعض قیاسی ہیں اور بعض سماعی۔ سماعی سے اہل لغت بحث کرتے ہیں اور قیاسی سے علمائے تشریف بحث کرتے ہیں۔

قیاسی اسم مقصور: ہر وہ اسم معتل لام ہے کہ اسم صحیح میں جس کی کوئی نظیر (ہم وزن) ہو جس کے آخر سے پہلے فتح کا التزام ہو اور یہ (قیاسی اسم مقصور) درج ذیل انواع میں ہوتا ہے:

(۱) بابِ سمع سے آنے والے فعل معتل لام کا مصدر، جیسے، "جَوَى" [بیمار ہونا]، "هَوَى" [عاشق ہونا]، "عَمَى" [اندھا ہونا]۔ صحیح میں ان کی نظیر "فَرَحَ" "أَشْرَ" [اترانا] وغیرہ ہے۔

(۲) "فُعْلَة" کی جمع جو "فُعَل" کے وزن پر ہو، جیسے: "فِرَى" ("فِرْيَة" [گڑھی ہوئی بات] کی جمع)، "مِرَى" ("مِرْيَة" [شک] کی جمع)۔ صحیح میں ان کی نظیر "قَرَبَ" ("قَرْبَة" [مشک] کی جمع) ہے۔

(۳) "فُعْلَة" کی جمع جو "فُعَل" کے وزن پر ہو، جیسے: "مُدَى" ("مُدْيَة" [چھری] کی جمع)، "رُبَى" ("رُبْيَة" [ٹیلہ] کی جمع)۔ صحیح میں ان کی نظیر "قَرَبَ" ("قَرْبَة" کی جمع) ہے۔

(۴) غیر ثلاثی مجرد (ناقص) کا اسم مفعول۔ جیسے: "مُعْطَى"، "مُسْتَدْعَى"۔ صحیح میں ان کی نظیر "مُخْرَج" اور "مُسْتَخْرَج" ہے۔ اسی طرح اس سے مصدر میسی یا اسم ظرف جو اسم مفعول ہی کے وزن پر آتا ہے۔

(۵) صيغة "أَفْعَل" (ناقص سے)۔ خواہ اسم تفضیل ہو، جیسے: "أَقْصَى"۔ یا نہ ہو، جیسے: "أَعْمَى"۔ صحیح میں ان کی نظیر "أَبْعَد" اور "أَعْمَش" ہے۔

(۶) "أَفْعَل" کے مؤنث "فُعْلَى" کی جمع، جیسے: "دُنَا" ("دُنْيَا" کی جمع) صحیح میں اس کی نظیر "أَخْر" ہے۔
 (۷) "فُعْل" کے وزن پر آنے والا اسم جنس جو تاسے خالی ہونے کی وجہ سے معنی جمع پر دلالت کرے، جیسے: "حَصَى" ("حِصَاة" کی جمع) صحیح میں اس کی نظیر "مَدَر" ("مَذَرَة" [ڈھیلا] کی جمع) ہے۔
 (۸) "مَفْعَل" کے وزن پر مصدر یا اسم ظرف، جیسے: "مَلْهَى"، "مَسْعَى" صحیح میں ان کی نظیر "مَذْهَب" اور "مَسْرَح" ہے۔
اسم مقصور سماعی: وہ ہے جو مذکورہ بالا انواع سے نہ ہو، جیسے: "الْفَتَى" [جوان]، "الْحَبَا" [زمین کا بلند حصہ]، "السَّنَا" [روشنی]، "الثَّرَى" [مٹی]۔

اسم ممدود قیاسی: ہر وہ اسم ناقص ہے کہ صحیح الآخر (جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو) سے جس کی کوئی ایسی نظیر ہو جس کے آخر سے پہلے زیادت الف کا التزام ہو۔ اور یہ درج ذیل انواع میں ہوتا ہے۔
 (۱) وہ مصدر جس کا پہلا حرف ہمزہ ہو، جیسے: "إِزْعَوَاء" [رُکنا]، "إِنْبِغَاء"، "إِسْتِقْصَاء" صحیح میں ان کی نظیر "إِخْمِرَار"، "إِقْتِدَار" اور "إِسْتِخْرَاج" ہے۔

(۲) باب افعال کا مصدر، جیسے: "إِعْطَاء"، "إِمْلَاء" صحیح میں ان کی نظیر "إِكْرَام" وغیرہ ہے
 (۳) "أَفْعَلَة" کے وزن پر آنے والی جمع کا مفرد، جیسے: "كِسَاء" ("أَكْسِيَة" کا مفرد) "رِدَاء" ("أَزْدِيَة" کا مفرد) صحیح میں ان کی نظیر "حِمَار" ("أَحْمَرَة" کا مفرد) ہے۔
 (۴) آواز یا بیماری کے مفہوم پر دلالت کرنے والے فعل کا مصدر، جیسے: "رُغَاء" (اونٹ کی آواز)، "ثَغَاء" (بکری کی آواز) اور جیسے: "مِشَاء" (دست) صحیح میں ان کی نظیر "صُرَاخ" اور "رُكَام" ہے۔

اسم ممدود سماعی: وہ ہے جو مذکورہ بالا انواع سے نہ ہو، جیسے: "الثَّرَاء"، "الْحِذَاء"، "الْفَتَاء"، "السَّنَاء"۔
فائدہ: بروجہ ضرورت اسم ممدود کا قصر جائز ہے، جیسے: "لَا بُدَّ مِنْ صَنْعَا وَإِنْ طَالَ السَّفَرُ" (۱) (اس مصراع میں "صَنْعَاء" اسم ممدود کا قصر ہوا ہے۔ اور اسم مقصور کے مد میں اختلاف ہے، بصریوں کے نزدیک ناجائز اور کوفیوں کے نزدیک جائز ہے۔ کوفیوں کی دلیل شاعر کا یہ قول ہے: سَيُغْنِيَنِی الَّذِیْ أَغْنَاكَ عَنِّیْ فَلَا فَقْرٌ يَدُوْمُ وَلَا غِنَاءُ (۲)
 اس شعر میں "غِنَى" اسم مقصور کا مد ہوا ہے۔

مشقی سوالات: (۱) آنے والی مثالوں میں اسم صحیح، اسم مقصور، اسم منقوص اور اسم ممدود کی شناخت کرو: دَوَاة، الجَوَارِی، المرتَضِی، المستَشْفِی، العِذْرَاء، زَیْد، سُفْلَى، نَفْسَاء، الْقَبَادِی، الْمُنتَهَى، الْمُنتَهَى، دَعَاء، اسْتِدْعَاء۔ (۲) الف مقصورہ کب الف کی شکل میں اور کب یا کی شکل میں لکھا جائے گا؟ (۳) "الَّتِی" اور "ذِی" اسم منقوص کیوں نہیں ہیں؟ (۴) اسم مقصور قیاسی اور اسم ممدود قیاسی کی کم از کم تین تین صورتیں مع مثال ذکر کرو۔

(۱) صَنْعَاء تک جانا ضروری ہے سفر خواہ کتنا ہی طویل ہو جائے۔ (۲) مجھ کو وہ ذات بے نیاز کرے گی جس نے تجھ کو بے نیاز کیا ہے، کیوں کہ محتاجی اور مالداری پائیدار نہیں ہوتی۔

دوسرا (۷) مفرد اور تثنیہ کا بیان ﴿

اسم کی تین قسمیں ہیں (۱) مفرد (۲) تثنیہ (۳) جمع۔

مفرد: وہ اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے۔ (بلفظ دیگر) وہ اسم ہے جو تثنیہ، جمع یا اُن کے ملحقات سے نہ ہو، جیسے: "رَجُلٌ"، "امْرَأَةٌ"، "قَلَمٌ" وغیرہ۔

تثنیہ: وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف اور نون، یا یا اور نون اس لیے زیادہ کیا جائے کہ وہ دو پر دلالت کرے، جیسے: "رَجُلَانِ"، "امْرَأَتَانِ"، "قَلَمَانِ"۔ اور جیسے: "رَجُلَيْنِ"، "امْرَأَتَيْنِ"، "قَلَمَيْنِ"۔

تنبیہ: "کِلَا"، "کِلْتَا"، "اِثْنَانِ"، "اِثْنَتَانِ"، "زوج" اور "شفع" تثنیہ نہیں ہیں، کیوں کہ ان کلمات میں دو کا معنی زیادتِ مذکورہ سے حاصل نہیں ہوا ہے۔

تثنیہ بنانے کی شرطیں: کسی اسم سے تثنیہ بنانے کی درج ذیل شرطیں ہیں:

- (۱) اسم مفرد ہو، لہذا تثنیہ کا تثنیہ اور جمع کا تثنیہ نہیں ہوگا، اس لیے "رَجُلَانَانِ" اور "رَجَالَانِ" کہنا صحیح نہیں ہے۔ یوں ہی مرکب مثلاً: "بَغْلَبَك" کا تثنیہ صحیح نہیں ہے۔
- (۲) معرب ہو۔ لہذا مثنیٰ کا تثنیہ نہیں ہوگا۔

فائدہ: "الَّذَانِ"، "الَّذَانِ" (اسماے موصولہ)، "هَذَانِ" اور "هَاتَانِ" (اسماے اشارہ) حقیقت میں تثنیہ نہیں، بلکہ محض تثنیہ کی شکل پر ہیں۔

- (۳) لفظ، وزن اور معنی میں متفق ہو، لہذا اگر لفظ میں متفق نہ ہو، جیسے "ابو بکر و عمر"۔ تو ان کا تثنیہ "عُمَرَانِ" صحیح نہیں ہے۔ کیوں کہ لفظ میں اتفاق نہیں ہے۔ اور "عُمَر" اور "عَمْرُو" کا تثنیہ "عمران" (۱) صحیح نہیں، کیوں کہ وزن میں اتفاق نہیں ہے۔ یوں ہی "باصرہ" اور "جاریہ" کا تثنیہ "عینان" بنانا صحیح نہیں، کیوں کہ معنی میں اتفاق نہیں ہے۔
- (۴) نکرہ ہو، لہذا علمیت کے معنی پر باقی اسم کا تثنیہ صحیح نہیں ہے۔

(۵) اس شی کے لیے مماثل ہو، لہذا "شمس" اور "قمر" کا تثنیہ نہیں لایا جاتا ہے۔

- (۶) کسی دوسرے تثنیہ کے باعث اس لفظ کے تثنیہ سے استغناء ہو۔ لہذا "سواء" کا تثنیہ نہیں لاتے ہیں، کیوں کہ "سِی" کے تثنیہ "سِیَّان" کے باعث اس لفظ سے تثنیہ بنانے کی حاجت باقی نہیں ہے۔

تثنیہ بنانے کا طریقہ:

اسم صحیح کا تثنیہ: اسم صحیح یا جاری مجرای صحیح سے تثنیہ بنانے کے لیے حالتِ رفع میں اس کے آخر میں

(۱) "عُمَرَانِ" بول کر ابو بکر و عمر (رضی اللہ عنہما) مراد لینا بطور تثنیہ نہیں، بلکہ بطور تغلیب ہے، یعنی ایک اسم کا اطلاق دوسرے پر اس طرح کیا جانا کہ اس دوسرے کے لیے بھی پہلے کا لفظ بولا جائے۔ تغلیب سماعی ہوتی ہے، اور تثنیہ قیاسی امر ہے۔

الف اور نون مکسور اور حالت نصب و جر میں یا ماقبل مفتوح اور نون مکسور زیادہ کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے، جیسے: "رَجُلٌ" سے "رَجُلَانِ"، اور "رَجُلَيْنِ"۔ "دَلُو" سے "دَلَوَانِ" اور "دَلَوَيْنِ"۔

اسم منقوص کا تثنیہ: اسم منقوص کا آخر اگر محذوف الیا ہو، تو وہ یا تثنیہ میں واپس آئے گی، جیسے: "قَاضٍ"

سے "قَاضِيَانِ"۔ "دَاعٍ" سے "دَاعِيَانِ"۔

اسم مقصور کا تثنیہ: اسم مقصور میں اگر الف تیسرے حرف کی جگہ ہو تو دیکھا جائے گا کہ وہ واو سے بدلا ہوا ہے یا یا

سے۔ اگر واو سے بدلا ہے تو تثنیہ میں واو اور یا سے بدلا ہے تو یا ہو جائے گا، جیسے: "عَصَا" سے "عَصَوَانِ"۔ "فَتًى" سے "فَتَيَانِ"۔ اور اگر الف تیسرے حرف کے بعد ہو تو بہر صورت یا ہو جائے گا، جیسے: "حَبَلِي" سے "حَبَلِيَانِ"، "مُسْتَدْعِي" سے "مُسْتَدْعِيَانِ"۔

اسم ممدود کا تثنیہ: اسم ممدود کا ہمزہ اگر اصلی ہو تو تثنیہ میں باقی رہے گا، جیسے: "قَرَاءٌ" (۱) سے "قَرَاءَانِ"

ان۔ "وُضَاءٌ" (۲) سے "وُضَاءَانِ"۔ اور اگر برائے تانیث ہو تو واو سے بدل دینا واجب ہے، جیسے: "حَمْرَاءٌ" سے "حَمْرَاوَانِ"۔ "صَحْرَاءٌ" سے "صَحْرَاوَانِ"۔

فائدہ: اگر الف تانیث سے پہلے واو ہو تو سیرانی کے نزدیک ہمزہ کو باقی رکھنا واجب ہے، جیسے: "عَشَوَاءٌ" سے

"عَشَوَاءَانِ"۔ اور کوفیوں کے نزدیک اس صورت میں ہمزہ کو باقی رکھنا اور واو سے تبدیل کرنا دونوں جائز ہے۔

نوٹ: "خُنْفَسَاءٌ" کا تثنیہ "خُنْفَسَانِ"۔ "عَاشُورَاءٌ" کا تثنیہ "عَاشُورَانِ" اور "قُرْفَصَاءٌ" کا تثنیہ

"قُرْفَصَانِ" شاذ ہے۔

اور اگر اسم ممدود کا ہمزہ اصل میں واو یا یا ہو تو باقی رکھنا اور واو سے بدل دینا دونوں صحیح ہے، مگر باقی رکھنا زیادہ رائج ہے،

جیسے: "كِسَاءٌ" سے "كِسَاءَانِ" اور "كِسَاوَانِ"۔ "حِيَاءٌ" سے "حِيَاءَانِ" اور "حِياوَانِ" ("كِسَاوَانِ" اور "حِياوَانِ" زیادہ رائج ہے) اور اگر اسم ممدود کا ہمزہ الحاق کے لیے ہو تو بھی باقی رکھنا اور واو سے بدلنا دونوں صحیح ہے، مگر بدلنا رائج ہے، جیسے: "عِلْبَاءٌ" ("عِلْبَاءٌ" اور "عِلْبَاوَانِ") سے "عِلْبَاءَانِ" اور "عِلْبَاوَانِ" ("عِلْبَاوَانِ" رائج ہے)۔

اسم محذوف الآخر کا تثنیہ: اگر اضافت کے وقت محذوف الآخر اسم کا حرف واپس آجاتا ہو تو تثنیہ

میں بھی واپس آجائے گا، جیسے: "أَبٌ" سے "أَبَوَانِ"۔ "قَاضٍ" سے "قَاضِيَانِ"۔ اور اگر اضافت کے وقت وہ حرف واپس نہ آتا ہو تو تثنیہ میں بھی واپس نہیں آئے گا، جیسے: "يَدٌ" سے "يَدَانِ"۔ "اسْمٌ" سے "اسْمَانِ" وغیرہ۔

مشقی سوالات: آنے والے اسماء سے حالت رفع کا تثنیہ بناؤ: حَصَى، مُسْتَشْفَى، مُحَامِي، حَسَنَاءٌ، ظَنِيٌّ،

صَفْرَاءٌ، أَقْصَى، أَعْمَى، النَّاجِي۔ (۲) تثنیہ میں اسم مقصور کا الف کب واو سے اور کب یا سے بدلا جاتا ہے؟ مثالوں سے واضح کرو۔

(۳) اسم ممدود کا ہمزہ کب باقی رکھا جاتا ہے، کب واو سے بدلا جاتا ہے، اور کب باقی رکھنا اور واو سے بدلنا دونوں جائز ہے؟ (۴) تثنیہ میں محذوف الآخر اسم کا محذوف حرف کب واپس آتا ہے اور کب نہیں آتا؟

دوس (۸) جمع کا بیان ﴿﴾

جمع: وہ اسم ہے جس کے واحد میں کچھ تغیر اس لیے ہوا ہو کہ وہ دو سے زیادہ پر دلالت کرے۔
جمع کی دو قسمیں ہیں (۱) جمع سالم [اس کو جمع سلامت اور جمع مصحح بھی کہا جاتا ہے]۔ یہ وہ جمع ہے جس کے واحد کا وزن سلامت رہے، جیسے: "مُسْلِمٌ" سے "مُسْلِمُونَ"، "مُسْلِمَةٌ" سے "مُسْلِمَاتٌ"۔ (۲) جمع مکسر۔ یہ وہ جمع ہے جس کے واحد کا وزن سلامت نہ رہے (ٹوٹ جائے)، جیسے: "اَسَدٌ" سے "اَسَدٌ"۔

پھر جمع سالم کی دو قسمیں ہیں: (۱) جمع مذکر سالم (۲) جمع مؤنث سالم۔

جمع مذکر سالم: وہ جمع سالم ہے جس کے مفرد کے آخر میں واو یا قبل مضموم اور نون مفتوح یا یا ما قبل مکسور اور نون مفتوح لاحق ہو، جیسے: "مُسْلِمٌ" سے "مُسْلِمُونَ" اور "مُسْلِمِينَ"۔

فائدہ: بعض اسما سے جمع مذکر سالم بنانے میں مزید کچھ عمل بھی ہوتا ہے۔ اسم منقوص سے یہ جمع بنانے کے لیے "یا" کو حذف کر دیتے ہیں، جیسے: "القاضي" سے "القاضون"۔ "الداعي" سے "الداعون"۔ اسم مقصور سے یہ جمع بنانے کے لیے "الف" کو حذف کر دیتے ہیں، البتہ اُس سے قبل فتح برقرار رکھتے ہیں، جیسے: "مُصْطَفَى" سے "مُصْطَفُونَ"۔ "مُقْتَدَى" سے "مُقْتَدُونَ"۔

اسم جامد سے یہ جمع بنانے کی شرطیں:

(۱) مذکر عاقل کا علم ہو۔ لہذا "رَجُلٌ" کی جمع "رَجُلُونَ" نہیں لائیں گے، کیوں کہ وہ علم نہیں ہے۔ "زَيْنَبٌ" کی جمع "زَيْنَبُونَ" نہیں لائیں گے، کیوں کہ وہ مؤنث عاقل کا علم ہے۔ اور "لاحق" [ایک گھوڑے کا نام] کی جمع "لاحقون" نہیں لائیں گے، کیوں کہ وہ عاقل کا علم نہیں ہے۔

(۲) "تا" سے خالی ہو۔ لہذا "طَلْحَةُ" کی جمع "طَلْحُونَ" نہیں لائیں گے، کیوں کہ وہ "تا" پر مشتمل ہے۔

(۳) ترکیب سے خالی ہو۔ لہذا "سَيِّبُونِيَّة" کی جمع "سَيِّبُونِيَّهون" نہیں لائیں گے، کیوں کہ یہ ترکیب پر مشتمل ہے۔

اسم مشتق سے یہ جمع بنانے کی شرطیں:

(۱) مذکر عاقل کی صفت ہو۔ لہذا "مَرْضِعٌ" کی جمع "مَرْضِعُونَ" اور "فَارِهٌ" [گھوڑے کی صفت] کی جمع "فَارِهون" نہیں لائیں گے، کیوں کہ اول مذکر نہیں ہے، اور دوم عاقل نہیں ہے۔

(۲) "تا" سے خالی ہو، لہذا "عَلَامَةٌ" کی جمع "عَلَامَتون" نہیں لائیں گے۔

(۳) ایسا "أَفْعَلٌ" نہ ہو جس کا مؤنث "فَعْلَاءٌ" ہو اور ایسا "فَعْلَانٌ" نہ ہو جس کا مؤنث "فَعْلَى" ہو۔ لہذا "أَخْمَرٌ" کی جمع "أَخْمَرُونَ" نہیں لائیں گے، کیوں کہ "أَخْمَرٌ" کا مؤنث "حَمْرَاءٌ" ہے۔ اور "عَطْشَانٌ" کی جمع "عَطْشَانون" نہیں لائیں گے، کیوں کہ اس کا مؤنث "عَطْشَى" ہے۔

(۴) ایسا اسم نہ ہو جو مذکر و مؤنث دونوں کے لیے یکساں ہو۔ لہذا "عَدْلٌ"، "صَبُورٌ" اور "جَرِيحٌ" کی جمع

الفاظ کے معانی: أَخْمَرٌ: سرخ (مذکر کے لیے)۔ حَمْرَاءٌ: سرخ (مؤنث کے لیے)۔ عَطْشَانٌ: پیاسا۔ عَطْشَى: پیاسی۔ عَدْلٌ: عادل۔ صَبُورٌ: صبر والا، صبر والی۔ جَرِيحٌ: زخمی (مرد و عورت)۔

”عَدْلُون“، ”صَبُورُونَ“ اور ”جَرِيحُونَ“ نہیں لائیں گے، کیوں کہ یہ سب الفاظ مذکر مؤنث کے لیے یکساں ہیں۔
نوٹ: درج ذیل الفاظ کی جمع مذکر سالم خلاف قیاس آئی ہے:

(۱) ”سَنَّة“ سے ”سِنُون“۔ (۲) ”أَرْض“ سے ”أَرْضُون“۔ (۳) ”عَالَم“ سے ”عَالَمُون“۔ (۴) ”أَهْل“ سے ”أَهْلُون“۔ (۵) ”عَلِيٌّ“ سے ”عَلِيُون“۔ (۶) ہر وہ ثلاثی جس کا لام کلمہ حذف کر کے اس کے عوض میں تالائی گئی ہو، جیسے: ”قَلَّة“ سے ”قُلُون“، ”عِزَّة“ سے ”عِزُون“ اور ”عِصَّة“ سے ”عِصُون“ وغیرہ۔

جمع مؤنث سالم: وہ جمع سالم ہے، جس کے مفرد کے آخر میں الف اور تالاق ہو، جیسے: ”زَيْنَب“ سے ”زَيْنَبَات“۔ ”شاهق“ سے ”شاهقات“ وغیرہ۔

بنانے کا طریقہ: ☆ اگر مفرد ”تا“ سے خالی ہو تو آخر میں الف اور تازا مذکر زیادہ کیا جائے گا، جیسے: ”مَزِيم“ سے ”مَزِيمَات“۔ اور اگر مفرد کے آخر میں تا ہو تو اُس کو حذف کر دیا جائے گا، جیسے: ”فاطمة“ سے ”فاطمات“۔ ”أخت“ سے ”أَخَوَات“۔^(۱)

☆ اگر مفرد اسم منقوص یا اسم مقصور یا اسم ممدود ہو تو تشنیہ کی طرح عمل ہوگا، جیسے: ”قاصٍ“ [جب مؤنث کا نام ہو] سے ”قاضیات“۔ ”عصا“ سے ”عَصَوَات“۔ ”رحی“ سے ”رَحِيَّات“۔ ”حُبْلَى“ سے ”حُبْلِيَّات“۔ ”مُسْتَدْعَى“ [جب مؤنث کا نام ہو] سے ”مُسْتَدْعِيَّات“۔ ”قَرَاء“ [جب مؤنث کا نام ہو] سے ”قَرَاءَات“۔ ”صحراء“ سے ”صحراوات“۔ ”كِسَاء“ سے ”كِيسَاوَات“ یا ”كِيسَاءَات“۔ ”عِلْبَاء“ سے ”عِلْبَاوَات“ یا ”عِلْبَاءَات“۔

☆ اگر مفرد کا الف اصل میں واویا یا ہو تو جمع مؤنث سالم میں اصل حرف واپس آجائے گا، جیسے: ”صلوة“ سے ”صلوات“۔ ”زَكَاة“ سے ”زَكَوَات“۔ ”فَتَاة“ سے ”فَتِيَّات“۔

☆ اگر مفرد ایسا اسم ثلاثی ہو جس کا عین کلمہ حرف صحیح غیر مدغم اور ساکن^(۲) ہو تو اس کی جمع کے عین میں تین صورتیں جائز ہیں (۱) سکون برقرار رکھنا، جیسے: ”كِسْرَة“ سے ”كِسْرَات“۔ (۲) فتح دینا، جیسے: ”كِسْرَة“ سے ”كِسْرَات“۔ (۳) اِشباع (یعنی عین کلمہ کو فاکے تابع کرنا)، جیسے: ”كِسْرَة“ سے ”كِسْرَات“۔ لیکن اگر فاکلمہ مفتوح ہو تو ”اِشباع“ متعین

(۱) اُخت کی اصل أَخَوَة بروزن فَعْلَة ہے۔ وا حذف کر کے اس کے عوض، آخر میں ت بڑھادی گئی اور تاء تانیث بھی حذف کر دی گئی، ابتدا میں ہمزہ کو ضمہ اور خ کو سکون دیا گیا، اس طرح یہ کلمہ فَعْل کے وزن پر اُخت ہو گیا۔ اس میں جوت ہے وہ تانیث کی نہیں بلکہ عوض کی ہے اور اسے لمبی لکھنے کا التزام کر لیا گیا ہے۔ جمع أَخَوَات میں وا ولوث آیا، تاء عوض حذف ہو گئی، الف و تاء برائے جمع لائق ہو گئے۔ اس لفظ کی تصغیر أَخِيَّة آتی ہے۔ وہ اصل ”أَخَوَة“ کے لحاظ سے ہے۔ پہلے أَخِيَّة بروزن فَعْلَة ہوا پھر وا کو یا کر کے ادغام کے بعد أَخِيَّة ہوا۔

(۲) اگر مذکورہ شرطیں نہ پائی جائیں تو عین کلمہ جمع میں اپنے حال پر رہے گا، لہذا اگر وہ مفرد رباعی ہو، جیسے: ”زَيْنَب“، یا اسم ثلاثی کی بجائے صفت ثلاثی ہو، جیسے: ”ضَخْمَة“ یا اسم ثلاثی ہو مگر عین کلمہ حرف علت ہو، جیسے: ”جور“، یا مدغم ہو، جیسے: ”جَنَّة“، یا متحرک ہو، جیسے: ”شَجَرَة“ تو جمع میں عین کلمہ میں تین صورتیں جائز نہیں ہوں گی۔ الفاظ کے معانی: قُلَّة: گلی ڈنڈا۔ عِزَّة: جدائی۔ عِصَّة: جھوٹ (اصل ”عِزْو“ ہے)۔ شاہق: بلند۔ قَرَاء: زاہد۔ سَنَة: سال۔ كِسْرَة: بکڑا۔

ہے، جیسے: "سَجْدَة" سے "سَجَدَات"۔ "ظَنِيَّة" سے "ظَنِيَّات"۔ اور اگر مضموم الفاء کا لام کلمہ "یا" ہو، یا مکسور الفاء کا لام کلمہ واو ہو تو "إِثْبَاع" جائز نہیں ہے، لہذا "دُمِيَّة" کی جمع "دُمِيَّات" اور "ذُرْوَة" کی جمع "ذُرُوات" نہیں آئے گی، بلکہ ان کی جمع صرف "دُمِيَّات" اور "دُمِيَّات"، یوں ہی "ذُرُوات" اور "ذُرُوات" آئے گی۔

یہ جمع بطور قیاس درج ذیل اسما کے لیے لائی جاتی ہے:

(۱) عورتوں کے اعلام، جیسے: "مَزِيْم" سے "مَزِيْمَات"۔ "هِنْد" سے "هِنْدَات"۔

(۲) تائے تانیث پر ختم ہونے والے اسما، جیسے: "شَجَرَة" سے "شَجَرَات"۔ "طَلْحَة" سے "طَلْحَات"۔

نوٹ: تائے تانیث والے درج ذیل اسما کی جمع الف اور تا سے نہیں آئی ہے۔

[۱] اِمْرَأَة [۲] شَاة [۳] اَمَة [۴] اُمَة [۵] شَفَة [۶] مِلَّة . بلکہ ان کی جمع علی الترتیب نِساء، شِیاء، اِماء،

اُمَم، شِفاء اور مِلَل آئی ہے۔

(۳) الف تانیث مقصورہ پر ختم ہونے والے اسما، جیسے: "سَلْمِي" سے "سَلْمِيَّات"۔ "حُبْلِي" سے "حُبْلِيَّات"۔

البتہ وہ "فَعْلِي" جس کا مذکر "فَعْلَان" ہو اُس کی جمع مؤنث سالم نہیں آتی، جیسے: "سَكْرِي" کی جمع "سَكْرِيَّات" نہیں آتی، بلکہ "سَكَارِي" وغیرہ آتی ہے۔

(۴) الف تانیث ممدودہ پر ختم ہونے والے اسما، جیسے: "صَحْرَاء" سے "صَحْرَاوَات"۔ البتہ وہ "فَعْلَاء" جس کا

مذکر "أَفْعَل" ہو اُس کی جمع مؤنث سالم نہیں آتی ہے، بلکہ اس کی جمع "فُعْل" کے وزن پر آتی ہے، جیسے: "حَمْرَاء" سے "حُمُر"۔

(۵) مذکر غیر عاقل کی صفت اور تصغیر، جیسے: "جِبَالٌ شَاهِقَات"۔ "خَيْلٌ صَافِنَات"۔ اور جیسے: "حُبَيْلَات"۔ "ذُرَيْهَمَات"۔

(۶) ہر وہ پانچ حرفی اسم جس کی جمع تکسیر نہ سنی گئی ہو، جیسے: "سُرَادِق" سے "سُرَادِقَات"۔ "اصْطَبَل" سے "اصْطَبَلَات"۔

نوٹ: مذکورہ بالا اسما کے علاوہ کی جمع مؤنث سالم سماعی ہے، جیسے: "سَمَاء" سے "سَمَاوَات"۔ "سِجِلٌ" سے

"سِجِلَّات"۔ "أُمٌّ" سے "أُمّهَات" وغیرہ۔

مشقی سوالات: آنے والے اسماء سے جمع مذکر سالم بناؤ: مُحَمَّد، الماشِي، مُهْتَدِي، الناجِي، البار، الْمُخْتَفِي،

المُصَلِّي، المُصَلِّي، المرتَضِي، محمود۔ (۲) آنے والے اسماء کی جمع مذکر سالم کیوں نہیں لائی جاتی: نَسَابَة (عالمِ نسب) مُطْفِل،

أَبْيَض، عَطُوف، قَتِيل، حَفْزَة، مَرِيَم، بَعْلَبَك۔ (۳) آنے والے اسماء سے جمع مؤنث سالم بناؤ: دَاع (جب عورت کا نام ہو)

سَلْمِي، قَنَاءَة، حُسْنِي، حَمْرَاء، بِيضَاء، رِداء، مُرْضِع، صَافُون، حَصَاة، بَرْكَة۔ (۴) اسم ثلاثی کے جمع مؤنث سالم کے عین میں

کون کون سی صورتیں جائز ہیں؟ تفصیل سے بیان کرو۔ (۵) جمع مؤنث سالم بطور قیاس کن اسماء کے لیے لائی جاتی ہے؟

الفاظ کے معانی: ظَنِيَّة: ہرنی۔ دُمِيَّة: گویا۔ ذُرْوَة: کسی چیز کا اونچا حصہ۔ شَفَة: ہونٹ۔ خَيْلٌ صَافِنَات: تین گھڑ اور چوتھے گھڑ کے کنارے پر

کھڑے کھڑے۔ حُبَيْلَات: چند حاملہ عورتیں۔ سُرَادِق: خیمہ۔ فُلُك: کشتی۔

دوس (۹) جمع تکسیر کا بیان ﴿

جمع نکسیر: وہ جمع ہے جس کے واحد کا وزن سلامت نہ رہے، اگرچہ وزن سلامت نہ ہونا تقدیراً ہو، جیسے: "فُلُک" کی جمع بھی "فُلُک" ہے، لیکن واحد کو "قُفْل" کے وزن پر اور جمع کو "أُسْد" کے وزن پر مان لیا گیا ہے۔
جمع تکسیر کی دو قسمیں ہیں: (۱) جمع قلت (۲) جمع کثرت۔

جمع قلت: وہ جمع ہے جو باعتبار وضع تین فرد سے دس فرد تک پر دلالت کرے، اس جمع کے چار اوزان ہیں: (۱) أَفْعُل (بفتح اول وسکون ثانی وضم ثالث): یہ وزن عام طور پر "فَعْل" اسم ثلاثی غیر مضاعف کے لیے ہے جس کا فاء اور عین حرف صحیح ہو، جیسے: "کَلْب" سے "أَکْلَب" - "شَهْر" سے "أَشْهَر" - "بَحْر" سے "أَبْحَر"۔
نوٹ: [۱] "وَجْه" سے "أَوْجُه" - "عَيْن" سے "أَعْيُن" - "ثَوْب" سے "أَثْوَاب" - "كَتَف" سے "أَكْتَف" شاذ ہیں۔
یوں ہی یہ جمع اس چار حرفی اسم مؤنث کے لیے آتی ہے جس کے آخر سے پہلے مدہ ہو، جیسے: "ذِرَاع" سے "أَذْرُع"۔
"يَمِين" سے "أَيْمَن"۔

نوٹ: "أَمْكُن" - "أَغْرُب" اور "أَشْهَب" شاذ ہیں۔

(۲) أَفْعَال (بفتح اول وسکون ثانی): یہ جمع عام طور پر ہر اسم ثلاثی کے لیے ہے جس کی جمع "أَفْعُل" کے وزن پر نہیں آتی۔ جیسے: "جَد" سے "أَجْدَاد" - "ثَوْب" سے "أَثْوَاب" - "سَيْف" سے "أَسْيَاف" - "حِمْل" سے "أَحْمَال"۔
"بَاب" سے "أَبْوَاب" - "حَيْن" سے "أَحْيَان" - "سَبَب" سے "أَسْبَاب" - "كَتِف" سے "أَكْتِاف" - "عَضُد" سے "أَعْضَاد" - "جُنُب" سے "أَجْنَاب" - "رُطَب" سے "أَرْطَاب" - "إِبِل" سے "أَبَال" - "ضِلْع" سے "أَضْلَاع"۔

نوٹ: "فَرَخ" سے "أَفْرَاح" - "حَمْل" سے "أَحْمَال" - "رَنْد" سے "أَرْنَاد" - اور "رَبْع" سے "أَرْبَاع" شاذ ہیں۔

(۳) أَفْعَلَة (بفتح اول وسکون ثانی وکسر ثالث): یہ وزن عام طور پر ہر اسم چار حرفی اسم مذکر کے لیے ہے جس کے آخر سے پہلے مدہ ہو، جیسے: "عِمَاد" سے "أَعْمِدَة" - "طَعَام" سے "أَطْعَمَة" - "رَغِيف" سے "أَرْغِفَة" - "عَمُود" سے "أَعْمِدَة"۔ یہ وزن اس "فَعَال" اور "فَعَال" کے لیے لازم ہے جو مضَعَف اللام یا معتَل اللام ہو، جیسے: "بَتَات" سے "أَبْتَة" - "زِمَام" سے "أَزْمَة" - "قُبَاء" سے "أَقْبِيَة" - "كِسَاء" سے "أَكْسِيَة"۔

(۴) فَعْلَة (بکسر اول وسکون ثانی): یہ وزن مطلق نہیں ہے، بلکہ سماعی ہے۔ اسی لیے ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ جمع نہیں بلکہ اسم جمع ہے۔ جیسے: "فَتَى" سے "فَتِيَة"۔

فائدہ: جمع سالم کے جمع قلت یا جمع کثرت ہونے میں اختلاف ہے، بعض لوگوں نے جمع قلت میں شمار کیا ہے اور

الفاظ کے معانی: ذِرَاع: ہاتھ، گز۔ يَمِين: داہنا ہاتھ۔ أَمْكُن: مکان کی جمع۔ أَغْرُب: جمع غراب (کوا)۔ أَشْهَب: جمع شہاب (ٹوٹا ہوا تارہ)۔ جَد: دادا، تاتا۔ حِمْل: بوجھ۔ جُنُب: ناپاک۔ رُطَب: تر کھجور۔ ضِلْع: ہڈی۔ فَرَخ: چوزہ۔ رَنْد: بھماق۔ عِمَاد: ستون۔ رَغِيف: روٹی۔ بَتَات: توشہ۔

بعض لوگوں نے مطلق جمع مانا، یعنی اس میں دونوں معنوں کی صلاحیت ہے۔

جمع کثرت: وہ جمع ہے جو باعتبار وضع دس سے زیادہ افراد پر دلالت کرے، اس کے ۲۳ اوزان ہیں:

- (۱) فُعْلٌ جیسے: حُمْرٌ (۲) فُعْلٌ جیسے: حُمْرٌ (۳) فُعْلٌ جیسے: غُرَفٌ (۴) فِعْلٌ جیسے: فِرَقٌ (۵) فُعْلَةٌ جیسے: قُضَاةٌ (اصل "قُضِيَّةٌ" ہے) (۶) فُعْلَةٌ جیسے: سَحَرَةٌ (۷) فَعْلَى جیسے: قَتَلَى (۸) فِعْلَةٌ جیسے: قِرَدَةٌ (۹) فُعْلٌ جیسے: رُكْعٌ (۱۰) فُعَالٌ جیسے: قُرَاءٌ (۱۱) فِعَالٌ جیسے: كِلَابٌ (۱۲) فُعُولٌ جیسے: جُنُودٌ (۱۳) فُعْلَانٌ جیسے: غِرْبَانٌ (۱۴) فُعْلَانٌ جیسے: رُكْبَانٌ (۱۵) فُعْلَاءٌ جیسے: بُخْلَاءٌ (۱۶) أَفْعِلَاءٌ جیسے: أَنْصِبَاءٌ (۱۷) فَوَاعِلٌ جیسے: خَوَاتِمٌ (۱۸) فَعَائِلٌ جیسے: رَسَائِلٌ (۱۹) فَعَالِي جیسے: سَعَالِي (۲۰) فَعَالِي جیسے: عَذَارِي (۲۱) فَعَالِي جیسے: كَرَّاسِي (۲۲) فَعَالِلٌ جیسے: جَعَاغِرٌ (۲۳) مثلاً "فَعَالِلٌ" (یعنی ہر وہ کلمہ جو عدد حروف اور ہیئت کے اعتبار سے "فَعَالِلٌ" کی طرح ہو اگرچہ وزن جدا ہو) مثلاً: مَفَاعِلٌ جیسے: مَسَاجِدٌ - أَفَاعِلٌ جیسے: أَصَابِعٌ - تَفَاعِلٌ جیسے: تَجَارِبٌ۔

دوسری (۱۰) جمع کثرت کا تفصیلی بیان ﴿﴾

(۱) فُعْلٌ (بضم فا و سکون عین): یہ وزن "أَفْعَلٌ" (صفت مشبہ) اور اس کے مؤنث "فُعْلَاءٌ" کے لیے ہے، جیسے: "أَحْمَرٌ" اور "حَمْرَاءٌ" سے "حُمْرٌ"۔

نوٹ: اس جمع کا عین کلمہ شعر میں بکثرت مضموم بھی ہوتا ہے، بشرطیکہ عین اور لام حرفِ صحیح غیر مدغم ہوں، جیسے: "وَأَنْكَرْتَنِي ذَوَاتُ الْأَعْيُنِ النَّجُلُ" (۱)۔ اور اگر عین یا لام معتل یا مدغم ہو تو شعر میں بھی عین کلمہ علی حالہ ساکن ہی رہتا ہے، جیسے: "أَسْوَدٌ" سے "سُودٌ" - "أَعْمَى" سے "عُمَى" - "أَعْرٌ" سے "عُرٌ" - البتہ اگر عین کلمہ یا ہو تو فاکلمہ مکسور ہو جائے گا، جیسے: "أَبْيَضٌ" سے "بَيْضٌ"۔

فائدہ: اگر "أَفْعَلٌ" (صفت مشبہ) کا مؤنث نہ ہو یا "فُعْلَاءٌ" کا مذکر نہ ہو تو بھی ان کی جمع "فُعْلٌ" آتی ہے۔ جیسے: "آدِرٌ" [بڑے خسیہ والا] - "رَتْقَاءٌ" [وہ عورت جس کی اندام نہانی بند ہو] ان کی جمع "أَذِرٌ" اور "رَتْقٌ" ہے۔

(۲) فُعْلٌ (بضم فا و عین): یہ جمع درج ذیل مفردات کے لیے ہے۔

(۱) "فَعُولٌ" صفت، جو "فَاعِلٌ" کے معنی میں ہو، جیسے: "غَفُورٌ" سے "غُفْرٌ" - "صَبُورٌ" سے "صُبْرٌ"۔

(۲) وہ چار حرفی اسم جس کا آخری حرف صحیح ہو اور اس سے پہلے مدہ ہو، جیسے: "قَذَالٌ" سے "قُذْلٌ" - "حِمَارٌ" سے "حُمْرٌ" - "كُرَاعٌ" سے "قُضَيْبٌ" - "عَمُودٌ" سے "عُمْدٌ"۔ (لیکن اگر یہ مدہ الف ہو تو کلمہ

(۱) مجھے بڑی بڑی آنکھ والیوں نے نہیں پہچانا۔ الفاظ کے معانی: حُمْرٌ: أَحْمَرٌ اور حَمْرَاءٌ کی جمع۔ حُمْرٌ: جمع حِمَارٌ (گدھا)۔ غُرَفٌ: جمع غُرْفَةٌ (کمرہ) فِرَقٌ: جمع فِرْقَةٌ (جماعت)۔ قُضَاةٌ: جمع قَاضٍ۔ سَحَرَةٌ: جمع ساحر (جادوگر)۔ قَتَلَى: جمع قَاتِلٌ (مقتول)۔ قِرَدَةٌ: جمع قِرْدٌ (بندر)۔ رُكْعٌ: جمع رَاكِعٌ۔ قُرَاءٌ: قاری کی جمع۔ غِرْبَانٌ: جمع غُرَابٍ (کوا)۔ رُكْبَانٌ: جمع رَاكِبٍ (سوار)۔ بُخْلَاءٌ: جمع بُخِلٌ۔ أَنْصِبَاءٌ: جمع نَصِيبٍ (حصہ)۔ سَعَالِي: جمع سَعْلَاءٍ (چڑیل)۔ عَذَارِي: جمع عَذْرَاءٍ (کٹوری)۔ أَغْرٌ: روٹن۔ قَذَالٌ: سر کا پچھا حصہ۔ كُرَاعٌ: جانور کے پائے۔ قُضَيْبٌ: شاخ۔

مضاعف نہ ہو، اسی لیے "عِنَان" کی جمع "عُنُن" اور "حِجَاب" کی جمع "حُجُج" شاذ ہے)

فائدہ: اس جمع کا عین کلمہ اگر واو ہو تو اُس کو ساکن کرنا واجب ورنہ جائز ہے، مگر عین کلمہ یا ہو تو ساکن کرنے پر فاکہ "بِنِص" کی طرح کسرہ دینا واجب ہے، جیسے: "سِوَاكُ" سے "سُوكُ"۔ "قَدَالُ" سے "قُدُلُ" اور "قُدُلُ"۔ اور جیسے "سَيَالُ" سے "سَيِلُ" اور "سَيِلُ"۔

(۳) **فُعَل** (بضم فاو فتح عین): یہ وزن "فُعْلَة" (اسم) اور "فُعْلِي" (صفت، مؤنث "أَفْعَل") کے لیے ہے، جیسے "غُرْفَة" سے "غُرَف"۔ "صُغْرِي" سے "صُغَر"۔ "كُبْرِي" سے "كُبَر"۔

نوٹ: "بُھْمَة" [بہادر آدمی] سے "بُھَم"۔ "رُؤْيَا" سے "رُؤْي"۔ "نُوبَة" سے "نُوب"۔ "قُرْيَة" سے "قُرْي"۔ "لُحْيَة" سے "لُحْي" اور "تُخْمَة" سے "تُخْم" شاذ ہیں۔ (کیوں کہ "بُھْمَة" اسم نہیں ہے، "رُؤْيَا" صفت نہیں ہے، "نُوبَة"، "قُرْيَة" اور "لُحْيَة" میں فامضموم نہیں ہے اور "تُخْمَة" میں عین کلمہ ساکن نہیں ہے)

(۴) **فُعَل** (بکسر فاو فتح عین): یہ وزن "فُعْلَة" (اسم) کے لیے ہے، جیسے: "حِجَة" سے "حِجَج"۔ "كِسْرَة" سے "كِسَر"۔ "فِرْيَة" سے "فِرْي"۔

(۵) **فُعْلَة** (بضم فاو فتح عین): یہ وزن "فاعل" معتل اللام (صفت) کے لیے ہے، جیسے: "قَاضٍ" سے "قُضَاة"۔ "دَاعٍ" سے "دُعَاة"۔ "رَاعٍ" سے "رُعَاة"۔ "قُضَاة" کی اصل "قُضِيَة" ہے یاے متحرکہ ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے الف ہو گئی ہے، یہی حال "دُعَاة" اور "رُعَاة" کا ہے)

(۶) **فُعْلَة** (بفتح فاو عین): یہ وزن "فاعل" صحیح اللام کے لیے ہے، جیسے: "كَاتِب" سے "كَتَبَة"۔ "بَائِع" سے "بَاعَة"۔ "صَائِع" سے "صَاغَة"۔ "بَارٍ" سے "بَرَرَة"۔

(۷) **فُعْلِي** (بفتح فاو سکون عین): یہ وزن اس "فَعِيل" (صفت) کے لیے ہے جو ہلاکت یا تکلیف یا آفت کے معنی پر دلالت کرے، جیسے: "قَتْلِي" سے "قَتْلِي"۔ "أَسِير" سے "أَسْرِي"۔ اور "مَرِيض" سے "مَرَضِي"۔

نوٹ: کبھی مذکورہ معانی پر دلالت کرنے کی وجہ سے "فاعل"، "فَعِيل"، "أَفْعَل" اور "فَعْلَان" کی جمع بھی اس وزن پر آتی ہے، جیسے: "هَالِك" سے "هَلَكِي"۔ "مَيِّت" سے "مَوْتِي"۔ "أَحْمَق" سے "أَحْمَقِي" اور "عَطْشَان" سے "عَطْشِي"۔

فُعْلَة (بکسر فاو فتح عین): یہ وزن "فُعْل" اسم صحیح اللام کے لیے ہے، جیسے: "قُرْط" سے "قُرْطَة"۔ "دُرْج" سے "دِرْجَة"۔ اور کبھی "فُعْل" اور "فُعْل" صحیح اللام کے لیے بھی آیا ہے، جیسے: "غَرْد" سے "غَرْدَة" اور "قَرْد" سے "قَرْدَة"۔

(۹) **فُعْل** (بضم فاو تشدید عین مفتوح): یہ وزن اس "فاعل" اور "فاعِلَة" کے لیے ہے جو صحیح اللام ہوں، جیسے:


الفاظ کے معانی: حجاج: ابرو کی ہڈی۔ سیواک: مسواک۔ سیال: ایک پودا۔ رُؤْيَا: خواب۔ نُوْبَة: باری۔ تُخْمَة: ایک بیماری۔ حِجَة: سال۔ کِسْرَة: کلزا۔ فِرْيَة: تہمت۔ صَائِع: بشار۔ بار: نیک، فرماں بردار۔ قُرْط: بالی۔ دُرْج: ڈبیہ۔

786/92

Dear User



Welcome to Misbahi Library

World of Free Download Pdf Books ,
Mazamin ,Images , Audios, Videos,
& Magazines etc

<https://www.misbahi-library.blogspot.com>



By

Team of Misbahi Library

Manager

Contact us

Md Khubaib Raza Misbahi 99849 03158

Sub-manager

Md Asjad Raza Misbahi 89485 18993

Co-founder

Md Abdur Rahman Misbahi 80091 86120

Founder

Md Saif Khan Misbahi 8081414883

Created & Designed by

Md Saif Khan Misbahi

رایع اور راکعة سے "رُكِعَ"۔ "صائم" اور "صائمة" سے "صُومَ"۔ اور کبھی "فَعِيلَة"، "فُعَلَاء" اور معتل اللام "فاعل" کے لیے بھی آیا ہے، جیسے: "خَرِيْدَة" سے "خُرِدَ"۔ "نَفْسَاء" سے "نُفَسَ"۔ "غَزِي" سے "غُرِي"۔
(۱۰) **فُعَال** (بضم فاو تشدید عین): یہ وزن "فاعل" صحیح اللام کے لیے ہے، جیسے: "صائم" سے "صَوَام"۔ "قاری" سے "قُرَاء"۔

نوٹ: "فَاعِل" معتل اللام اور "فَاعِلَة" صحیح اللام سے یہ وزن نادر ہے، جیسے: "غَزِي" سے "غُرَاء"۔ "صَادَة" سے "صُدَاد"۔

(۱۱) **فَعَال** (بکسر فا): یہ وزن درج ذیل مفردات کے لیے ہے:

(۱) "فَعْل" اور "فَعْلَة" (اسم یا صفت) جس کا فا اور عین یا نہ ہو، جیسے: "كَلْب" اور "كَلْبَة" سے "كِلَاب"۔ اور "صَغْب" اور "صَغْبَة" سے "صِعَاب"۔

نوٹ: "يَغْر" سے "يَعَار" اور "ضَيْف" سے "ضِيَا ف" شاذ ہیں۔

(۲) "فَعْل" اور "فَعْلَة" جو اسم صحیح اللام ہوں اور ان کا عین اور لام ایک جنس سے نہ ہو، جیسے: "جَمَل" سے "جِمَال"۔ "رَقَبَة" سے "رِقَاب"۔

(۳) "فَعْل" (اسم)، جیسے: "قَذَح" سے "قِدَاح"۔ "ذَيْب" سے "ذِيَاب"۔

(۴) "فَعْل" (اسم) جس کا عین واو نہ ہو اور لام یا نہ ہو، جیسے: "رُمَح" سے "رِمَاح"۔ "جُب" سے "جِبَاب"۔

(۵) "فَعِيل" اور "فَعِيلَة" جو باب کَرُم سے صفت ہو اور صحیح اللام ہو، جیسے: "ظَرِيف" اور "ظَرِيفَة" سے "ظُرَاف"۔ اور اگر عین کلمہ واو ہو تو جمع کے لیے یہ وزن لازم ہے، جیسے: "طَوِيل" سے "طُوال"۔

(۶) یہ وزن "فَعْلَان"، "فَعْلَى"، "فُعْلَان" اور "فُعْلَانَة" (صفات) کے لیے بھی آیا ہے، جیسے: "غَضْبَان" اور "غَضْبَانَة" سے "غِضَاب"۔ اور "خُمْصَان" اور "خُمْصَانَة" سے "خِمَاص"۔

(۱۲) **فُعُول** (بضم فاو عین و سکون واو): یہ وزن درج ذیل اسماء کے لیے ہے:

(۱) "فَعِل" (اسم)، جیسے: "كَبِد" سے "كُبُود"۔ "نَمِر" سے "نُمُور"۔

(۲) "فَعْل" (اسم) جس کا عین کلمہ واو نہ ہو، جیسے: "قَلْب" سے "قُلُوب"۔ "لَيْث" سے "لُيُوث"۔

(۳) "فَعْل" (اسم) جو معتل العین یا معتل اللام یا مضاعف نہ ہو، جیسے: "بُرْد" سے "بُرُود"۔ "جُنْد" سے "جُنُود"۔

(۴) "فَعْل" (اسم)، جیسے: "فَيْل" سے "فُيُول"۔ "ظَل" سے "ظُلُول"۔

الفاظ کے معانی: خَرِيْدَة: شریلی لڑکی۔ نَفْسَاء: نفاس والی عورت۔ صَادَة: روکنے والی۔ يَغْر: بکری کا بچہ جس کو شیر وغیرہ کے شکار کی غرض سے باندھ دیا جائے۔ قَذَح: جوئے کا تیر۔ جُب: گہرا کنواں۔ خُمْصَان: بھوکا۔ كَبِد: جگر۔ نَمِر: چیتا۔

نوٹ: "اَسَدٌ" سے "اُسُوْدٌ"، "ذَكَرٌ" سے "ذُكُوْرٌ" اور "شَجَنٌ" سے "شَجُوْنٌ" شاذ ہیں۔

(۱۳) فُعْلَان (بکسر فاو سکون عین): یہ وزن درج ذیل اسما کے لیے ہے:

(۱) "فُعَالٌ"، جیسے: "غُرَابٌ" سے "غُرْبَانٌ"۔ (۲) "فُعَلٌ"، جیسے: "صُرْدٌ" سے "صُرْدَانٌ"۔ (۳) "فُعْلٌ"

اور "فُعْلٌ" جو اجوف واوی ہو اور اس کا عین کلمہ ساکن ہو، جیسے: "حُوتٌ" سے "حِیْتَانٌ"۔ "نَارٌ" سے "نِیْرَانٌ"۔

(۱۴) فُعْلَان (بضم فاو سکون عین): یہ وزن درج ذیل اسما کے لیے ہے:

(۱) "فُعْلٌ"، جیسے: "ظَهْرٌ" سے "ظُھْرَانٌ"۔ (۲) "فُعَلٌ" جس کا عین حرفِ صحیح غیر مدغم ہو، جیسے: "ذَكَرٌ" سے

"ذُكْرَانٌ"۔ "حَمَلٌ" سے "حُمْلَانٌ"۔ (۳) "فُعِیْلٌ"، جیسے: "غَدِیْرٌ" سے "غُذْرَانٌ"۔

(۱۵) فُعْلَاء (بضم فاو فتح عین): یہ جمع درج ذیل صفات کے لیے ہے:

(۱) "فُعِیْلٌ" جو "فَاعِلٌ" کے معنی میں ہو اور مضَعَف یا مُعْتَل اللام یا واوی العین نہ ہو، جیسے: "كَرِیْمٌ" سے

"كُرَمَاءٌ"۔ "بَخِیْلٌ" سے "بُخْلَاءٌ"۔ "اَسِیْرٌ" سے "اُسْرَاءٌ" اور "قَتِیْلٌ" سے "قُتْلَاءٌ"۔

(۲) "فُعِیْلٌ" جو "مُفْعِلٌ" یا "مُفَاعِلٌ" کے معنی میں ہو، جیسے: "سَمِیْعٌ" (بمعنی "مُسْمِیْعٌ") سے "سُمُعَاءٌ"۔

"خَلِیْطٌ" (بمعنی "مُخَالِطٌ") سے "خُلَطَاءٌ"۔

(۳) "فَاعِلٌ" جو طبعی اوصاف پر دلالت کرے، جیسے: "صَالِحٌ" سے "صُلَحَاءٌ"۔ "جَاهِلٌ" سے "جُهْلَاءٌ"۔

نوٹ: "شُجَاعٌ" کی جمع "شُجَعَاءٌ"، "جَبَانٌ" کی جمع "جُبَنَاءٌ" اور "خَلِیْفَةُ" کی جمع "خُلَفَاءٌ" شاذ ہے۔

(۱۶) اَفْعَلَاء (بفتح اول و سکون دوم و کسر سوم): یہ وزن اس "فُعِیْلٌ" (بمعنی "فَاعِلٌ") کے لیے لازم ہے جو

مُعْتَل اللام یا مضاعف ہو، جیسے: "غَنِیٌ" سے "اَغْنِیَاءٌ"۔ "نَبِیٌ" سے "اَنْبِیَاءٌ"۔ "عَزِیْزٌ" سے "اَعِزَّاءٌ"۔

نوٹ: "نَصِیْبٌ" کی جمع "اَنْصِبَاءٌ"، "صَدِیْقٌ" کی جمع "اَصْدِیْقَاءٌ" اور "هَیْنٌ" کی جمع "اَهْوِنَاءٌ" شاذ ہے۔

درس (۱۱) ﴿جمع کثرت کا تفصیلی بیان﴾

(۱۷) فَوَاعِل: یہ جمع درج ذیل مفردات کے لیے ہے:

(۱) "فَاعِلَةٌ" (اسم ہو یا صفت)، جیسے: "نَاصِیَةٌ" سے "نَوَاصِیٌ" اور "كَاْذِبَةٌ" سے "كَوَاْذِبٌ"۔ (۲)

"فَوَعْلٌ"، "فَاعِلٌ"، اور "فَاعِلٌ" (جو اسم ہوں)، جیسے: "جَوْهَرٌ" سے "جَوَاهِرٌ"۔ "صَوْمَعَةٌ" سے "صَوَامِعٌ"۔ "خَاتَمٌ"

سے "خَوَاتِمٌ"۔ اور "كَاهِلٌ" سے "كَوَاهِلٌ"۔ (۳) "فَاعِلٌ" جو مؤنث کا وصف ہو یا مذکر غیر عاقل کا وصف ہو، جیسے:

"حَائِضٌ" سے "حَوَائِضٌ"۔ "حَامِلٌ" سے "حَوَامِلٌ"۔ "صَاهِلٌ" سے "صَوَاهِلٌ"۔ (۴) "فَاعِلَاءٌ"، جیسے:

"قَاصِعَاءٌ" سے "قَوَاصِعٌ"۔ "نَافِقَاءٌ" سے "نَوَافِقٌ"۔

الفاظ کے معانی: شَجَنٌ: غم۔ صُرْدٌ: ایک پرندہ۔ حُوتٌ: مچھلی۔ غَدِیْرٌ: تالاب۔ جَبَانٌ: بُرْدل۔ نَاصِیَةٌ: سر کا اگلا حصہ۔ صَوْمَعَةٌ: راہب کا عبادت

خانہ۔ كَاهِلٌ: گردن۔ قَاصِعَاءٌ: جنگلی چوہے کی بیل۔ نَافِقَاءٌ: جنگلی چوہے کی بیل۔

نوٹ: "فَارِس" کی جمع "فَوَارِس"، "نَاكِس" کی جمع "نَوَاكِس" اور "هَالِك" کی جمع "هَوَالِك" شاذ ہیں۔
(۱۸) فَعَائِل: یہ جمع اس چار حرفی مؤنث مفرد کے لیے ہے جس کا تیسرا حرف مدہ ہو (خواہ تانیث لفظی ہو یا معنوی)، جیسے: "سَحَابَة" سے "سَحَائِب" - "رِسَالَة" سے "رِسَائِل" - "صَحِيفَة" سے "صَحَائِف" - "ذُوَابَة" سے "ذَوَائِب" - "حَلُوبَة" سے "حَلَائِب" - "عَجُوز" سے "عَجَائِز"۔
نوٹ: اس وزن پر چار حرفی مؤنث بالتاء کی جمع بنانے کے لیے اسم ہونا شرط ہے، لیکن "فَعِيلَة" میں یہ شرط ہے کہ وہ "مَفْعُولَة" کے معنی میں نہ ہو۔

(۱۹) فَعَالِي (بفتح فاء وکسر لام) (۲۰) فَعَالِي (بفتح فاء وفتح لام والفاء مقصورہ): ان دونوں اوزان پر درج ذیل مفردات کی جمع آتی ہے:

(۱) "فَعَلَاء" (اسم)، جیسے: "صَخْرَاء" سے "صَحَارِي" اور "صَحَارِي" - (۲) "فَعَلَاء" (صفت)، جس کا مذکر نہ ہو، جیسے: "عَذْرَاء" سے "عَذَارِي" اور "عَذَارِي" - (۳) الف مقصورہ والے مؤنث یا ملحق، جیسے: "حَبْلِي" سے "حَبَال" اور "حَبَالِي" - اور جیسے: "ذِفْرِي" سے "ذَفَار" اور "ذَفَارِي" ("ذِفْرِي" کا الف "ذِرْهَم" سے الحاق کے لیے ہے)۔

"فَعَالِي" درج ذیل امور میں علی حدہ ہے:

(۱) اس وزن پر "فَعَلَاء"، "فَعْلَاءَة"، "فَعْلِيَة" اور "فَعْلُوءَة" کی جمع آتی ہے ("فَعَالِي" کے وزن پر نہیں آتی ہے) جیسے: "مَوْمَاء" سے "مَوَام" - "سَعْلَاء" سے "سَعَال" - "هَبْرِيَة" سے "هَبَار" اور "عَرْقُوءَة" سے "عَرَاق"۔
(۲) اس وزن پر اس ثلاثی کی جمع آتی ہے جس میں دو حرف زائد ہوں، ایک درمیان میں اور دوسرا اخیر میں، جیسے: "حَبْنَطِي" سے "حَبَاط" - [حَبْنَطِي: منتفخ البطن، اصل 'حبط' ہے اور معنی: ناموافق کھانے سے پیٹ پھول جانا، بچ میں نون اور اخیر میں یا زائد ہے]

نوٹ: اس مفرد کی جمع میں ایک حرف زائد کا حذف لازم ہے، اگر پہلا حرف زائد حذف ہو تب اُس کی جمع "فَعَالِي" کے وزن پر "حَبَاط" آئے گی، لیکن اگر جمع میں آخری حرف حذف ہو تو اس کی جمع "فَعَالِل" کے وزن پر "حَبَانِط" ہوگی۔
اور "فَعَالِي" اس امر میں مفرد ہے کہ اس وزن پر "فَعْلَان" اور "فَعْلِي" (صفات) کی جمع آتی ہے، جیسے:
"عَطْشَان" اور "عَطْشِي" سے "عَطَاشِي"۔

الفاظ کے معانی: ناکس: جھکانے والا - ذُوَابَة: چوٹی - حَلُوبَة: دودھ والی بکری وغیرہ - ذِفْرِي: کان کے پیچھے کی ہڈی - مَوْمَاء: بیابان - سَعْلَاء: چڑیل - هَبْرِيَة: روٹی کے ٹکڑے - عَرْقُوءَة: ڈول - بختی: خراسانی اونٹ - قُفْرِي: ایک پرندہ - مُهْرِي: گھوڑا - ظَرَابِي: ظَرَبَان کی جمع، ایک جانور - عُضْفُور: گوریا - سِرْدَاح: لمبی اونٹنی۔

(۲۱) **فَعَالِي** (بفتح فاو کسر لام وتشدید یا): اس وزن پر درج ذیل مفردات کی جمع آتی ہے:

(۱) تین حرفی لفظ جس کے آخر میں ایسی یاے مشدّدہ ہو جو نسبت کے لیے نہ ہو اور اگر نسبت کے لیے ہو تو معنی نسبت فراموش کر دیا گیا ہو، جیسے: "كُزْسِي" سے "كُرَاسِي" - "بُخْتِي" سے "بَخَاتِي" - "قُفْرِي" سے "قَمَارِي" - اور جیسے: "مُهْرِي" سے "مَهَارِي"۔

نوٹ: "أَنَاسِي" اور "ظُرَابِي" شاذ ہیں۔

(۲۲) **فَعَالِل** (بفتح فاو کسر لام اول): اس وزن پر درج ذیل مفردوں کی جمع آتی ہے:

(۱) رُبَاعِي مُجْرَد، جیسے: "جَعْفَر" سے "جَعَاْفِر" - (۲) رُبَاعِي مُزِيد، جیسے: "مُدْخَرَج" سے "دَحَارِج"۔

نوٹ: رُبَاعِي مُزِيد کی جمع بنانے کے لیے حرف زائد کو حذف کر دیا جاتا ہے، البتہ اگر آخر سے پہلے حرف لین ہو تو حذف نہیں ہوگا، بلکہ اگر حرف لین یا ہو تو باقی رہے گی، جیسے: "قَنَدِيل" سے "قَنَادِيل"۔ اور اگر و یا الف ہو تو یا ہو جائیں گے، جیسے: "عُصْفُور" سے "عَصَافِير"، "سِرْدَاح" سے "سَرَادِيح"۔

(۳) خَمَاسِي مُجْرَد، جیسے: "سَفَرَجَل" سے "سَفَارِج" - "فَرَزْدَق" سے "فَرَاذِد"۔

نوٹ: خَمَاسِي مُجْرَد کا چوتھا حرف اگر حرف زائد کے مشابہ نہ ہو تو جمع میں پانچواں حرف حذف ہو جائے گا، جیسے: "سَفَرَجَل" سے "سَفَارِج"۔ اور اگر چوتھا حرف تَلَفُّظ یا مَخْرَج کے اعتبار سے حرف زائد کے مشابہ ہو تو اختیار ہے کہ مشابہ زائد کو حذف کریں یا پانچویں حرف کو حذف کریں۔ جیسے: "خَذَرْنَق" (مکڑی) سے "خَدَارِق" اور "خَدَارِن" (کیوں کہ "خَذَرْنَق" کا نون تَلَفُّظ میں حرف زائد کے مشابہ ہے) اور جیسے: "فَرَزْدَق" سے "فَرَاذِق" اور "فَرَاذِد" (کیوں کہ دال مَخْرَج کے اعتبار سے حرف زائد "تَا" کے مشابہ ہے)۔

(۴) خَمَاسِي مُزِيد، جیسے: "قَرَطْبُوس" سے "قَرَاطِب" - "قَبْعَثَرِي" سے "قَبَاعِث" - (قَرَطْبُوس [بکمر قاف]: سخت اونٹنی - [بفتح قاف]: مصیبت)۔

نوٹ: خَمَاسِي مُزِيد میں پانچواں حرف اور حرف زائد دونوں جمع میں حذف ہو جاتے ہیں۔

(۲۳) **فَعَالِل کے مشابہ:** اس سے مراد ہر وہ جمع ہے جو تعداد حروف اور ہیئت میں "فَعَالِل" کے مشابہ ہو،

اگرچہ وزن میں اس کے مخالف ہو، جیسے: "مَفَاعِل"، "فَوَاعِل"، "فِيَاعِل" اور "أَفَاعِلَة" وغیرہ۔

اس وزن پر (اوپر ذکر کردہ ثلاثی مُزید کے علاوہ) دیگر ثلاثی مُزید کی جمع درج ذیل تفصیل کے مطابق آتی ہے:

(۱) اگر ثلاثی مُزید میں صرف ایک حرف زائد ہو تو جمع میں وہ زائد حرف حذف نہیں ہوگا، جیسے: "أَفْضَل" سے

"أَفْاضِل" - "مَسْجِد" سے "مَسَاجِد"۔

(۲) اگر ثلاثی مزید میں دو یا دو سے زائد حرف زائد ہوں تو ایک حرف زائد باقی رہے گا، باقی حذف ہوگا۔ اور وہ حرف زائد باقی رکھا جائے گا جس کو لفظ اور معنی دونوں اعتبار سے یا صرف لفظ کے اعتبار سے دوسرے زائد حروف پر برتری حاصل ہو، مثلاً:

☆ ”مُنْطَلِقٌ“ اور ”مُسْتَخْرِجٌ“ کی جمع ”میم“ برقرار رکھ کر ”مَطَالِقٌ“ اور ”مَخَارِجٌ“ بنائیں گے۔ ”نون“ اور ”سین“ برقرار رکھ کر ”نَطَالِقٌ“ یا ”سَخَارِجٌ“ نہیں بنائیں گے، کیوں کہ ”میم“ کو شروع میں آنے، اور اس کے اسماء کے لیے خاص معنی (اسم فاعل اور اسم مفعول کے معنی) پر دلالت کرنے کی وجہ سے ”نون“ اور ”سین“ پر برتری حاصل ہے، یوں ہیں ”الْئَدَدُ“ اور ”يَلْنَدَدُ“ کی جمع ”آلَادُ“ اور ”يِلَادُ“ میں ”نون“ محذوف ہے اور ”ہمزہ“ اور ”یا“ باقی ہیں، کیوں کہ شروع کے ہمزہ اور یا کی دلالت معنی پر ہوتی ہے، جیسے: ”أَقُومُ“ اور ”يَقُومُ“۔

☆ ”إِسْتِخْرَاجٌ“ کی جمع ”تَخَارِيجٌ“ میں تا کو باقی رکھیں گے، کیوں کہ ازروے لفظ اس کلمہ کی نظیر ہے، مثلاً: ”تَبَارِيجٌ“، ”تَمَاتِيلٌ“، ”تَصَاوِيرٌ“۔ لیکن اگر سین کو باقی رکھ کر ”تَخَارِيجٌ“ جمع بنائیں تو اس کی نظیر ”سَفَاعِيلٌ“ موجود نہیں ہے۔ اور اگر زائد حروف میں کسی کو کسی پر برتری حاصل نہ ہو تو کسی ایک کو حذف کر کے جمع بنا سکتے ہیں، جیسے: ”سَرَنْدِي“ سے ”سَرَانِدُ“ اور ”سَرَادِ“۔ ”عَلَنْدِي“ سے ”عَلَانِدُ“ اور ”عَلَايَ“۔ ”حَبَنْطِي“ سے ”حَبَانِطُ“ اور ”حَبَاطُ“ (کیوں کہ دونوں زائد حروف الحاق کے لیے ہوئے کی وجہ سے یکساں ہیں)۔

مشقی سوالات: (۱) جمع قلت، جمع کثرت اور جمع تکسیر کی تعریف کر کے یہ بتاؤ کہ ”فُلُكُ“ پر کس طرح جمع تکسیر صادق ہے حالانکہ اس کا واحد بھی ”فُلُكُ“ ہے۔ (۲) آنے والی جمعوں کا واحد بتاؤ: آذَانٌ، دُرٌّ، أَنْهَرٌ، قَافَةٌ، أَظْهَرٌ، أَرْدِيَّةٌ، آبَارٌ، أَوْعِيَّةٌ، قَطْرٌ، رَزَقٌ، خُمْرٌ، صُفْرٌ، صَيْغٌ، عَالَةٌ، مِيَامِينٌ، جَلَا جَلٌ، نَجَبَاءٌ، فَرَادِيْسٌ۔ (۳) آنے والے اوزان پر کن مفردات کی جمع بنائی جاتی ہے کم از کم تین تین مثالیں ذکر کرو: أَفْعَلَةٌ، فَعْلٌ، فَعَلَ، فَعَّلَا، فَعَالِلٌ، فَعَالِلٌ۔

درس (۱۲) جمع سے متعلق بعض فوائد

(۱) **محذوف حرف کے عوض میں یا لانا:** محذوف حرف کے عوض میں آخری حرف سے پہلے یا لانا جائز ہے، چاہے محذوف حرف اصلی ہو، جیسے: ”سَفَرَجَلٌ“ سے ”سَفَارِيجٌ“ یا زائد، جیسے، ”مُنْطَلِقٌ“ سے ”مَطَالِيقُ“۔ اور کوفیوں نے ”مَفَاعِلُ“ کے مثل میں یا زائد کرنا۔ اور ”مَفَاعِيلُ“ کے مثل میں حذف کرنا جائز رکھا ہے، جیسے: ”جَعْفَرٌ“ سے ”جَعَاْفِرٌ“ اور ”جَعَاْفِرٌ“۔ اور ”عُصْفُورٌ“ سے ”عَصَاْفِيرٌ“ اور ”عَصَاْفِرٌ“۔ پہلے کی نظیر ﴿وَلَوْ أَلْقَى مَعَاذِيرُهُ﴾^(۱) ہے اور دوسرے کی نظیر ﴿وَعِنْدَهُ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ﴾^(۲) ہے۔ اور ”فَوَاعِلُ“ میں ”فَوَاعِيلُ“ شاذ ہے، جیسے: قول زہیر بن ابی سلمیٰ: ☆ سَوَائِبُغٌ بِيضٌ لَا يُخْرِقُهَا النَّبْلُ ☆^(۳)

(۲) **بعض اسماء سے جمع نکسیر نہ آنا:** ثلاثی مجرد سے اسم مفعول اور غیر ثلاثی مجرد سے اسم فاعل اور اسم

(۱) سورة القلم: ۱۵۔ ترجمہ: اور اگر اس کے پاس جتنے بہانے ہوں سب لاڈالے۔ ”مَعَاذِرُ“ معذرت کی جمع ہے۔ (۲) الانعام: ۵۹۔ ترجمہ: اس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں۔ (۳) ایسی سفید کشادہ زہریں جن کو تیر چاک نہیں کر سکتے۔

مفعول دونوں کی جمع تکسیر نہیں آتی ہے، کیوں کہ یہ دونوں حرکات و سکنات اور معنی میں فعل کے مشابہ ہوتے ہیں۔ البتہ جمع تصحیح آتی ہے۔
درج ذیل الفاظ کی جمع خلاف قیاس ہے:

[۱] "مَلْعُونٌ" سے "مَلَاعِينٌ" [۲] "مَيْمُونٌ" سے "مَيَامِينٌ" [۳] "مَشْتُونٌ" سے "مَشَائِيمٌ" [۴] "مَكْسُورٌ" سے "مَكَاسِيرٌ" [۵] "مَسْلُوخَةٌ" سے "مَسَالِيخٌ" [۶] "مُوسِرٌ" سے "مَيَاسِيرٌ" [۷] "مُفْطِرٌ" سے "مَفَاطِيرٌ" [۸] "مُنْكَرٌ" سے "مَنَاكِرٌ"۔

اگر "مُفْعِلٌ" مخصوص بالاناث ہو تو اُس کی جمع تکسیر "مفاعِل" کے وزن پر آتی ہے، جیسے: "مُرْضِعٌ" سے "مَرَاضِعٌ"۔
"مُطْفِلٌ" سے "مَطَافِلٌ"۔

(۳) جمع الجمع: کبھی جمع کی جمع یا جمع کا تشبیہ بنانے کی حاجت ہوتی ہے، اس لیے اونٹوں کی دو جماعت کو "جمالان"، اور کئی جماعت کو "جمالات"۔ اور متعدد گھروں پر مشتمل دو محلوں کو "بیوتان" اور کئی محلوں کو "بیوتات" کہا جاتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿كَانَهُ جَمَالَاتٌ صُفْرًا﴾^(۱)۔

جمع کی جمع تصحیح بنانے کے لیے آخر میں الف اور تالاحق کرتے ہیں، جیسے: "بیوت" سے "بیوتات"۔ اور جمع تکسیر بنانے کے لیے اس جمع سے ملتے جلتے مفرد^(۲) کی جمع تکسیر کا وزن لاتے ہیں، جیسے: "أَعْبُدُ" (جمع "عَبَدُ"، مُشَابِهٌ "أَسُودُ") سے "أَعَابِدُ"۔ اور "أَسْلِحَةَ" (جمع "سِلَاحٌ"، ہم شکل "أَنْمَلَةً") سے "أَسَالِحُ"۔ "غِرْبَانُ" (جمع "غُرَابٌ"، ہم وزن "سِرْحَانُ") سے "غَرَابِينُ"۔ البتہ "مفاعِل" اور "مفاعیل" کے ہم وزن جمع کی جمع نہیں بنائی جاتی ہے، کیوں کہ کوئی مفرد اس کا ہم وزن نہیں، ہاں جمع تصحیح بنائی جاتی ہے، جیسے: "نَوَاكِسُ" سے "نَوَاكِسُونُ"۔ "أَيَّامِنُ" سے "أَيَّامِنُونُ"۔ "صَوَاحِبُ" سے "صَوَاحِبَاتُ"۔ قال النبی علیہ السلام: "أَنْتُمْ صَوَاحِبَاتُ يَوْسُفَ"۔
نوٹ: جمع الجمع سماعی ہے، قیاسی نہیں ہے۔

(۴) منتہی الجموع: وہ جمع مکسر ہے جس میں الف جمع کے بعد دو حرف ہوں یا تین حرف ہوں جن میں درمیان کا حرف ساکن ہو۔ اُس کے انیس (۱۹) اوزان ہیں۔ [۱] فَعَالِلٌ [۲] فَعَالِيلٌ [۳] أَفَاعِلٌ [۴] أَفَاعِيلٌ [۵] تَفَاعِلٌ [۶] تَفَاعِيلٌ [۷] مَفَاعِلٌ [۸] مَفَاعِيلٌ [۹] يَفَاعِلٌ [۱۰] يَفَاعِيلٌ [۱۱] فَوَاعِلٌ [۱۲] فَوَاعِيلٌ [۱۳] فَيَاعِلٌ [۱۴] فَيَاعِيلٌ [۱۵] فَعَائِلٌ [۱۶] فَعَائِلِيٌّ [۱۷] فَعَالِيٌّ [۱۸] فَعَالِيٌّ [۱۹] فَعَالِيٌّ۔

تنبیہ: مندرجہ بالا تمام اوزان ثلاثی مزید کے ہیں البتہ "فعالِل" اور "فعاليل" رباعی اور خماسی کے لیے بھی آتا ہے۔

(۱) المرسلات: ۳۳۔ ترجمہ: گویا وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں۔ (۲) یعنی وہ مفرد اُس جمع سے تعدد حروف اور مطلق حرکات و سکنات میں موافقت رکھتا ہو جیسے اَعْبُدُ اور اَسُودُ۔ دونوں میں ماقبل آخر ضمہ و فتح کا فرق ہے مگر مطلق حرکات و سکنات اور تعدد حروف میں موافقت ہے۔ الفاظ کے معانی: مَيْمُونٌ: بابرکت۔ مَشْتُونٌ: منخوس۔ مَسْلُوخَةٌ: کھال علیحدہ کی ہوئی۔ مُوسِرٌ: خوش حال۔ مُفْطِرٌ: روزہ توڑنے والا۔ مُطْفِلٌ: بچوں والی۔ نَوَاكِسُ: جمع ناکس (سر جھکانے والا مرد)۔ ایامِن: ذاتی جانب۔ صَوَاحِبُ: جمع صاحبة (ساتھ رہنے والی، سہیلی)۔ قَنْدِيلٌ: چراغ، فانوس۔ أَشْعَثُ، أَرْزَقُ، مُهْلَبٌ: قبیلوں کے نام۔ صَيِّفٌ: روپے پیسے کی تجارت کرنے والا۔ صَيِّقَلٌ: تلوار صیقل کرنے والا۔ ابْنُ آوَى: گیدڑ۔ ابْنُ عَزَسٍ: نیولا۔ ابْنُ لَبُونٍ: اونٹنی کا ایک سالہ بچہ۔

حافظہ: جمع منتہی المجموع کے صیغہ میں درج ذیل صورتوں میں تالاحق ہوتی ہے اور اس صورت میں جمع منتہی المجموع منصرف ہوگا۔

- (۱) یائے محذوفہ کے عوض میں، جیسے "قُنْدِيل" سے "قُنَادِلَة"۔
- (۲) منسوب کی جمع میں، تاکہ منسوب الیہ کی جمع سے امتیاز رہے، جیسے "أَشْعَثِي" سے "أَشَاعِثَة"۔ "أَزْدَقِي" سے "أَزَارِقَة"۔ "مُهَلَّبِي" سے "مُهَالِبَة" ("أَشْعَث" کی جمع "أَشَاعِث" ہے)
- (۳) جمع کو مفرد سے لاحق کرنے کے لیے، جیسے: "صَيْرَف" سے "صَيَارِفَة"۔ "صَيَقَل" سے "صَيَاقِلَة"۔ (یہ "طَوَاعِيَة" اور "کَرَاهِيَة" سے ملحق ہیں)

(۵) **مرکبات کی جمع:** مرکب اضافی کی جمع کے لیے پہلے جز کی جمع بناتے ہیں، جیسے: "قَلَمُ الرَّجُل" سے "أَقْلَامُ الرَّجُل"۔ "عَبْدُ اللَّهِ" سے "عِبَادُ اللَّهِ"۔

☆ اگر مرکب اضافی کا پہلا جز لفظ "ابن" ہو اور وہ مرکب ذوی العقول کے لیے ہو تو پہلے جز کی جمع سالم اور جمع مکسر دونوں بناتے ہیں، جیسے: "ابن عباس" سے "بنو عَبَّاس" یا "أبناء عَبَّاس"۔ اور اگر وہ مرکب غیر ذوی العقول کے لیے ہو تو پہلے جز کی صرف جمع مؤنث سالم بناتے ہیں، جیسے: "ابن آوی" سے "بناتُ آوی"۔ "ابن عرس" سے "بنات عرس"۔ "ابن لبون" سے "بنات لبون"۔

☆ اگر مرکب اضافی کا پہلا جز لفظ "ذو" ہو تو ذوی العقول کے لیے "ذَوُو" اور غیر ذوی العقول کے لیے "ذَوَات" لاکر جمع بناتے ہیں، جیسے: "ذو علم" سے "ذوو عِلْم"۔ اور "ذو القعدة" سے "ذَوَاتُ الْقَعْدَة"۔ "ذو الحجة" سے "ذَوَاتُ الْحِجَّة"۔ مرکب مزجی اور مرکب اسنادی اگر مذکر عاقل ہو تو جمع میں ان کے شروع میں "ذوو" زائد کرتے ہیں، جیسے: "مَعْدِيكَرْب" سے "ذوو مَعْدِيكَرْب"۔ "تَابِطُ شَرًّا" سے "ذوو تَابِطُ شَرًّا"۔ اور اگر مؤنث یا غیر عاقل ہو تو "ذوات" زائد کرتے ہیں، جیسے: "بَعْلَبِك" سے "ذَوَاتُ بَعْلَبِك"۔ "شَابُ قَرْنَاهَا" سے "ذَوَاتُ شَابُ قَرْنَاهَا"۔

(۶) **اسم جمع:** وہ اسم ہے جس میں جمع کا معنی ہو مگر اس لفظ سے کوئی واحد نہ ہو اور نہ ہی جمع کے وزن پر ہو، جیسے: "قَوْم"۔ "رَهْط"۔

(۷) **اسم جنس جمع:** وہ ہے جس میں جمع کا معنی ہو اور اُس کے واحد میں "یا" ہو یا "تا" ہو، جیسے: "رُؤْم" (واحد "رومی" ہے)۔ "جُنْد" (واحد "جُنْدِي" ہے)۔ "تَمَر" (واحد "تَمَرَة" ہے)۔ "شَجَر" (واحد "شَجَرَة" ہے)۔ **نوٹ:** بعض جمع کا واحد متروک اور نسیا منیا ہے، جیسے: "أَبَابِيل"۔ "تَعَاجِب"۔ "تَبَاشِير" وغیرہ۔ **اسم جنس افراد:** وہ مفرد ہے جو قلیل و کثیر سب کے لیے بولا جائے، جیسے: "عَسَل"۔ "لَبَن"۔ "مَاء"۔ "تُرَاب"۔

الفاظ کے معانی: رَهْط: جماعت، قوم۔ جُنْد: لشکر۔ أَبَابِيل: گروہ درگروہ۔ تَعَاجِب: حیرت انگیز امور۔ تَبَاشِير: کسی چیز کی ابتدا۔

دوس (۱۳) ﴿تصغیر کا بیان﴾

تصغیر: حقارت یا قلت ظاہر کرنے کے لیے لفظ میں یاے تصغیر لانے کے ساتھ کچھ تغیر کرنے کا نام تصغیر ہے۔
نوٹ: کبھی تصغیر کا مقصد تعظیم اور کبھی ترخم بھی ہوتا ہے، جیسے: ”دَاهِيَةٌ“ کی تصغیر ”ذَوِيهِیَّة“ [بڑی مصیبت] برائے تعظیم ہے اور جیسے: ”ابن“ کی تصغیر ”بُنَى“ برائے ترخم ہے۔

اسم مصغر: وہ اسم ہے جس میں یاے تصغیر لاحق ہو۔
فائدہ: یاے تصغیر کے بعد والے حرف کا مکسور ہونا واجب ہے، جیسے: ”جَفَعَر“ سے ”جُعْفِر“ وغیرہ۔ لیکن درج ذیل صورتوں میں یاے تصغیر کے بعد کا حرف مکسور نہیں ہوتا:

(۱) اگر یاے تصغیر کے بعد کلمہ کا آخری حرف ہو، جیسے: ”رُجَیْل“ (”رَجُل“ کی تصغیر) (۲) یاے تصغیر کے بعد والا حرف علامت تانیث سے متصل ہو، جیسے: ”تُمَيْرَةٌ“ (”تَمَرَةٌ“ کی تصغیر)، ”سُلَيْمَى“ (”سَلْمَى“ کی تصغیر) اور ”أَسْمَاءُ“ (”أَسْمَاءُ“ کی تصغیر) (۳) وہ حرف ”أفعال“ کے وزن والے کلمہ کے الف سے متصل ہو، جیسے: ”أَجْنِمَال“ (”أَجْمَال“ جمع ”جمل“ کی تصغیر) (۴) وہ حرف عِلْم یا صفت میں الف نون زائد تان سے متصل ہو، جیسے: ”عُثَيْمَانُ“ (”عُثْمَانُ عِلْم کی تصغیر) ”عُطَيْشَانُ“ (”عَطْشَانُ“ صفت کی تصغیر)۔

بنانے کی شرطیں: کسی لفظ کی تصغیر لانے کے لیے درج ذیل شرطیں ہیں:

(۱) اسم متمکن ہو، لہذا فعل اور حرف کی تصغیر نہیں آتی۔ یوں ہی اسم بنی کی تصغیر نہیں آتی، البتہ بعض اسماء اشارہ اور اسماء موصولہ کی تصغیر شاذ ہے۔

(۲) تصغیر کے صیغوں اور اُن کے مشابہ صیغوں سے خالی ہو، لہذا ”کُمَيْت“ اور ”شُعَيْب“ کی تصغیر نہیں آئے گی، کیوں کہ یہ دونوں صیغہ تصغیر ”فُعَيْل“ کے وزن پر ہیں۔ یوں ہی ”مُهَيْمِنُ“ اور ”مُسَيْطِرُ“ کی تصغیر نہیں آئے گی، کیوں کہ یہ صیغہ تصغیر کے مشابہ ہیں۔

(۳) اسم قابل تصغیر ہو، لہذا باری تعالیٰ، انبیاء کرام اور ملائکہ کے اسماء مبارکہ کی تصغیر نہیں لائی جاتی، یوں ہی لفظ ”عَظِيمُ“، ”جَسِيمُ“، اور جمع کثرت اور لفظ ”کُلُّ“ اور ”بعض“ کی تصغیر نہیں لائی جاتی۔
☆ سیبویہ کے نزدیک مہینوں اور دنوں کے ناموں کی تصغیر نہیں آئے گی۔

اوزان تصغیر: تصغیر کے تین اوزان ہیں (۱) ”فُعَيْل“، جیسے: ”کُلَيْبُ“ (اس وزن میں پہلے حرف پر ضمہ دوسرے پر فتح اور تیسرے حرف کا یاے ساکن ہونا ضروری ہے، یہی وجہ ہے کہ ”لُعَيْزَى“ [پہلی] اور ”زَمَيْلُ“ [بُردل] تصغیر نہیں، کیوں کہ ان میں دوسرے حرف پر فتح اور تیسرا حرف یاے ساکن نہیں ہے) (۲) ”فُعَيْعِلُ“ جیسے ”ذَرِيْهِمُ“۔ (اس وزن

الفاظ کے معانی: کُمَيْت: سرخ سیاہ رنگ کا گھوڑا۔ مُهَيْمِن: خوف سے امن دینے والا۔ مُسَيْطِر: تمکبان۔

میں پہلے حرف کو ضمہ، دوسرے حرف کو فتحة اور یاے تغیر پر سکون کے ساتھ یاے تغیر کے بعد والے حرف پر کسرہ ہوتا ہے) (۳) "فُعْيِيل" جیسے "دُنَيْنِير"۔

تنبیہ: تغیر کے بیان میں وزن سے "میزانِ صرفی" مراد نہیں ہے، بلکہ یہاں وزن سے مراد صرف حرکات و سکنات میں یکسانیت ہے، لہذا "آخَمَر" کی تغیر "أَحْمِر" کا وزن "فُعْيِيل" ہے، حالاں کہ میزانِ صرفی میں اس کا وزن "أَفْيِيل" ہے۔
فُعْيِل: اس وزن پر تین حرفی اسم کی تغیر آتی ہے، جیسے: "قَلَم" سے "قَلِيم"۔ "جَبَل" سے "جَبِيل"۔ "حَسَن" سے "حُسَيْن"۔

فُعْيِيل، فُعْيِيل: چار حروف پر مشتمل اسما کی تغیر "فُعْيِيل" کے وزن پر آتی ہے، جیسے: "جَغْفَر" سے "جُعْفِر"۔ "آخَمَر" سے "أَحْمِر"۔ اور پانچ حروف یا زائد پر مشتمل اسما کی تغیر "فُعْيِيل" اور "فُعْيِيل" کے وزن پر درج ذیل تفصیل کے مطابق آتی ہے۔

پانچ حروف پر مشتمل اسما کی تصغیر:

(۱) اگر پانچوں حروف اصلی ہوں تو پانچویں حرف کو حذف کر کے "فُعْيِيل" کے وزن پر تغیر لائیں گے، جیسے: "سَفَرَجَل" سے "سَفَيْرَج"۔

(۲) اگر کسی پانچ حرفی اسم میں ایک حرف زائد ہو تو اس کو حذف کر کے "فُعْيِيل" کے وزن پر تغیر لائیں گے، جیسے: "مُدْخِرَج" سے "دُخَيْرَج"۔ "غُضْنَفَر" سے "غُضَيْرَف"۔ لیکن اگر وہ زائد حرف آخر سے پہلے حرف لین ہو تو "فُعْيِيل" کے وزن پر اس کی تغیر لائیں گے۔ جیسے: "قُنْدِيل" سے "قُنْدِيل"۔ "مِفْتَاح" سے "مُفَيْتِيح"۔ "عُصْفُور" سے "عُصَيْفِير"۔

پانچ سے زائد حروف پر مشتمل اسما کی تصغیر:

(۱) اگر پانچ حروف اصلی کے ساتھ زائد حرف بھی ہو تو پانچویں حرف کے ساتھ اس کو بھی حذف کر کے "فُعْيِيل" کے وزن پر تغیر لائیں گے، جیسے: "عَنْدَلِيب" سے "عَنْدِيل"۔

(۲) اگر پانچ یا پانچ سے زائد حروف والے اسم میں دو یا اس سے زیادہ حروف زائد ہوں تو اکثر زائد حروف میں ان کو حذف کرتے ہیں، جو حذف کے زیادہ لائق ہوں^(۱) جیسے "مَقَاتِل" سے "مُقَاتِل"۔ "مُنْطَلِق" سے "مُطَلِق"۔ "مُتَدَخِرَج" سے "دُخَيْرَج"۔ "مُقَشْعِر" سے "قُشَيْر"۔ "استخراج" سے "تُخَيْرَج"۔ "اضطراب" سے "ضُتْرِب"۔ "انطلاق" سے "نُطَلِق"۔

البتہ اگر دو زائد حروف ایسے ہوں جن میں ایک کو دوسرے پر فوقیت نہ ہو تو کسی کو بھی حذف کر کے تغیر بنا سکتے ہیں،

(۱) شروع میں زائد میم، تاے افتعال واستفعال اور نون انفعال زیادہ باقی رکھے جانے کے لائق ہیں البتہ میم ان سب میں فائق ہے۔

الفاظ کے معانی: غُضْنَفَر: شیر۔ عُصْفُور: گویا۔ عَنْدَلِيب: بلبل۔

جیسے: "عَلَنْدِي" سے "عَلَيْنْد" یا "عَلَيْنْد"۔ "سَرَنْدِي" سے "سَرَيْنْد" یا "سَرَيْنْد"۔ "حَبَنْطِي" سے "حَبِينْط" یا "حَبِينْط"۔ (کیوں کہ ان مثالوں میں دونوں زائد حروف "سَفَرْجَل" سے الحاق کے لیے ہیں، لہذا کسی کو دوسرے پر فوقیت نہیں)۔
فائدہ: پانچ حرفی اسم میں یہ بھی جائز ہے کہ حذف شدہ حرف کے عوض میں آخر سے پہلے یا زائد کر کے "فَعِينِل" کے وزن پر تصغیر بنائیں، جیسے: "سَفَرْجَل" سے "سَفِيرِيَج"۔ "مَنْطَلِق" سے "مُطَلِينِق"۔ جس طرح جمع مکسر میں "سفارج" اور "سفاريج" دونوں جائز ہیں۔

درس (۱۴) تصغیر کا بیان ﴿

درج ذیل چیزوں کے لاحق ہونے کی صورت میں تصغیر کا وزن تبدیل نہ ہوگا۔
(۱) علامت تانیث (تا ہو یا الف مقصورہ، یا الف مدودہ)۔ لہذا "تَمَرَة"، "سَلْمِي" اور "حَمْرَاء" کی تصغیر تین حرفی اسم کی طرح "فُعِيل" کے وزن پر "تُمِيرَة"، "سُلَيْمِي" اور "حُمَيْرَاء" آئے گی۔ اور "حَنْظَلَة" اور "قُرْفُصَاء" کی تصغیر چار حرفی اسم کی طرح "فُعِينِل" کے وزن پر "حُنَيْظَلَة" اور "قُرَيْفُصَاء" آئے گی۔
فائدہ: الف مقصورہ اگر چوتھے حرف کی جگہ ہو تو تصغیر میں برقرار رہے گا، جیسے: "حَبْلِي" سے "حَبِيلِي"۔ اور اگر چھٹے یا ساتویں حرف کی جگہ ہو تو حذف ہو جائے گا، جیسے: "لُغَيْزِي" سے "لُغَيْغِيْز" اور "بَرْدَرَايَا" [ایک جگہ کا نام] سے "بَرْدِر"۔ اور اگر پانچویں حرف کی جگہ ہو تو اگر اس سے پہلے مدہ نہ ہو تو حذف ہو جائے گا، جیسے: "قُرْقَرِي" سے "قُرْقِر"۔ اور اگر اس سے پہلے مدہ ہو تو اختیار ہے کہ مدہ کو حذف کریں یا الف کو حذف کریں، جیسے: "حُبَارِي" سے "حُبَيْرِي" اور "حُبَيْر" (۱)۔
(۲) علامت تثنیہ و جمع۔ لہذا "قَلَمَان"، "عَمْرُون" اور "هَنْدَات" کی تصغیر تین حرفی اسم کی طرح "فُعِيل" کے وزن پر "قُلَيْمَان"، "عُمَيْرُون" اور "هُنَيْدَات" آئے گی اور "دَرْهَمَان" اور "شَاعِرُون" کی تصغیر "فُعِينِل" کے وزن پر "دُرَيْهَمَان" اور "شَوَيْرُون" آئے گی۔
(۳) بابے نسبت۔ لہذا "حَمْصِي" کی تصغیر "فُعِيل" کے وزن پر "حُمَيْصِي"، "دِمَشْقِي" کی تصغیر "فُعِينِل" کے وزن پر "دُمَيْشْقِي" آئے گی۔

(۴) الف نون زائدتان۔ لہذا "عُثْمَان" اور "عُطْشَان" کی تصغیر "فُعِيل" کے وزن پر "عُثَيْمَان" اور "عُطَيْشَان" آئے گی، اور "رُغْفَرَان" کی تصغیر "فُعِينِل" کے وزن پر "رُعَيْفَرَان" آئے گی۔
نوٹ: الف نون زائدتان پر مشتمل اسم کی تصغیر مذکورہ طریقہ پر لانے کے لیے شرط ہے کہ اس کی جمع "فَعَالِن" کے وزن پر نہ آتی ہو، ورنہ اس کی تصغیر "فُعِينِل" کے وزن پر آئے گی، جیسے: "سُلْطَان" سے "سُلَيْطَان"۔ "سِرْحَان" سے

(۱) "حُبَيْر" میں الف تانیث حذف ہے اور حرف مد باقی ہے جس کو یا کر کے یا میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ الفاظ کے معانی: عَلَنْدِي: ایک درخت۔ سَرَنْدِي: تیر۔ حَبَنْطِي: غضب ناک۔ سَفَرْجَل: ایک پھل کا نام۔ قُرْفُصَاء: بیٹھے کی ایک ہیئت۔ حُبَارِي: ایک پرندہ۔

”سُرِنَجِين“، کیوں کہ ان کی جمع ”سلاطین“ اور ”سراچین“ آتی ہے۔

(۵) مرکب اضافی یا امتزاجی کا جز ثانی۔ لہذا ”عبد اللہ“ کی تصغیر ”عَبِيدُ اللہ“، ”بَغْلَبْک“ کی تصغیر ”بُعَيْلَبْک“ آئے گی اور ”خادم الدار“ اور ”مَعْدِيْکَرِب“ کی تصغیر ”خَوْنِدَمُ الدار“ اور ”مَعْنِدِيْکَرِب“ آئے گی۔

درج ذیل اسما کی تصغیر بنانے میں مذکورہ بالا طریقہ سے کچھ فرق ہے :

(۱) وہ اسم جس کا دوسرا یا تیسرا یا چوتھا حرف ’حرف علت‘ ہو (۲) وہ اسم جس کا کوئی حرف محذوف ہو (۳) دو حرفی علم

(۴) تا سے خالی مؤنث۔

وہ اسم جس کا دوسرا حرف علت ہو: چون کہ تصغیر اسما کو اصل کی طرف پھیر دیتی ہے، اس لیے اگر اسم مصغر کا دوسرا حرف اصل میں ایسا حرف لین ہو جو دوسرے حرف سے بدل گیا ہو تو تصغیر میں اصل حرف واپس آجائے گا، خواہ وہ اصل حرف واو، جیسے: ”قِيْمَة“ [اصل ”قِيَوْمَة“ ہے] سے ”قُوِيْمَة“۔ ”ماء“ [اصل ”مَوَة“ ہے] سے ”مُوِيْه“۔ ”باب“ [اصل ”بَوْب“ ہے] سے ”بُوِيْب“۔ ”طی“ سے ”طُوِي“۔ ”میزان“ سے ”مُوِيْزِيْن“۔ ”دیوان“ سے ”دُوِيُوِيْن“۔ یا اصل حرف یا ہو، جیسے: ”ناب“ [اصل ”نَيْب“ ہے] سے ”نُيَيْب“۔ ”موقن“ [اصل ”مُيَقِن“ ہے] سے ”مُيَيْقِن“۔

تنبیہ: ”مُتَعَد“ [اصل ”مُوْتَعَد“ ہے] اور ”آدم“ [اصل ”أَدَم“ ہے] میں اصل حرف تصغیر میں واپس نہ ہوگا، کیوں کہ ”مُتَعَد“ میں حرف لین نہیں ہے اور ”آدم“ میں اصل حرف لین نہیں ہے۔

فائدہ: ”عِيْد“ [اصل ”عَوْد“ ہے] کی تصغیر مندرجہ بالا قاعدہ کے خلاف ”عُيَيْد“ لائی گئی ہے تاکہ ”عَوْد“ کی تصغیر سے التباس نہ ہو۔

فائدہ: اگر اصل حرف ہمزہ ہو جو یا سے بدل گیا ہو، تو وہ بھی تصغیر میں واپس ہوگا، جیسے: ”ذِيْب“ سے ”ذُوِيْب“۔ یوں ہی اگر اصل حرف حرف صحیح ہو تو وہ بھی واپس ہوگا، جیسے: ”دِيْنَار“ [اصل ”دِنَار“ ہے] سے ”دُنِيْنِيْر“۔

وہ اسم جس کا تیسرا حرف، حرف علت ہو: اس صورت میں اگر وہ حرف علت یا ہو تو علیٰ حالہ باقی رہے گا، جیسے: ”ظَبْي“ سے ”ظُيْبِي“۔ ”جَمِيْل“ سے ”جُمَيْل“۔ ورنہ یا ہو کر یاے تصغیر میں مدغم ہو جائے گا، جیسے: ”عَصَا“ سے ”عُصَيَّة“۔ ”رَحِي“ سے ”رُحَيَّة“۔ ”شَمَال“ سے ”شُمَيْل“۔ ”دَلُو“ سے ”دُلَيَّة“۔ ”قَدُوْم“ سے ”قُدَيْم“۔ لیکن اگر آخری حرف یاے مشدّد ہو اور اس سے پہلے دو حرف ہوں تو یاے مشدّد کی تخفیف کر کے یاے تصغیر میں ادغام کر دیں گے، جیسے: ”صَبِي“ سے ”صُبَي“۔ ”عَلِي“ سے ”عَلِي“۔

وہ اسم جس کا چوتھا حرف، حرف علت ہو: اس صورت میں اگر چوتھا حرف یا ہو تو علیٰ حالہ باقی رہے گا، جیسے: ”قُنْدِيْل“ سے ”قُنَيْدِيْل“۔ اور اگر واو یا الف ہو تو یا سے تبدیل ہو جائے گا، جیسے: ”ار جوحه“ سے

الفاظ کے معانی: سِرْحَان: بھیڑ یا طی: لپیٹنا۔ ناب: دانت۔ ذیب: بھیڑ یا۔ دَلُو: ڈول۔ قَدُوْم: آگے بڑھ کر تملہ کرنے والا، کلھاڑا۔

أَرِجِيحَة - "مِنْشَار" سے "مَنْشِير"۔

وہ اسم جس کا کوئی حرف محذوف ہو: اگر محذوف اصلی حرف ہو اور حذف کے بعد وہ اسم تین حرف پر باقی ہو تو تصغیر میں وہ حرف محذوف واپس نہ ہوگا، جیسے: "شَاك" [اصل "شَاكِي" ہے] سے "شَوَيْك"۔ "قَاض" سے "قَوَيْض"۔ (حالت رفع و جر میں تنوین رہے گی اور حالت نصب میں "شَوَيْكِيَا" اور "قَوَيْضِيَا" ہو جائے گا) اور اگر بعد حذف دو حرف پر باقی ہو تو وہ حرف محذوف تصغیر میں واپس ہوگا، جیسے: "كُل" سے "أَكَيْل"۔ "خَذ" سے "أَخَيْد"۔ "مَذ" سے "مَنْيَذ"۔ "قُل" سے "قَوَيْل"۔ "بِع" سے "بَيْع" [جب کہ یہ سارے کلمات علم ہوں] اور جیسے: "يَذ" سے "يَذِيَّة"۔ "دَم" سے "دُمِي"۔ "أَب" سے "أُبِي"۔ "أَخ" سے "أُخِي"۔ "أُخْتُ" سے "أُخِيَّة"۔ "بِنْتُ" سے "بُنْيَّة"۔ اور جیسے: "قَه" سے "وَقِي"۔ "فَه" سے "وَفِي"۔ "رَه" سے "رَأَى"۔ [جب کہ یہ کلمات نام ہوں]

دو حرفی علم: اگر وضع کے اعتبار سے علم کا دوسرا حرف صحیح ہو تو تصغیر میں مکرر ہو جائے گا یا آخر میں یا زائد کردی جائے گی، جیسے: "بَل" سے "بَلِيل" یا "بَلِي"۔ "هَل" سے "هَلِيل" یا "هَلِي"۔ اور اگر حرف علت ہو تو نام رکھتے وقت مضعف ہو جائے گا اور اس مضعف کی تصغیر لائی جائے گی، جیسے: "لَو" سے "لَوِي"، "كَي" سے "كِي"، "فِي" سے "فِي"، "مَآ" اور "لَا" علم ہونے پر "لَو" سے "لَوِي"، "كَي" سے "كِي"، "فِي" سے "فِي"، "مَآ" اور "لَا" علم ہونے پر "لَوِي" اور "لَوِي" ہوگی۔

تاسے خالی مؤنث: تاسے خالی مؤنث اگر تین حرفی ہو تو تصغیر میں اس کے آخر میں تالاحق کر دی جاتی ہے، جیسے: "دَار" سے "دَارِي"، "شَمْس" سے "شَمْسِي"، "هَنْد" سے "هَنْدِي"، "عَيْن" سے "عَيْنِي"، "سِن" سے "سِنِي" اور "أُذُن" سے "أُذُنِي"، "شَمْسِيَّة" سے "شَمْسِيَّة"، "هَنْدِيَّة" سے "هَنْدِيَّة"، "عَيْنِيَّة" سے "عَيْنِيَّة" اور "أُذُنِيَّة"۔ لیکن اگر تالاحق ہانے سے مفرد یا مذکر کی تصغیر سے التباس کا خوف ہو تو تالاحق نہیں کریں گے، جیسے: "شَجَر" اور "بَقَر" کی تصغیر "شَجِير" اور "بَقِير" (بغیر تالاحق کے) ہوگی، تاکہ "شَجَرَة" اور "بَقَرَة" کی تصغیر سے التباس نہ ہو۔ یوں ہی "ثَلْث" اور "خَمْس" (معدود مؤنث) کی تصغیر "ثَلَاث" اور "خَمِيس" ہوگی، "ثَلَاثَة" اور "خَمِيسَة" نہیں ہوگی، تاکہ معدود مذکر کی تصغیر سے التباس نہ ہو۔

درج ذیل تین حرفی مؤنث کی تصغیر میں تانہ لاحق کرنا شاذ ہے:

① "حَرْب" سے "حَرْبِي"۔ ② "ذَوْد" سے "ذَوَيْد"۔ ③ "دِرْع" سے "دَرِيْع"۔ ④ "نَعْل" سے "نُعَيْل"۔ ⑤ تین سے زائد حروف والے اسم مؤنث سماعی کی تصغیر میں تانہ لاحق ہوگی، جیسے: "عُقَاب" سے "عُقَيْب"۔ "عَقْرَب" سے "عُقَيْرِب"۔ اور درج ذیل کلمات شاذ ہیں:

① "وَرَاء" سے "وَرِيئَة"۔ ② "أَمَام" سے "أَمِيْمَة"۔ ③ "قَدَام" سے "قَدِيدِيْمَة"۔

(۱) "مَآ" اور "لَا" میں تضعیف الف کرنے پر چون کہ نطق دشوار ہے لہذا دوسرے الف کو ہمزہ سے بدل دیا جائے گا، البتہ "مَآ" بمعنی پانی کی تصغیر "مَوِيَة" ہے، کیوں کہ وہاں ہمزہ کی اصل ہے جو تصغیر میں لوٹ آتی ہے۔

الفاظ کے معانی: أَرِجُوْحَة: جمولا۔ مِنْشَار: آری۔ "قَه" اور "فَه" فعل امر ہیں، آخر میں ہائے سکت لاحق ہے۔

دوس (۱۵) ﴿تصغیر جمع، تصغیر ترخیم اور شواذ تصغیر کا بیان﴾

تصغیر جمع: جمع قلت کی تصغیر آتی ہے، جیسے: "أَحْمَالٌ"، "أَنْفُسٌ"، "أَعْمِدَةٌ"، "فُتَيَّةٌ"، "كَاتِبُونَ" اور "كَاتِبَاتٌ" کی تصغیر "أَحْمِلٌ"، "أُنِيفُسٌ"، "أُعَيْمِدَةٌ"، "فُتَيَّةٌ"، "كُؤَيْتِبُونَ" اور "كُؤَيْتِبَاتٌ" ہوگی۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ مفرد کی تصغیر بنا کر پھر جمع سالم بنالیں، جیسے: "أَكْلَبٌ" کی تصغیر "كُلَيْبَاتٌ" اور "أَحْمَالٌ" کی تصغیر "جُمَيْلَاتٌ" بنالیں۔ جمع کثرت کی تصغیر نہیں بنائی جاتی، کیوں کہ تصغیر اور کثرت میں منافات ہے۔ البتہ کوفیوں نے اس جمع کثرت کی تصغیر کو جائز قرار دیا ہے جس کے لیے مفرد میں نظیر ہو، جیسے: "رَغِيفٌ" کی جمع "رُغْفَانٌ" کی تصغیر "رُغْنِفَانٌ"، کیوں کہ یہ جمع "عُثْمَانٌ" مفرد کی نظیر ہے۔

فائدہ: اگر جمع کثرت کی تصغیر بنانا منظور ہو تو پہلے اُس کے مفرد کی تصغیر بناتے ہیں، پھر اگر مذکر عاقل ہو تو جمع مذکر سالم بنالیتے ہیں، جیسے: "عِلْمَانٌ" سے "غُلَيْمُونَ"۔ اور اگر مؤنث یا مذکر غیر عاقل ہو تو جمع مؤنث سالم بنالیتے ہیں، جیسے: "جَوَارٌ" سے "جَوَيْرِيَّاتٌ"۔ اور "دِرَاهِمٌ" سے "دُرَيْهَمَاتٌ"۔ اور اگر جمع کثرت کے لیے کوئی جمع قلت بھی ہو تو یہ بھی جائز ہے کہ اس کو جمع قلت کی طرف پھیر کر اس کی تصغیر بنالیں، جیسے: "عِلْمَانٌ" کی تصغیر "غُلَيْمَةٌ" [جمع قلت "غُلْمَةٌ" ہے] اور "دُورٌ" کی تصغیر "أُدَيْرٌ" [جمع قلت "آذُرٌ" ہے] بنالیں۔

نوٹ: اسم جمع کی تصغیر بھی آتی ہے، جیسے: "رَكْبٌ" سے "رُكَيْبٌ"۔

تصغیر ترخیم: تصغیر کی ایک قسم اور ہے جس کو تصغیر ترخیم کہا جاتا ہے، اور وہ یہ ہے کہ کسی اسم کے تمام زائد حروف حذف کرنے کے بعد اصلی حروف سے تصغیر بنائی جائے۔

وجہ تسمیہ: اس کو تصغیر ترخیم اس لیے کہا جاتا ہے، کہ "ترخیم" کا معنی تقلیل یعنی کم کرنا ہے اور اس تصغیر میں زائد حرف حذف کر کے کمی کی جاتی ہے۔

نوٹ: تصغیر ترخیم کا اطلاق انہی حروف کے حذف پر ہوگا جن کا تصغیر میں باقی رہنا جائز ہو، لہذا وہ حروف جو تصغیر بنانے میں حذف ہو جاتے ہیں، ان کے حذف کو تصغیر ترخیم کا نام نہیں دیا جائے گا، اس لیے "سَفَرَجَلٌ" اور "مُتَدَخِرٌ" کی تصغیر میں "سُفَيْرِجٌ" اور "دُحَيْرِجٌ" تصغیر ترخیم نہیں، بلکہ تصغیر بلا ترخیم ہے۔

ثلاثی کی تصغیر ترخیم: اسم ثلاثی (تین اصلی حروف والے اسم) کی تصغیر ترخیم "فُعِيلٌ" کے وزن پر آتی ہے، جیسے: "أَحْمَدٌ"، "حَامِدٌ"، "مَحْمُودٌ"، "مَحْمَدٌ"، "حَمَّادٌ"، "حَمْدَانٌ" اور "حَمُودَةٌ" (سب) کی تصغیر ترخیم "حُمَيْدٌ" آئے گی۔

تین اصلی حروف والے اسم میں اگر دو یا دو سے زیادہ حروف زائد ہوں تو تصغیر ترخیم میں تمام زوائد حذف ہو جاتے ہیں، جیسے: "مُنْطَلِقٌ" سے "طَلِيقٌ" اور "مُسْتَخْرِجٌ" سے "خُرَيجٌ"۔

تنبیہ: قرائن پر اعتماد کرتے ہوئے تصغیر ترخیم میں اشتباہ والتباس سے صرف نظر کیا جاتا ہے۔

اسم مؤنث کی تصغیر ترخیم: اگر اسم ثلاثی کا مسمی مؤنث ہو (علامت تانیث ہو یا نہ ہو) تو تصغیر ترخیم میں تا آئے گی، لہذا "مکرمۃ"، "حُبلی"، "سوداء" اور "سُعاد" کی تصغیر "مُکیرمۃ"، "حُبیلۃ"، "سُویدۃ" اور "سُعیدۃ" آئے گی۔ یوں ہی اگر کسی مؤنث کا نام "سَعید" یا "سَماء" رکھ دیا جائے تو تصغیر ترخیم "سُعیدۃ" اور "سُمیۃ" ہوگی، لیکن اگر اسم مؤنث، انا لکھ سے مختص ان صفات سے ہو جن میں تانیث نہیں آتی تو تصغیر ترخیم میں بھی تانیث نہیں آتی ہے، جیسے: "حائض" سے "حُیض"، "طالق" سے "طَلیق"، "ناہد" سے "نُہید"۔ اور اگر بغیر علامت والا اسم مؤنث یا علامت والا اسم مؤنث، مذکر کا نام ہو تو تانیث نہیں آئے گی، جیسے: "سَماء" سے "سُمی"، "مُکرمۃ" سے "مُکیرم"، "فاطمۃ" سے "فُطیم"، "صحراء" سے "صَحیر"۔ اور اگر تصغیر کے بعد نام رکھا جائے تو تا برقرار رہے گی۔

رُباعی کی تصغیر ترخیم: رُباعی کی تصغیر ترخیم "فُعَیْل" کے وزن پر آتی ہے، جیسے: "قُرطاس" اور "عُصفور" سے "قُرَیطس" اور "عُصیفِر"۔ اور "ابراہیم" اور "اسماعیل" کی تصغیر ترخیم "بُرَیہ" اور "سُمیع" آئے گی، البتہ ان دونوں اسماء کی تصغیر حذف ہمزہ کی اولویت کے قائلین کے نزدیک "بُرَیہ" اور "سُمیع" ہے، جب کہ حذف لام اور میم کی اولویت کے قائلین کے نزدیک "اُبَیرہ" اور "اُسَیم" ہے۔

نوٹ: صحیح قول کے مطابق تصغیر ترخیم اعلام کے ساتھ خاص نہیں ہے۔

شواذ تصغیر: گزر چکا ہے کہ تصغیر صرف اسم متمکن سے آتی ہے اور فعل، حرف اور اسم غیر متمکن سے تصغیر نہیں آتی ہے، البتہ درج ذیل فعل اور اسم غیر متمکن سے بھی تصغیر آتی ہے۔

(۱) فعل تَعَجَّب، جیسے: "ما أَحَسَّنَه" اور "ما أَمْلَحَه" سے "ما أَحَسِّنَه" اور "ما أَمِلَحَه"۔ (۱)

(۲) مرکب مزجی، جیسے: "مَعْدِیْکَرَب" سے "مُعْدِیْکَرَب"۔

نوٹ: ان دونوں (یعنی فعل تعجب اور مرکب مزجی) کی تصغیر اسم متمکن کے قاعدہ کے مطابق مقررہ وزن پر آتی ہے۔

(۳) اسماء اشارہ: "ذَا" اور "تَا"، اُن کے تشنیہ "ذَان" اور "تَان" اور ان کی جمع "اَوْلَآء" اور "اُولَی" کی تصغیر

(علی الترتیب) "ذَیَا"، "تَیَا"، "ذَیَان"، "تَیَان"، "اُولَیَّاء" اور "اُولَی" ہے۔

(۴) اسماء موصول، "الذی" اور "التي"، ان کے تشنیہ "الذَان" اور "اللتَان" اور اُن کی جمع "الذین" اور "اللَاتِی" کی تصغیر (علی الترتیب) "اللَذَیَا"، "اللَتَیَا"، "اللَذَیَان"، "اللَتَیَان"، "اللَذَیُون" اور "اللَتَیَات" ہے۔

مشقی سوالات: (۱) آ۔ نے والے اسماء کی تصغیر بناؤ: مِیزَان، کَلْب، ذَسَب، اَسْوَد، مُبَغْثِر، زَهْرَة، قِرطاس،

(۱) فائدہ: امام احمد رضا قدس سرہ نے اپنے تصدیق الائمہ کے ص ۱۰۷ (رَدُّ الْاِحْمَامِ عَلٰی شُحُوْنِ الْبَانِ) یاما اُمَیْلَحَ ذِکْرُ بِنِضِ الْبَانِ کے تحت قاموس کے حوالہ سے تحریر فرمایا ہے کہ عربوں نے اس طرح کی صرف دو تصغیریں بنائی ہیں (۱) یاما اُمَیْلَحَ (۲) ما اُحِیْسَنَہ۔

حَنْظَل، هَرَّة، نَعْمَان، حُجْرَة، بَاب، حُسْنَى، أَنْهَر، خَنْسَاء، زَبَزَجَد، أَنْحَر، شَاعِرُون، خَوَاصِر، سَوِيدَاء، سَوِيدَة۔
(۲) یائے تغیر کے بعد والے حرف کا مکسور ہونا کب ضروری نہیں ہے۔ (۳) آنے والے اسمائے مضر سے اسمائے مکبر بناؤ: دَوِيرَة، مُوَيَعِيْد، اُرْيَضَة، كُتَيْب، شُجَيْرَة، حُصَيْن، هُنَيْدِي، بُرَيْكَة، قُنَيْطِر، مُطَيِّفِر، دُرَيْهَم، جُوَيْرِيَة، عُبيد الرحمن، أَفَيْس، بُحَيْرَة، عُنَيْرَة، صُحَيْرَاء۔ (۴) "غُضَيِّفِر" اور "بُعَيْثِر" کو تغیر ترحیم کیوں نہیں قرار دیا جاسکتا؟ (۵) "كُتَيْب" اور "تُصَيِّر" کو کس کس کلمہ کی تغیر ترحیم قرار دیا جاسکتا ہے؟

دوسرا (۱۶) نسبت کا بیان ﴿﴾

نسبت: کسی چیز سے تعلق ظاہر کرنے کے لیے اس اسم کے آخر میں یاے مشدّد دما قبل مکسور لاحق کرنے کو نسبت کہتے ہیں۔
اسم منسوب: وہ اسم ہے جس کے آخر میں نسبت والی یاے مشدّدہ لاحق ہو، جیسے: "عربی"۔
فائدہ: چونکہ نسبت میں صفت کا معنی پایا جاتا ہے، اس لیے اگر اسم صفت کے آخر میں یاے نسبت لاحق ہو تو مبالغہ کا معنی پیدا ہو جائے گا، جیسے: "أَخْمَرِي" (بہت سرخ)۔

نسبت سے تغیرات: نسبت سے تین تغیرات ہوتے ہیں (۱) لفظی (۲) معنوی (۳) حکمی۔
لفظی تغیر تو یہ ہے کہ اسم کے آخر میں یاے مشدّد دما قبل مکسور لاحق ہوتی ہے اور اعراب یا کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔
معنوی تغیر یہ ہے کہ لفظ، منسوب الیہ (مثلاً "عرب") کی بجائے منسوب (مثلاً: "رجل") کا اسم ہو جاتا ہے۔ اور حکمی تغیر یہ ہے کہ یہ لفظ صفت مشبہ کی طرح اسم ظاہر یا اسم ضمیر کو رفع دیتا ہے، جیسے: "زید عربی ابوہ" اور جیسے: "زید عربیۃ امّہ"۔
نوٹ: درج ذیل اسماء کی طرف نسبت کرنے میں مزید کچھ تغیرات ہوتے ہیں:

(۱) مؤنث بالتا (۲) اسم ممدود (۳) اسم مقصور (۴) اسم منقوص (۵) وہ اسم جس کا بعض حصہ محذوف ہو (۶) وہ اسم جس کا دوسرا حرف مکسور ہو (۷) وہ اسم جس کے آخری حرف سے پہلے یاے مشدّدہ مکسورہ ہو (۸) وہ اسم جس کا آخر یاے مشدّدہ ہو (۹) تشنیہ اور جمع (۱۰) علم مرکب (۱۱) "فَعِيلَه"، "فَعِيلَه"، "فَعِيل" اور "فَعِيل" کی طرف نسبت۔ (۱۲) وہ اسم جو دو حرف پر مشتمل ہو۔
(۱) مؤنث بالتا کی طرف نسبت: مؤنث بالتا کی طرف نسبت میں تا حذف کرنا واجب ہے، جیسے: "فاطمه" سے "فاطمی" اور "طلحة" سے "طلحی"۔

(۲) اسم ممدود کی طرف نسبت: اگر اسم ممدود کا ہمزہ برائے تانیث ہو تو نسبت کے لیے ہمزہ کو واو سے بدلنا واجب ہے، جیسے: "حمراء" سے "حمراوی"۔ "بیضاء" سے "بیضاوی"۔ اور اگر ہمزہ اصلی ہو تو نسبت میں برقرار رہے گا، جیسے: "وُضَاء" سے "وُضَائِي"۔ "قُرَاء" سے "قُرَائِي"۔ اور اگر اس ہمزہ کی اصل واو یا یا ہو یا وہ ہمزہ برائے الحاق ہو تو برقرار رکھنا اور واو سے بدلنا دونوں جائز ہے، جیسے: "کِساء" [اصل "کِساو" ہے] سے "کِسَائِي" یا "کِساوی"۔ "رِداء" [اصل "ردای" ہے] سے "رِدَائِي" یا "رِداوی"۔ "عِلْبَاء" سے "عِلْبَائِي" یا "عِلباوی" اور "جِزْبَاء" سے "جِزْبَائِي" یا "جِزباوی" [عِلْبَاء اور جِزْبَاء میں ہمزہ برائے الحاق ہے]

(۳) اسم مقصور کی طرف نسبت: الف مقصور اگر تیسرا حرف ہو تو نسبت میں واو سے بدل جائے

گا، جیسے: "عَصَا" سے "عَصَوِي"۔ "فَتَى" سے "فَتَوِي"۔

اور اگر الف مقصور اس اسم کا چوتھا حرف ہو جس کا دوسرا حرف ساکن ہو تو واو سے بدلنا اور حذف کرنا دونوں جائز ہے،

جیسے: "مَلْهَوِي" سے "مَلْهَوِي" یا "مَلْهَوِي"۔ "حُبْلِي" سے "حُبْلَوِي" یا "حُبْلِي"۔ اور "عَلْقِي" سے "عَلْقَوِي" یا

"عَلْقِي"۔ (البتہ اس صورت میں قول مختار یہ ہے کہ اگر الف مقصور برائے تانیث ہو تو حذف کر دیا جائے، جیسے: "حُبْلِي" سے

"حُبْلِي"۔ اور اگر الحاق کے لیے ہو تو یا سے بدل دیا جائے، اور اگر اصل میں واو یا یا ہو تو واو سے بدل دیا جائے، جیسے:

"عَلْقَوِي"، "مَلْهَوِي"۔ اور قلب کی صورت (یعنی واو سے بدلنے والی صورت) میں واو سے پہلے الف زائد کرنا بھی جائز ہے،

جیسے: "عَلْقَاوِي" اور "حُبْلَاوِي"۔

اور اگر الف مقصور اس اسم کا چوتھا حرف ہو جس کا دوسرا حرف متحرک ہو یا وہ چوتھے حرف کے بعد ہو تو نسبت میں اس کا

حذف واجب ہے، جیسے: "بَرْدِي" سے "بَرْدِي"۔ "جَمَزِي" سے "جَمَزِي"۔ "جُمَادِي" سے "جُمَادِي"۔ "مُسْتَشْفِي" سے

"مُسْتَشْفِي"۔ "مُصْطَفِي" سے "مُصْطَفِي"۔ اور بعض نے واو سے بدل کر "مُصْطَفَوِي" کہنا بھی جائز قرار دیا ہے۔

(۴) اسم منقوص کی طرف نسبت: یاے منقوص اگر تیسرے حرف کی جگہ ہو تو اس کو واو سے بدل دیں

گے اور اس سے پہلے فتح لائیں گے، جیسے: "شَجِي" سے "شَجَوِي"۔

اور اگر یاے منقوص چوتھے حرف کی جگہ ہو تو اس کو واو سے بدلنا اور حذف کرنا دونوں جائز ہے، جیسے: "قَاضِي" سے

"قَاضَوِي" اور "قَاضِي"۔ لیکن حذف مختار ہے۔ (واو سے بدلنے کی صورت میں ماقبل واو مفتوح ہوگا)

اور اگر یاے منقوص پانچویں حرف یا اس سے زائد حرف کی جگہ ہو تو حذف واجب ہے، جیسے: "مُرْتَجِي" سے

"مُرْتَجِي"۔ "مُسْتَعْلِي" سے "مُسْتَعْلِي"۔

(۵) اسم محذوف البعض کی طرف نسبت: محذوف الف اسم ثلاثی اگر صحیح اللام ہو تو نسبت میں

حرف محذوف واپس نہ ہوگا، جیسے: "عِدَّة" سے "عِدِّي"۔ "زِنَّة" سے "زِنِّي"۔ اور اگر مذکورہ اسم ثلاثی معتل اللام ہو تو حرف

محذوف کو واپس لانا اور عین کلمہ کو فتح دینا لازم ہے، جیسے: "شَيْئَة" سے "وَشْيَوِي"۔ "دِيَّة" سے "وَدَوِي"۔ ان دونوں میں لام

کلمہ کی جگہ جو یا تھی وہ واو سے بدل گئی ہے۔

محذوف اللام اسم ثلاثی کی طرف نسبت کرنے میں لام کلمہ واپس لاتے ہیں اور دوسرے حرف کو فتح دیتے ہیں۔ جیسے:

"أَخ" سے "أَخَوِي"۔ "أَب" سے "أَبَوِي"۔

اور اگر لام کلمہ کے عوض میں ہمزہ وصل لایا گیا ہو تو نسبت میں ہمزہ حذف کر کے لام واپس لانا اور موجودہ حال برقرار

رکھنا دونوں جائز ہے، جیسے: "ابن" سے "بنوي" اور "ابني"۔ "اسم" سے "سموي" اور "اسمي"۔

نوٹ: "بنت" اور "اخت" کی نسبت قیاس کے مطابق "بنوی" اور "اخوی" ہے، اور یوں کے نزدیک "بنتی" اور "اختی" ہے۔

(۶) **اس اسم ثلاثی کی طرف نسبت جس کا دوسرا حرف مکسور ہو:** مذکورہ اسم کی نسبت میں تخفیف کے لیے دوسرے حرف کے کسرہ کو فتح سے بدل دیتے ہیں، جیسے: "نَمِر" سے "نَمَرِي"۔ "ذُبُل" سے "ذُولِي"۔ "اِبِل" سے "اِبْلِي"۔ "مَلِك" سے "مَلَكِي"۔ "اِبِل" کی نسبت میں "اِبْلِي" (بکسر تین) بھی جائز ہے۔

(۷) **اس اسم کی طرف نسبت جس کے آخری حرف سے پہلے یاے مشدہ مکسورہ ہو:** مذکورہ اسم کی طرف نسبت میں تخفیف کے لیے یاے مکسورہ کو حذف کر دیتے ہیں، جیسے: "طَيِّب" سے "طَيِّبِي"۔ "مَيِّت" سے "مَيِّتِي"۔ "كَيِّس" سے "كَيِّسِي"۔ "كُرَيْم" سے "كُرَيْمِي"۔

(۸) **اس اسم کی طرف نسبت جس کا آخر یاے مشدہ ہو:** اس اسم میں اگر یاے مشدہ سے پہلے ایک حرف ہو تو پہلی یا کو فتح دے کر دوسری یا کو واو سے بدل دیتے ہیں، جیسے: "حَي" سے "حَيَوِي"۔ لیکن اگر پہلی یا کی اصل واو ہو تو اس کو بھی واو سے بدل دیتے ہیں، جیسے: "طَي" سے "طَوَوِي"۔

اور اگر یاے مشدہ سے پہلے دو حرف ہوں تو پہلی یا کو حذف کر کے اس کے ماقبل کو فتح دے دیتے ہیں اور دوسری یا کو واو کر دیتے ہیں، جیسے: "عَلِي" سے "عَلَوِي"۔ "نَبِي" سے "نَبَوِي"۔ "قُصَي" سے "قُصَوِي"۔ "جُدَي" سے "جُدَوِي"۔ اور اگر یاے مشدہ سے پہلے دو سے زائد حروف ہوں تو یاے مشدہ کو حذف کرنا واجب ہے، جیسے: "كُرَيْسِي" سے "كُرَيْسِي" اور "شَافِعِي" سے "شَافِعِي"۔

فائدہ: صیغہ منتهی الجموع کے آخر میں اگر یاے مشدہ برائے نسبت نہ ہو تو منتهی الجموع کے وزن پر ہونے کی وجہ سے غیر منصرف ہوگا، جیسے: "بَخَاتِي" (بُخْتی کی جمع) اور "كِرَاسِي" (کُرسی کی جمع)۔ پھر جب نسبت کی جائے گی تو یاے مشدہ کی جگہ پر یاے نسبت آئے گی اور منصرف ہو جائے گا۔ اب اگر اس وزن کے کسی اسم سے کسی مذکر کا نام رکھنے کے بعد نسبت ہو تو منصرف ہی رہے گا۔ لیکن اگر کسی مؤنث کا نام رکھ دیا جائے تو صیغہ منتهی الجموع کے وزن پر ہونے کی وجہ سے تو غیر منصرف نہ ہوگا، مگر علیت اور تانیث معنوی کی وجہ سے غیر منصرف ہوگا۔

(۹) **تثنیہ اور جمع کی طرف نسبت:** تثنیہ اور جمع کی طرف نسبت کرنے کے لیے واحد کی طرف پھرتے ہیں، جیسے: "زیدان" اور "زَيْدُون" سے "زَيْدِي"۔ "کُتُب" سے "کِتَابِي"۔ "أَخْلَاق" سے "خُلُقِي"۔ "فَرَاثِض" سے "فَرَضِي"۔ "سُود" سے "أَسْوَدِي" یا "سَوْدَاوِي" (۱)۔

(۱) "سُود"، "أَسْوَد"، اور "سَوْدَاء" دونوں کی جمع ہے، اس لیے اسود کی جمع کی طرف نسبت کرتے وقت "أَسْوَدِي" اور "سَوْدَاء" کی جمع کی طرف نسبت کرتے وقت "سَوْدَاوِي" کہا جائے گا۔

البتہ درج ذیل صورتوں میں موجودہ حالت کے اعتبار سے نسبت کرتے ہیں:

- (۱) جس جمع کا واحد نہ ہو، جیسے: "أَبَايِل" اور "تَجَالِيد" سے "أَبَايِلِي" اور "تَجَالِيدِي"۔
- (۲) اسم جمع، جیسے: "قَوْم" سے "قَوْمِي"۔ "مَغَشَر" سے "مَغَشَرِي"۔ "جَنَش" سے "جَنَشِي"۔
- (۳) وہ اسم جنس جس کے واحد اور جمع کے درمیان "تا" سے فرق کرتے ہیں، جیسے: "تَمَر" سے "تَمَرِي"۔ "تَمَر" کا معنی کھجور، ایک ہو یا زیادہ۔ اور "تَمَرَة" کا معنی ایک کھجور)

فائدہ: ملحقاتِ ثنّیہ و جمع کا حال ثنّیہ اور جمع کی طرح ہے، لہذا "إِثْنَان" اور "عِشْرِينَ" کی نسبت میں "إِثْنِي" یا "إِثْنَوِي" اور "عِشْرِي" کہا جائے گا۔

فائدہ: جمع تکسیر اگر علم ہو جائے یا علم کے درجہ میں ہو جائے تو علی لفظ نسبت کرتے ہیں، جیسے: "أَنَامَر" سے "أَنَامَرِي"۔ "أَوَزَاع" سے "أَوَزَاعِي"۔ "أَنَصَار" سے "أَنَصَارِي"۔

(۱۰) **علم مرکب کی طرف نسبت:** مرکب مزجی اور مرکب تام اگر علم ہوں تو اُن کے جز و اول کی طرف نسبت کرتے ہیں، جیسے: "مَغْدِنَكِرَب" سے "مَعْدِي"۔ "تَابَطُ شَرًّا" سے "تَابَطِي"۔ "جَادَ الْحَقُّ" سے "جَادِي"۔ اور مرکب اضافی اگر ایسا علم ہو جس میں لفظ "أَب" یا "إِبْن" یا "أُم" مضاف ہو تو مضاف الیہ کی طرف نسبت کرتے ہیں، جیسے: "أَبُو بَكْر" سے "بَكْرِي"۔ "ابن عباس" سے "عَبَّاسِي"۔ "أُمّ کلثوم" سے "کَلثُومِي"۔ ورنہ مضاف یا مضاف الیہ میں سے اس کی طرف نسبت کرتے ہیں جس کی طرف نسبت میں التباس نہ ہو، لہذا "عبد مناف" سے "مُنَافِي"۔ "عبد المطلب" سے "مُطَلِّبِي"۔ اور "إِمْرُؤُ الْقَيْس" سے "إِمْرِئِي"۔ "مَلَاعِبُ الْأَسِنَّة" سے "مُلَاعِبِي" کہتے ہیں۔

(۱۱) [الف] **"فُعِيلَة" کی طرف نسبت:** اس وزن کا اسم اگر معتل عین اور مضاعف نہ ہو تو "فُعَلِي" کے وزن پر نسبت لاتے ہیں (یعنی عین کلمہ کو فتح دے کر یا کو حذف کر دیتے ہیں) جیسے: "حَنِيفَة" سے "حَنَفِي"۔ "صَحِيفَة" سے "صَحْفِي"۔ اور اگر معتل عین یا مضاعف ہو تو موجودہ حال پر باقی رکھتے ہیں، جیسے: "طَوِيلَة" سے "طَوِيلِي"۔ "جَلِيلَة" سے "جَلِيلِي"۔

[ب] **"فُعِيلَة" کی طرف نسبت:** اس وزن کا اسم اگر مضاعف نہ ہو تو یا حذف کر کے "فُعَلِي" کے وزن پر نسبت لاتے ہیں، جیسے: "جُهَيْنَة" سے "جُهَنِي"۔ "مُرَيْنَة" سے "مُرْنِي"۔ اور اگر مضاعف ہو تو موجودہ حال کے اعتبار سے نسبت لاتے ہیں، جیسے: "أُمَيْنَة" سے "أُمَيْنِي"۔ "حُمَيْنَة" سے "حُمَيْنِي"۔

[ج] **"فُعِيل" اور "فُعِيل" کی طرف نسبت:** "فُعِيل" اور "فُعِيل" اگر معتل اللام ہوں تو ان کی نسبت "فُعَلِي" اور "فُعَلِي" کے وزن پر لاتے ہیں، جیسے: "عَلَوِي" سے "قُصِي"۔ "قُصَوِي" سے "قُصَوِي"۔ اور اگر صحیح اللام ہوں تو موجودہ حال کے اعتبار سے نسبت لاتے ہیں، جیسے: "کَرِيم" سے "کَرِيمِي"۔ "عُقِيل" سے "عُقِيلِي"۔ "أُونِس" سے "أُونِسِي"۔

(۱۲) دو حرف پر مشتمل اسم کی طرف نسبت: مذکورہ اسم کا دوسرا حرف اگر حرفِ صحیح ہو تو نسبت میں اس کی تضعیف اور عدم تضعیف دونوں جائز ہے، جیسے: "کَمْ" سے "کَمَّی" اور "کَمَّی" سے "کَمَّی" اور اگر دوسرا حرف واو ہو تو تضعیف اور ادغام واجب ہے، جیسے: "لَوْ" سے "لَوَّی" اور اگر دوسرا حرف الف ہو تو نسبت میں ہمزه زائد کرتے ہیں، جیسے: "لَا" سے "لَائی" اور یہ بھی جائز ہے کہ اس ہمزه کو واو سے بدل کر "لَاوِی" کر دیا جائے۔ اور اگر یا ہو تو تضعیف کے بعد اس کو فتح دینا اور دوسری یا کو واو کرنا واجب ہے، جیسے: "کَمَّی" سے "کَمَّوِی"۔

نسبت کے شواذ: مذکورہ بالا اصول کے خلاف جو نسبت ہو اس کا شمار نسبت کے شواذ سے ہوتا ہے۔ مثلاً (۱) اسم کے آخر میں الف نون زیادہ کر کے نسبت کرنا، جیسے "رَقَبَة" سے "رَقَبَانِی"۔ "شَعْر" سے "شَعْرَانِی"۔ "فَوْق" سے "فَوْقَانِی"۔ "تحت" سے "تَحْتَانِی"۔ (۲) آخر اسم میں "ز" زیادہ کر کے نسبت کرنا، جیسے: "مَرُو" سے "مَرُوْزِی"۔ (۳) شروع کے حرف کو فتح یا ضمہ دینا، جیسے: "أُمِّیَّة" سے "أَمَوِی"۔ "دَهْر" سے "دُھَرِی"۔ (۴) الف حذف کر دینا، جیسے: "بَادِیَّة" سے "بَدَوِی"۔ (۵) الف اور ہمزه حذف کر دینا، جیسے: "حَرُورَاء" سے "حَرُورِی"۔^(۱)

(۱) ذیل میں بعض اسماء کی فہرست دی جا رہی ہے جو قواعدِ نسبت کے برخلاف ہیں۔

اسماء	خلاف قیاس نسبت	اسماء	خلاف قیاس نسبت	اسماء	خلاف قیاس نسبت
أَنْفٌ كَبِيرٌ	أَنْفَانِی	أُمِّیَّة	أَمَوِی	بَادِیَّة	بَدَوِی
الْبَحْرَيْنِ	بَحْرَانِی	بَهْرَاء	بَهْرَانِی	تِهَامَة	تِهَامِی یَا تِهَامِ
تِیمُ اللَّاتِ	تِیمَلِی	ثَقِیفٌ	ثَقَفِی	جُذَیْمَة	جُذَمِی
جَلُولَاء	جَلُولِی	حَرُورَاء	حَرُورِی	الْحَرَمَین (مکة والمدينة)	حَرَمِی
حَضْرَمَوْتَ	حَضْرَمِی	خُزَیْنَة	خُزَیْنِی	دَهْر	دُھَرِی
ذَبْرٌ	ذَبْرَانِی	رَبٌّ	رَبَانِی	رَقَبَة عَظِیْمَة	رَقَبَانِی
رَامُهُرْمُزٌ	رَامِی	رُدَیْنَة	رُدَیْنِی	رُوح	رُوحَانِی
رَوْحَاء	رَوْحَانِی	الرَّیّ	رَازِی	رَبَاب	رَبِی
سَلِیقَة	سَلِیقِی	سَلِیْمَة الازد	سَلِیْمِی	سَلِیْم	سَلِیْمِی
شَعْرٌ کَبِیر	شَعْرَانِی	صَدْرٌ کَبِیر	صَدْرَانِی	صَنْعَاء	صَنْعَانِی
طَبِیْعَة	طَبِیْعِی	طَیّ	طَانِی	عُمَیْرَة کَلْب	عُمَیْرِی
بَنُو عُبَیْدَة	عُبْدِی	عَبْد شَمْس	عَبْشَمِی	عَبْد الدار	عَبْدَرِی
عَبْد قِیس	عَبْقِیسی	عَبْد اللہ	عَبْدَلِی	فُقَیْم کَنَانَة	فُقَمِی
الْقَرَاهِید	قُرْهُودِی	قُورِیم	قُورِمی	قُرَیْش	قُرَیْشِی
لَحِیَة عَظِیْمَة	لِخْیَانِی	مُلْبَح خَزَاعَة	مُلْحِی	اَمْرُ الْقِیس	مَرْقِسی
هَجَرٌ	هَاجِرِی	هَذَلٌ	هَذَلِی	الانْبَاط	نُبَاطِی یَا نِبَاطِ
نَاصِرَة	نَصْرَانِی	الْبَیْمَن	یَمَانِی		

فائدہ: کبھی نسبت کا معنی "فَاعِل"، "فَعَال" اور "فَعِل" سے بھی حاصل کر لیا جاتا ہے، یوں ہی کبھی اسم سے پہلے "ذُو" لگا کر بھی نسبت کا معنی حاصل کر لیا جاتا ہے، جیسے: "تَاِمِر"، "لَاِبِن"، "تَمَار"، "لَبَان"، "طَعِم"، "لَبِن"، "ذُو تَمَر"، "ذُو لَبِن"۔ اور "مِفْعَال" اور "مِفْعِيل" کے وزن سے معنی نسبت کا حصول شاذ ہے، جیسے: "مِغْطَار" [عطر والا] "مِخْضِر" [دوڑ والا]۔

مشقی سوالات: (۱) آنے والے اسماء سے اسم منسوب بناؤ: صَنِيف، مَكَّة، بَكْر، حَمْرَة، عَاتِكَة، سِقَاء، صَفْرَاء، دُبَاء، رَحَاء، دُنْيَا، مُرْتَضِي، مَاء، مُسْتَنْجِي، صِفَة، حَم، دَم، جَرِيدَة، عُرَيْنَة۔ (۲) آنے والے اسمائے منسوبہ سے نسبت ختم کرو: مَكِّي، رَضْوِي، نَبْوِي، ذَهْلِي، حُمْرِي، عَبَّاسِي، مُرْتَضِي، صَفْرَاوِي، عَصْوِي، مَدِينِي، حَنْفِي، شَافِعِي۔ (۳) "فَعِيل"، "فَعِيلَة" اور "فَعِيلَة" کی طرف نسبت کرنے میں کیا تبدیلی ہوتی ہے؟

درس (۱۷) وقف کا بیان ﴿﴾

وقف: وقف کا لغوی معنی ٹھہرنا ہے، اور اصطلاح صرف میں کسی کلمہ کے آخر میں ٹھہر جانا اور اس کو بعد والے کلمہ کے ساتھ نہ جوڑنا وقف کہلاتا ہے۔

مقاصد وقف: تین ہیں (۱) کلام مکمل ہو جانا (۲) شعر میں نظم تمام ہو جانا (۳) نثر میں جملہ تمام ہو جانا۔

وقف کی صورتیں: گیارہ ہیں: (۱) وقف بالاسکان الجُزء (۲) وقف بالروم ("روم" کے ساتھ وقف کرنا) (۳) وقف بالاشام (اشام کے ساتھ وقف کرنا) (۴) تنوین کو الف سے بدل کر وقف کرنا (۵) تائے تانیث کو ہا سے بدل کر وقف کرنا (۶) الف زائد کر کے وقف کرنا (۷) ہاے سکت بڑھا کر وقف کرنا (۸) یا کو حذف کر کے وقف کرنا (۹) ہمزہ کو حرف علت سے بدل کر وقف کرنا (۱۰) تضعیف کر کے (تکرار حرف کے ساتھ) وقف کرنا (۱۱) نقل حرکت کر کے وقف کرنا۔

(۱) **وقف بالاسکان المجرد:** آخری حرف متحرک پر روم و اشام کے بغیر وقف کرنا۔

فائدہ: یہ وقف کثیر ہے، اور ہر حرف متحرک پر ہوتا ہے، کلمہ خواہ مثنوی ہو یا معرب، متون ہو یا غیر متون۔

(۲) **وقف بالروم:** یہ ہے کہ حرف موقوف علیہ کی حرکت کی ہلکی سی آواز پیدا ہو۔ وقف بالروم حرف مضموم یا مکسور پر ہوتا ہے۔ بیشتر لوگوں کے نزدیک حرف مفتوح پر وقف بالروم ممنوع ہے، کیوں کہ فتح خفیف حرکت ہے اس لیے وہ مکمل فتح کی آواز میں ادا ہو جائے گا، علاوہ ازیں حرف مفتوح پر وقف بالروم جماعتی کی مشابہت کے باعث چہرہ کی بدنمائی کا باعث ہوگا۔

(۳) **وقف بالاشام:** یہ ہے کہ حرف مضموم کو ساکن پڑھنے کے بعد دونوں ہونٹوں کی حرکت سے بغیر آواز پیدا کیے ضمہ کی طرف اشارہ کیا جائے۔

تنبیہ: وقف بالروم اور وقف بالاشام درج ذیل صورتوں میں اکثر علما کے نزدیک درست نہیں:

﴿﴾ حالت وقف میں ہا سے تبدیل ہو جانے والی تائے تانیث میں روم و اشام نہیں ہوتا، کیوں کہ ان دونوں کا مقصد حرف موقوف علیہ کی اس حرکت کا بیان ہوتا ہے جو حالت وصل میں ہوتی، اور یہاں چوں کہ "تا" "ہا" سے بدل گئی، لہذا اس پر کوئی

حرکت حالت وصل میں ہوئی ہی نہیں، جیسے: "رَحْمَةً"۔ البتہ اگر تائید ہا سے نہ بدلے تو اس میں بھی روم و اشام درست ہے۔
 ❊ "میم جمع" میں بھی روم و اشام نہیں ہوتا ہے، جیسے: "لَكُمْ" "إِلَيْكُمْ"۔

❊ عارضی حرکت پر روم و اشام نہیں ہوتا ہے، جیسے: ﴿قُلِ ادْعُوا اللَّهَ﴾ کے لام میں روم جائز نہیں۔

(۴) تنوین کو الف سے بدل کر وقف کرنا: یہ وقف اسم متون منصوب میں ہوتا ہے، جیسے: ﴿سَلَامًا وَأَغْلَالًا﴾ یوں ہی لفظ "إِذْنٌ" کے نون اور نون تاکید خفیفہ کو بھی الف سے بدل کر وقف کرتے ہیں، جیسے: "إِضْرِبَنَّ" سے "إِضْرِبَا"۔

نوٹ: قبیلہ ازد کے لوگ اسم متون مرفوع کے نون کو واو سے بدل کر اور اسم متون مجرور کے نون کو یا سے بدل کر وقف کرتے ہیں، جیسے: "جَاءَ زَيْدٌ" "قُلْتُ لِرَيْدِي"۔ لیکن فصیح لغت میں ان حالتوں میں حذف نون کے بعد وقف بالاسکان کرتے ہیں، جیسے: "جَاءَ زَيْدٌ"۔

(۵) تائید تانیث اسمیہ کو ہا سے بدل کر وقف کرنا: یہ وقف اس صورت میں جائز ہے جب تائید تانیث سے پہلے ساکن حرف صحیح نہ ہو، جیسے: "رَحْمَةً"۔ کبھی لفظ "هَيْهَاتَ" کی "تاء" کو بھی تائید تانیث سے تشبیہ دے کر اس کو بھی ہا سے بدل کر وقف کرتے ہیں۔

نوٹ: جمع مؤنث سالم اور "أُولَات" میں یہ وقف ضعیف ہے۔ جیسے: "كَيْفَ الْإِخْوَةُ وَالْأَخَوَاتُ" [بھائی بہن کیسے ہیں]۔ "كَانَ دَفْنُ الْبَنَاءِ مِنَ الْمَكْرُمَاتِ" [لڑکیوں کا دفن (دور جاہلیت میں) قابل فخر کارنامہ تھا]

(۶) الف زائد کر کے وقف کرنا: یہ وقف ضمیر متکلم (انا) میں ہوتا ہے، کیوں کہ اس کی اصل "أَنَا" ہے، لیکن کو فیوں کے نزدیک اصل کلمہ الف کے ساتھ "أَنَا" ہے۔

(۷) ہائے سکت لاحق کر کے وقف کرنا: "ہائے سکت" وہ "ہا" ہے جو حرکت یا حرف مد کے بیان کے لیے آخر میں لاحق کی جاتی ہے اور اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ حالت وقف میں حرکت برقرار رہے۔

فائدہ: ہائے سکت کا الحاق درج ذیل صورت میں واجب ہے:

(۱) جب کوئی کلمہ ایک ہی حرف پر باقی ہو اور اپنے ماقبل کے جز کی طرح نہ ہو اس طور پر کہ یا تو اس سے پہلے کوئی لفظ نہ ہو، جیسے: "قَهْ"، "عَهْ" یا کوئی لفظ تو ہو مگر یہ ایک حرفی کلمہ اس لفظ کے جز کی طرح نہ ہو، مثلاً: جب "ما" استفہامیہ کا الف گر جائے، صرف "م" باقی رہے اور اس کی جانب کوئی اسم مضاف ہو تو "م" اس کے جز کی طرح نہ ہوگا اور اس کے آخر میں ہائے سکت کا الحاق واجب ہوگا۔ کہا جائے گا: مِثْلَ مَا أَنْتَ؟ - مَجِيءَ مَا جِئْتَ؟ (۱)

(۱) بعض لوگوں نے اس صورت میں بھی ہائے سکت کے وجوب کا قول کیا ہے جب کوئی کلمہ دو حرف پر باقی ہو اور ان میں ایک زائد ہو، جیسے: "لَمْ يَقَعْ"، "لَمْ يَعْهَدْ"، لیکن یہ صحیح نہیں ہے کیوں کہ قرآن پاک میں "لَمْ تَزَلْ" - "لَمْ أَلْ" بغیر ہائے سکت کے آیا ہے۔

ہائے سکت کا الحاق بطور جواز دو جگہوں پر ہے :

پہلی جگہ: ہر وہ متحرک جس کی حرکت اعرابی نہ ہو اور نہ ہی حرکت اعرابی کے مشابہ ہو^(۱) اور نہ ہی وہ ایسا ہو جہاں ہائے سکت کا الحاق واجب ہو، جیسے: "لَمْ يَخْشَ"، "لَمْ يَزِمْ" اور "لَمْ يَغْزُ" میں "لَمْ يَخْشَ"، "لَمْ يَزِمَ"، "لَمْ يَغْزَ" کرنا جائز ہے، اور جیسے: "غَلَامِي"، "عَلَامَ"، "حَتَّى مَ" اور "إِلَامَ" میں ہائے سکت لاحق کر کے "غَلَامِيَّة"، "عَلَامَةٌ"، "حَتَّى مَةٍ" اور "إِلَامَةٌ" کہنا جائز ہے۔ ("مَ" استفہامیہ پر حرف جر داخل ہونے کی صورت میں ہائے سکت کا الحاق رائج ہے) **اعتراض:** "مِثْلَ مَه" میں "مَ" کو "مِثْلَ" کے جز کی طرح نہیں مانا گیا ہے، تو اسی طرح "غَلَامِي" میں یاے متکلم مضاف کا جز نہیں ہے یوں ہی "مَ" استفہامیہ بھی حروف جارہ کا جز نہیں تو پھر "مِثْلَ مَه" کی طرح یہاں ہائے سکت کا الحاق واجب کیوں نہیں؟

جواب: چوں کہ حروف جر مستقل بالمعنی نہیں ہوتے، لہذا انھیں بعد والے اسم کے ساتھ ایک جز کی طرح مانا گیا، برخلاف مضاف کے، کیوں کہ وہ مستقل بالمعنی ہے۔

دوسری جگہ: کلمہ کے آخر میں اگر ایسا الف ہو جس کا بیان کرنا مقصود ہو تو وہاں بھی ہائے سکت کا الحاق جائز ہوتا ہے، جیسے: "يَا رَبَّاهُ"، "هَهْنَاهُ"، "هَوْلَاهُ"^(۲)

(۸) "يَا" حذف کر کے وقف کرنا: یہ وقف اسم منقوص میں بحالتِ رفع وجر ہوتا ہے، جیسے: "جَاءَ نِي الْقَاضُ" "جَاءَ نِي قَاضُ"، "مَرَرْتُ بِالْقَاضُ"، "مَرَرْتُ بِقَاضُ"۔

توضیح: "يَا" اگر ملفوظ ہو، جیسے: "الْقَاضِي" تو اکثر کے نزدیک وقف میں بھی باقی رہے گی، اور بعض کے نزدیک وقف میں حذف ہوگی۔ اور اگر "يَا" ملفوظ نہ ہو، جیسے: "قَاضُ" تو اکثر کے نزدیک وقف میں بھی حذف ہوگی، اور بعض کے نزدیک باقی رہے گی۔

مذکورہ تفصیلات حالتِ رفع وجر میں ہیں اور حالتِ نصب میں اسم منقوص، اسم صحیح کی طرح ہے، یعنی اگر غیر منون ہو تو وقف میں "يَا" ساکن ہوگی، جیسے: "رَأَيْتُ الْقَاضِي"۔ اور اگر منون ہو تو تنوین الف سے بدل جائے گی، جیسے: "رَأَيْتُ قَاضِيَا"۔

فائدہ: بعض لوگ "غَلَامِي" کے مثل میں بھی "يَا" کو حذف کرتے ہیں، البتہ اکثر کے نزدیک وقف میں "يَا" باقی رہتی ہے۔

فائدہ: فواصل اور توانی کی رعایت میں معتل لام میں واو اور یا کا اثبات اور حذف دونوں فصیح ہے، جیسے: "لَمْ يَغْزَوْا لَمْ يَزِمْ" میں "لَمْ يَغْزَوْا" کہنا اور "زَيْدٌ يَغْزُو وَيَزِمِي" میں "زَيْدٌ يَغْزُو وَيَزِمُ" کہنا صحیح ہے، البتہ واحد

(۱) حرکت اعرابی کے مشابہ سے مراد ماضی کی حرکت ہے، کیوں کہ مضارع سے تشبیہ کی بنا پر فعل ماضی حرکت پر مبنی ہوا ہے، یوں ہی اس سے مراد منادی مفرد معرفہ اور لائے نفی جنس کے اسم کی حرکت ہے، کیوں کہ ان کی حرکت بھی عامل سے مشابہ (حرف ندا یا لائے نفی جنس) داخل ہونے کی وجہ سے ہے [

(۲) "هولا" اگر قصر کے ساتھ ہو تو اسی صورت میں داخل ہے، اور اگر مد کے ساتھ "هولا" ہو تو پہلی صورت میں داخل ہوگا اور "هولائے" کہا جائے گا۔ لیکن اس میں یہ شرط ہے کہ الحاق کے سبب مضاف سے اشتباہ نہ ہو، کیوں کہ اشتباہ ہونے پر الحاق جائز نہیں ہے، لہذا "حُبْلَى" میں "حُبْلَاهُ" نہیں کہا جائے گا۔

مؤنث حاضر میں ”یا“ کا حذف اور جمع مذکر میں ”واو“ کا حذف قلیل ہے۔

(۹) **ہمزہ کو حرف علت سے بدل کر وقف کرنا:** اگر کسی کلمہ کا آخری حرف ہمزہ ہو تو بعض عرب ہمزہ کو اس کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدل کر وقف کرتے ہیں، اب اگر ہمزہ سے پہلے والا حرف مفتوح ہو تو اس حرف کا فتح باقی رکھتے ہیں، جیسے: **هَذَا الْكَلَوُ**، **رَأَيْتُ الْكَلَا**، **مَرَرْتُ بِالْكَلَى**۔ اور اگر ہمزہ سے پہلے والا حرف ساکن ہو تو ہمزہ کی حرکت ماقبل کو نقل کر دیتے ہیں، جیسے: **هَذَا الْخَبُو**، **رَأَيْتُ الْخَبَا**، **مَرَرْتُ بِالْخَبِي** اور جیسے: **هَذَا الْبُطُو**، **رَأَيْتُ الْبُطَا**، **مَرَرْتُ بِالْبُطَى**۔ اور جیسے: **هَذَا الرُّدُو**، **رَأَيْتُ الرُّدَا**، **مَرَرْتُ بِالرُّدَى**۔

(۱۰) **تضعیف کے ساتھ** (حرف کو مکرر کر کے) وقف قلیل ہے جیسے **جَعْفَرٌ**۔ اس وقف کے لیے درج ذیل

شرطیں ہیں:

(۱) حرف موقوف علیہ متحرک ہو (۲) صحیح ہو، لہذا ”راعی“ اور ”یغزو“ میں یہ وقف صحیح نہیں (۳) ہمزہ نہ ہو، لہذا ”رشاء“ میں یہ وقف صحیح نہیں (۴) اس سے پہلے حرف متحرک ہو، لہذا ”زید“ میں یہ وقف صحیح نہیں۔

(۱۱) **نقل حرکت کر کے وقف کرنا:** یہ وقف بھی قلیل ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ حرف موقوف علیہ کی حرکت ماقبل کو دے کر وقف کیا جائے، جیسے: **هَذَا الْبَكْرُ** اور جیسے: ایک قراءت میں ﴿وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾ آیا ہے۔ اس وقف کے لیے درج ذیل شرطیں ہیں:

(۱) حرف موقوف علیہ سے پہلے والا حرف ایسا ساکن ہو جس کو حرکت دینا معتذر یا ثقیل نہ ہو، لہذا [۱] **جَعْفَرٌ** [۲] **إِنْسَانٌ** [۳] **يَشْدُ** [۴] **يَقُولُ** اور [۵] **يَبْنِعُ** میں نقل حرکت سے وقف صحیح نہیں، کیوں کہ اول میں حرف موقوف علیہ کا ماقبل ساکن نہیں، دوم اور سوم میں ماقبل کو حرکت دینا معتذر رہے، اس لیے کہ الف حرکت قبول نہیں کرتا، اسی طرح حرف مدغم (**يَشْدُ**) کی پہلی (دال) بھی قابل حرکت نہیں۔ اور چہارم اور پنجم میں حرکت دینا ثقیل ہے، کیوں کہ ضمہ کے بعد ضمہ یا کسرہ کے بعد ضمہ ثقیل ہے۔

(۲) حرف موقوف علیہ مفتوح نہ ہو، لہذا **رَأَيْتُ الْبَكْرَ** صحیح نہیں (۳) نقل حرکت کرنے سے **فُعِلٌ** اور **فُعِلٌ** کا وزن نہ حاصل ہو، لہذا **هَذَا الْجُبْرُ** اور **مِنَ الْقُقُلِ** کہنا صحیح نہیں، کیوں کہ اول میں **فُعِلٌ** اور دوم میں **فُعِلٌ** کا وزن پیدا ہو گیا ہے۔

نوٹ: آخر کی دو شرطیں غیر مہموز سے خاص ہیں [لأنهم يغتفرون في الهمزة ما لا يغتفرون في غيرها]

مشقی سوالات: (۱) وقف بالا ساکن الجمر کہاں ہوتا ہے؟ (۲) وقف بالروم کیا ہے؟ اور یہ حرف مفتوح پر کیوں نہیں ہوتا؟ (۳) حرف مفتوح یا مکسور پر وقف بالا شام ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اور کیوں؟ (۴) ہا سے تبدیل ہو جانے والی تائے تانیث پر وقف بالروم اور وقف بالا شام کیوں نہیں ہو سکتا؟ (۵) یا کو حذف کر کے کس اسم پر وقف کیا جاتا ہے؟ (۶) تضعیف کے ساتھ وقف کی کیا شرطیں ہیں؟

الفاظ کے معانی: کَلَا: گھاس۔ خَبَّ: چھپی چیز۔ بَطَا: دیر۔ رُدَا: مدد، مددگار۔

دوس (۱۸) ﴿اجتماع ساکنین﴾

درج ذیل صورتوں میں اجتماع ساکنین صحیح ہے:

- (۱) حالت وقف میں مطلقاً اجتماع ساکنین درست ہے، جیسے: "عَالَمِیْن"۔ "رَحِیْم"۔ "النَّاس"۔
 (۲) حرف لیں کے بعد حرف مدغم اگر ایک کلمہ میں واقع ہو تو اُن دونوں حرفوں پر اجتماع ساکنین درست ہے، جیسے: "خَوِیَصَّة"، "الضَّالِّیْن" اور "تُمُوذُ الثَّوْب"۔ البتہ اگر حرف لیں ایک کلمہ میں اور حرف مدغم دوسرے کلمہ میں ہو تو اجتماع ساکنین درست نہیں ہے، بلکہ پہلے ساکن کو حذف کر دیا جائے گا (اس کا بیان آ رہا ہے)

نوٹ: مذکورہ بالا صورت میں حالت وقف میں تین ساکنوں کا اجتماع بھی درست ہے، جیسے: "دَوَابَّ"۔

- (۳) وہ اسماء جو حالت ترکیب میں نہ ہونے کی وجہ سے مبنی ہوں ان میں حالت وقف و وصل دونوں میں اجتماع ساکنین درست ہے، جیسے اسماء حروف "لَام"، "مِیْم"، "نُون"، "شِیْن" وغیرہ۔ اور جیسے: "دَاز"، "زَیْذ" وغیرہ۔ جب کہ غیر کے ساتھ مرکب نہ ہوں بلکہ تعداد مقصود ہو۔

- (۴) ہمزہ وصل مفتوحہ سے شروع ہونے والے کلمہ پر اگر ہمزہ استفہام آجائے تو بھی اجتماع ساکنین درست ہے اور اس کی دو صورت ہے، پہلی صورت یہ ہے کہ معرّف باللام پر ہمزہ استفہام آئے، جیسے: "آلْحَسَن"، "ءَ الْآن"، "ءَ الذَّاكِرِیْنَ"۔ دوسری صورت یہ ہے کہ لفظ "آیْمُنُ اللّٰهُ" یا "آیْمُ اللّٰهُ" پر ہمزہ استفہام آئے، جیسے: "آیْمُنُ اللّٰهُ"۔ "آیْمُ اللّٰهُ"۔
 نوٹ: مذکورہ بالا دونوں صورتوں میں ہمزہ وصل کو اس لیے حذف نہیں کرتے کہ خبر اور استفہام میں امتیاز رہے، البتہ ہمزہ وصل کو الف سے تبدیل کر دیتے ہیں۔

- (۵) "لاھا اللّٰہ" اور "إِنِّی اللّٰہ" میں بھی اجتماع ساکنین جائز ہے، اور اس صورت میں یہ بھی اختیار ہے کہ "لاھا" کا الف "إِنِّی" کی یا کو حذف کر کے "لَاۃ اللّٰہ" اور "إِلّٰہ" کہا جائے۔

- نوٹ: ان دونوں مثالوں میں حرف لیں کے بعد حرف مشدّد اگرچہ دوسرے کلمہ میں ہے، مگر پہلی مثال میں ہاے تنبیہ اس واسطے کے عوض میں ہے جو کلمہ کے جز کے درجہ میں ہے، اس لیے اجتماع ساکنین درست ہوا، اور دوسری مثال میں اس لیے اجتماع ساکنین درست ہوا، کہ کلمہ جلالت کے ہمزہ کو کسرہ دینا ناگوار سمجھتے ہیں۔

- (۶) نون تاکید ثقیلہ سے پہلے اگر الف تشنیہ ہو تو اجتماع ساکنین کرتے ہیں، جیسے: "یَضْرِبَانَّ"۔ یوں ہی نون جمع مؤنث کے بعد الف فاصل اور نون ثقیلہ کے درمیان اجتماع ساکنین کرتے ہیں، جیسے: "یَضْرِبْنَانَّ"۔

مذکورہ صورتوں کے علاوہ اجتماع ساکنین ہونے پر درج ذیل طریقہ اختیار کرتے ہیں:

- (۱) اگر پہلا حرف ساکن مدہ ہو تو تلفظ اور کتابت میں اس کو حذف کر دیتے ہیں، خواہ ایک کلمہ میں ہو، جیسے: "خَفَّ"۔

”قُلْ“، ”يَعْ“۔ یا ایسے دو کلموں میں ہوں جن میں دوسرا پہلے کے جز کی طرح ہو، جیسے: ”تَخْشَيْنَ“^(۱) ”أَغْرُوا“^(۲) ”إِزْمِي“۔
یا ایسے دو کلموں میں ہوں جن میں دوسرا پہلے کے جز کی طرح نہ ہو، جیسے: ”أَغْرُنَّ“، ”إِزْمِنَّ“۔ اور جیسے: ”يَغْزُو الْجَيْشُ“، ”يَخْشَا
الْقَوْمُ“، ”يَرْمِي الْغَرَضَ“۔ اور جیسے: ”رَكَعْنَا الْفَجْرَ خَيْرَ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا“۔ ﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي
الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾ (اس تیسری صورت میں حرف اول کو صرف تلفظ میں حذف کرتے ہیں اور کتابت میں برقرار رکھتے ہیں)

تنبیہ: نون تاکید ثقیلہ اگر اس الف کے بعد آئے جو یا سے بدلا ہوا ہو تو اس الف کو یا سے تبدیل کر دیتے ہیں، جیسے:
”هَلْ تَخْشَيْنَ“۔ اور اگر نون ثقیلہ الفِ ثننیہ کے بعد آئے تو الف باقی رکھتے ہیں، جیسے: ”إِضْرِبَانَّ“۔

اعتراض: ”خَفَ“ میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف شدہ الف ”خَافَا“ میں واپس آ گیا ہے تو ”خَفَ
اللَّهُ“، ”إِخْشَوْ اللَّهَ“، ”إِخْشَى اللَّهَ“، ”إِخْشَوْنُ“ اور ”إِخْشَيْنَ“ میں کیوں واپس نہیں ہوا؟

جواب: مذکورہ بالا مثالوں میں چوں کہ حرکت عارضی ہے، اس لیے اس کا لحاظ نہیں کیا گیا، کیوں کہ یہ حرکت پہلے
کلمہ کو دوسرے کلمہ سے ملانے کے لیے لائی گئی ہے۔

اعتراض: ”خَافَا“ میں ضمیر ثننیہ اور ”خَافَنَّ“ میں نون تاکید بھی الگ کلمہ ہیں، تو ان سے پہلے لائی گئی حرکت کو
عارضی کیوں نہیں مانا گیا؟

جواب: ضمیر ثننیہ چوں کہ کلمہ سے متصل رہتی ہے، اس لیے اس کو کلمہ کے جز کی طرح مانتے ہیں۔ اور نون تاکید
جب ضمیر مستتر کے ساتھ ہو تو اس کو ضمیر متصل کے درجہ میں رکھتے ہیں، لہذا ان دونوں سے پہلے کی حرکت عارضی نہیں ہے، بلکہ
اصلی حرکت کی طرح ہے، خلاصہ کلام یہ ہے کہ ضمیر متصل اور ضمیر مستتر سے ملے ہوئے نون تاکید سے پہلے کی حرکت اصلی حرکت
کی طرح ہے اور ضمیر منفصل اور ضمیر بارز سے ملے ہوئے نون تاکید سے پہلے کی حرکت عارضی ہے جو دوسرے کلمہ کو پہلے کلمہ سے
جوڑنے کے لیے ہے۔

(۲) اگر پہلا ساکن مدہ نہ ہو تو اس پہلے ساکن کو حرکت دیں گے، جیسے: ”إِذْهَبْ اذْهَبْ“، ”لَمْ أَبْلِهْ“^(۳)، ”لَمْ
اللَّهُ“۔ ”إِخْشَوْ اللَّهَ“، ”إِخْشَى اللَّهَ“ اور ”إِخْشَوْنُ“۔

فائدہ: اگر کسی ایسی غرض کے لیے پہلے حرف کو ساکن کیا گیا ہو کہ متحرک کرنے سے وہ غرض ہی ختم ہو جائے (مثلاً

(۱) فعل مضارع واحد مؤنث حاضر کا صیغہ ہے، اصل میں ”تَخْشَيْنَ“ تھا، یا متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے الف ہو گئی، پھر اجتماع ساکنین سے الف
گر گیا ”تَخْشَيْنَ“ ہوا، یہاں جمع مؤنث کا صیغہ ”تَخْشَيْنَ“ تراڈ نہیں، کیوں کہ وہ اپنی اصل پر ہے۔

(۲) فعل امر جمع مذکر حاضر کا صیغہ ہے، اصل میں ”أَغْرُوا“ تھا، واو کا ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے حذف کر دیا گیا، پھر داو بھی اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہو گیا۔

(۳) اس کی اصل باب مفاعلت سے ”أَبَالِي“ ہے۔ اس پر حرف جزم داخل ہوا تو یا حذف ہو گئی، لَمْ أَبَالِ ہوا، پھر کثرت استعمال کے باعث مزید تخفیف ہوئی، وہ
یہ کہ ”لِ“ کو ساکن کر دیا گیا، لَمْ أَبَالِ ہوا، الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہو گیا، لَمْ أَبُلِ ہوا، آخر میں ہائے سکتہ بڑھائی گئی جیسے ”لَمْ نَرَهُ“۔ ل اور
ہائے سکتہ دو ساکن جمع ہونے تو پہلے ساکن، لام کو کسرہ دے دیا گیا۔ لَمْ أَبُلِ ہو گیا۔ معنی: میں نے پروا نہ کی۔

تخفیف یا ادغام کے لیے ہو) تو دوسرے ساکن کو حرکت دیتے ہیں، جیسے: "انطلق"، "لم يَلْدَه"، "رُدَّ" اور "لم يَرُدَّ"۔
توضیح: "انطلق" کی اصل "انطلق" ہے پھر "طلق" کے لام کو "کتف" سے مشابہت کی وجہ سے ساکن کر دیا گیا، اب اجتماع ساکنین ہوا تو اگر یہاں پہلے حرف کو حرکت دیں تو صحیح نہیں، کیوں کہ اگر اس کو کسرہ دیں تو وہ غرض فوت ہو جائے گی جس کے باعث اس کو ساکن کیا گیا ہے۔ اور یہاں "انطلق" میں دوسرے حرف کو فتح کی حرکت اس لیے دی گئی ہے کہ حروف متحرکہ میں فتح ہی اس حرف سے قریب تر ہے۔ اسی طرح "لم يَلْدَه" کو سمجھنا چاہیے۔ اور "رُدَّ" اصل میں "أَرْدَدْتُهَا" پہلے حرف کو دوسرے میں ادغام کرنے کے لیے پہلے حرف کی حرکت ماقبل کو دے دی گئی اور دوسرے حرف کو حرکت دی گئی، کیوں کہ پہلے حرف کو حرکت دینے میں ادغام کا مقصد فوت ہو جائے گا۔ **نوٹ:** اہل جاز اس طرح کے کلمات کو اصل کے مطابق "أَرْدَدْتُهَا" ہی پڑھتے ہیں، کیوں کہ ادغام کے لیے شرط ہے کہ دوسرا حرف ساکن نہ ہو اور بنو تمیم "رُدَّ" پڑھتے ہیں کیوں کہ دوسرے حرف کا سکون عارضی ہے]

فائدہ: قرآن مجید میں جو ﴿يَتَّقُهُ﴾ آیا ہے وہ مذکورہ بالا صورت سے نہیں ہے، کیوں کہ اس کی اصل "يَتَّقِيْهِ" ہے جس میں "ہا" ضمیر مفعول ہے اور کلمہ جلالت کی طرف راجع ہے اور یا کو جزم کی وجہ سے ساقط کر دیا گیا، پھر "قاف" کو "کتف" سے مشابہت کی بنا پر ساکن کر دیا گیا، "يَتَّقُهُ" ہو گیا۔ لہذا یہاں سرے سے اجتماع ساکنین ہی نہیں ہے کہ اس کے بعد دوسرے حرف کو حرکت دینے کا سوال پیدا ہو۔

پہلے ساکن کو کون سی حرکت دی جائے گی:

پہلا ساکن اگر مدہ نہ ہو تو حرکت دینے میں اصل کسرہ ہے، جیسے: "إِذْهَبْ اذْهَبْ"۔ البتہ درج ذیل صورتوں میں کسرہ کے علاوہ بھی حرکت دیتے ہیں:

- (۱) اگر پہلا ساکن میم جمع بعد ہائے مضموم ہو تو اُس کو بطور وجوب ضمہ دیتے ہیں، جیسے "لَهُمُ الْمَنصُورُونَ"۔ اور اگر میم جمع ہائے مکسور کے بعد ہو تو ضمہ اور کسرہ دونوں درست ہے، جیسے: "عَلَيْهِمُ الْيَوْمَ" اور "بِهِمُ الْيَوْمَ"۔
- (۲) "مُذَّ" کی ذال کو بھی بطور وجوب ضمہ کی حرکت دیتے ہیں۔

(۳) "الْمَ اللّٰه" میں فتح دینا مختار و پسندیدہ ہے۔

- (۴) اگر دوسرے ساکن کے بعد اسی کلمہ میں اصلی ضمہ ہو تو ضمہ اور کسرہ دونوں جائز ہیں، جیسے: "قَالَتْ اَخْرُجْ"۔

"قَالَتْ اَغْزِيْ"۔

توضیح: "قَالَتْ اَغْزِيْ" میں دوسرے ساکن کے بعد والا حرف اگرچہ مکسور ہے، لیکن اصل میں مضموم ہے، لہذا تا پر ضمہ اور کسرہ دونوں جائز ہے۔ اور "قَالَتْ اَزْمُوا" میں چوں کہ دوسرے ساکن کے بعد والا ضمہ اصلی نہیں ہے۔ اس لیے "قَالَتْ اَزْمُوا" کہنا جائز نہیں۔ یوں ہی "اِنْ اَمْرُوْا" میں واو پر ضمہ اصلی نہیں ہے، کیوں کہ اس کلمہ اور لفظ "ابنم" کا عین بعد

والے حرف کی اعرابی حرکت کے تابع ہے۔ اور "إِنْ الْحُكْمُ" میں اگرچہ ضمہ اصلی ہے، مگر وہ دوسرے ساکن والے کلمہ میں نہیں ہے، کیوں کہ دوسرا ساکن لام تعریف ہے جو علی حدہ ایک کلمہ ہے۔

(۵) واو ضمیر اور واو جمع میں ضمہ دینا مختار ہے، جیسے: "إِخْشَوْا الْقَوْمَ"۔ ﴿وَلَا تَنْسُوا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ﴾ اور

جیسے: "هُوَ لَا مُصْطَفَوُ الْقَوْمِ"۔ ("إِخْشَوْ الْقَوْمَ" بھی جائز ہے)

اور واو ضمیر اور واو جمع کے علاوہ دوسرے واو میں کسرہ دینا مختار ہے، جیسے: "لَوْ اسْتَطَعْنَا" ("لَوْ اسْتَطَعْنَا" بھی جائز ہے)

(۶) وہ ثلاثی مضاعف جس کا مضارع مضموم العین ہو جب وہ مجزوم واقع ہو تو آخر پر فتح، کسرہ اور ضمہ تینوں جائز

ہیں۔ جیسے رُدَّ، رُدِّ، رُدُّ، لَمْ يَمْدَّ، لَمْ يَمْدِّ، لَمْ يَمْدُ فتح اس لیے کہ وہ أَهْتُ الحركات ہے۔ کسرہ اس لیے کہ ساکن کو حرکت

دینی ہو تو کسرہ اصل ہے (السَّاكِنُ إِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ) ضمہ اس لیے کہ ماقبل مضموم کی موافقت ہو جائے۔ لیکن

اگر اس کے بعد ساکن آئے تو کسرہ دینا مختار ہے، جیسے: "رُدَّ الْقَوْمَ"۔ اور اگر "ہا" ضمیر مؤنث آئے تو فتح دینا واجب ہے،

جیسے: "رُدَّهَا"۔ اور اگر اس کے بعد ضمیر مذکر آئے تب بھی افتح لغت پر فتح واجب ہے، جیسے: "رُدَّه" اور ایک لغت میں کسرہ بھی آیا

ہے، جیسے: "رُدَّه"۔

(۷) "مِنْ" جارہ کے بعد اگر لام تعریف آئے تو نون کو فتح دینا واجب ہے، جیسے: "مِنْ الرَّجُلِ"۔ اور اس صورت

میں جواز کسرہ کا قول ضعیف ہے۔ اور اگر اُس کے بعد لام تعریف کے علاوہ کوئی دوسرا حرف ساکن آئے تو کسرہ دیتے ہیں، جیسے:

"مِنْ ابْنِكَ"۔ اور "عَنْ" کو اصل کے مطابق کسرہ ہی دیتے ہیں، جیسے: "عَنْ الرَّجُلِ"۔ اور "عَنْ الرَّجُلِ" ضعیف ہے۔

مشقی سوالات: (۱) ان مواضع کی تفصیل ذکر کرو جہاں اجتماع ساکنین درست ہے، پھر آنے والے خط کشیدہ کلمات کے

بارے میں بتاؤ کہ ان مواضع میں سے کس میں داخل ہیں؟ ﴿هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ﴾ ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ﴾ آمِينَ۔ إِخْفَاطَان۔

تَهَادَوْا تَحَابُّوًا۔ (۳) پہلے ساکن کو کب کسرہ دیا جاتا ہے اور کب ضمہ دیا جاتا ہے؟ اور کب کسرہ اور ضمہ دونوں دینا درست ہے؟ (۴) "صَدَّ

النَّاسُ" اور "بَلَّ الثَّوْبُ" میں کتنی صورتیں جائز ہیں؟

درس (۱۹) [اصول کتابت^(۱)]

کلمات کی کتابت میں اصل کلی یہ ہے کہ کسی کلمہ کو ابتدا میں رکھ کر بولنے پر، یوں ہی کلمہ پر وقف کرنے پر جو حروف تلفظ

میں آئیں، انہی حروف سے کلمہ کی کتابت ہو۔ اسی لیے:

(۱) خط عربی کی تین نوعیں ہیں۔ (۱) خط مصحف عثمانی (رسم عثمانی): قرآن کریم کی کتابت میں یہ رسم واجب الاتباع ہے۔ اس رسم میں بعض کلمات کی کتابت غیر قیاسی

ہے۔ (۲) خط عروضین: تقطیع کے وقت کسی بیت کو ارکان بحر کے مطابق لکھنا، جیسے بیت: أَمْحَمَدٌ وَلَدَتْكَ خَيْرٌ نَجِيبَةً فِي قَوْمِهَا وَالْفَحْلُ فَحْلٌ مُغْرِقٌ

کو درج ذیل شکل میں لکھنا:

فِي قَوْمِهَا وَلَفَخْلُخْ لَنَمُغْرِقُوْ
مُسْتَفْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ

أَمْحَمَدُنْ وَلَدَتْكَخَى رُنَجِيبَتَيْنِ
مُتَفَاعِلُنْ مُتَفَاعِلُنْ مُتَفَاعِلُنْ

(۳) خط قیاسی: کسی کلمہ کو اس کے حروف کے تلفظ کے مطابق رسوم و اشکال پر لکھنا۔

(۱) "مَنْ ابْنُكَ" میں "ابن" کی کتابت ہمزہ سے کرتے ہیں، کیوں کہ اگرچہ یہاں ہمزہ تلفظ میں نہیں ہے، لیکن اگر "ابن" کو ابتدا میں لائیں تو ہمزہ تلفظ میں آئے گا، جیسے: "ابْنُ مَنْ أَنْتَ"۔

(۲) "أَنَا أَخُوكَ" میں "أَنَا" کی کتابت میں دوسرا الف ثابت رکھتے ہیں، کیوں کہ "أَنَا" پر وقف کرنے میں دوسرا الف تلفظ میں آتا ہے۔ اگرچہ وصل میں "أَنَّ" پڑھا اور بولا جاتا ہے۔

(۳) "رَهْ زَيْدًا" (اصل "رَزِيدًا" ہے) اور "قِفْ نَفْسَكَ" (اصل "قِي نَفْسَكَ" ہے) کو ہائے سکت کے ساتھ لکھا جاتا ہے، کیوں کہ وقف میں ہائے سکت لگاتے ہیں۔

(۴) اس تائے تانیث کو "ہ" کی صورت میں لکھا جاتا ہے جس پر "ہا" کے تلفظ کے ساتھ وقف ہوتا ہے، جیسے: "رَحْمَةً"۔ اور اس تائے تانیث کو تا کی صورت میں لکھا جاتا ہے جس پر "تا" کے تلفظ کے ساتھ وقف ہوتا ہے، جیسے: "أَخْتٌ"، "بِنْتُ"، "فَاطِمَاتٌ"، "رَضِيْنَتْ"۔ البتہ جو لوگ پہلی صورت میں "تا" سے وقف کرتے ہیں وہ تائے تانیث کو بہر صورت تائے مبسوطہ سے لکھتے ہیں۔

(۵) اسم منون منصوب کو الف سے لکھا جاتا ہے، کیوں کہ وقف میں الف تلفظ میں آتا ہے، جیسے: "نَحَرْتُ زَيْدًا"۔

(۶) نون تاکید خفیفہ پر جو لوگ الف سے وقف کرتے ہیں وہ الف سے "اضْرِبَا" لکھتے ہیں۔ اور جو لوگ نون پر وقف کرتے ہیں وہ نون سے "اضْرِبَيْنِ" لکھتے ہیں۔ یہی اختلاف "إِذَا" اور "إِذْنِ" میں بھی ہے۔

(۷) اس اسم منقوص کو جس کی یا تنوین کے باعث حذف ہو جاتی ہے، بغیر یا کے لکھتے ہیں، جیسے: "قَاضٍ"، "رَاعٍ"۔ اور معرف باللام اسم منقوص کو یا کے ساتھ لکھتے ہیں کیوں کہ قول الفح پر ایسے ہی وقف ہوتا ہے۔

(۸) جن کلمات پر وقف ممکن نہیں ہے، ان کو بعد والے کلمہ سے ملا کر لکھا جاتا ہے، جیسے: حروف جر میں ب، ت، ل، ک۔

اسی طرح لام امر - لام مجہد - لام ابتدا - لام استغاثہ - لام تاکید جو جواب قسم میں آتا ہے - سین استقبال - فاعل عطف و جزا - ما استفہامیہ جس کا الف حالت جر میں محذوف ہو۔ جب تک اس سے ہائے سکتہ نہ لاحق ہو اس پر وقف نہیں ہو سکتا۔ یوں ہی جن کلمات سے ابتدا نہیں ہو سکتی ہے، جیسے: ضمیر متصل - حرف خطاب - نون تاکید - علامات تانیث - علامات تشنیہ و جمع معرب میں ہوں یا مبنی میں - اعراب حرفی - ہائے سکتہ - ہائے تنبیہ جو (ایہا) میں ہے یہ ضمیر متصل کے قائم مقام ہو گیا ہے۔ ان سب کو پہلے والے کلمہ کے ساتھ ملا کر لکھا جاتا ہے،

(۹) "ضَرْبَهُ" اور "مَرَّ بِهِ" میں جس واو اور یا کا تلفظ ہوتا ہے، چوں کہ وہ حالت وقف میں تلفظ میں نہیں آتے ہیں،

اس لیے ان کو نہیں لکھا جاتا ہے۔

(۱۰) ہر وہ کلمہ جو دوسرے کے ساتھ مل کر معنی اور اعراب کے لحاظ سے ایک کلمہ کی طرح ہو گیا ہو ایک ساتھ لکھا جائے

گا، جیسے: مرکب منع صرف یا مرکب مزجی جب غیر منصرف ہوں، جیسے: "بُعْلُوبُکَ" - معد یمکرب۔

کتابت کے قاعدہ کلیہ سے درج ذیل امور مستثنیٰ ہیں:

(۱) بعض کلمات میں واو یا الف تلفظ میں نہیں آتے ، لیکن لکھے جاتے ہیں۔

(الف)

- ۱- فعل ماضی، فعل مضارع اور امر میں طرف میں پڑنے والے واو کے بعد الف لکھا جاتا ہے (تا کہ واو ضمیر اور واو عطف میں اشتباہ نہ ہو، کیوں کہ مثلاً: "لَمْ يَقْصِدُوا مَا فَعَلَ" میں واو کے بعد الف نہ ہو تو واو عطف بھی سمجھا جاسکتا ہے) بشرطیکہ اس کے بعد ضمیر منصوب متصل نہ ہو، جیسے: "كَتَبُوا"، "لَنْ يَكْتُبُوا"، "لَمْ يَكْتُبُوا"، "اَكْتُبُوا"۔ برخلاف "لَمْ يَكْتُبُوهُ" کے۔ (کیوں کہ یہاں فعل کے جز کی مانند بعد میں آنے والی ضمیر منصوب متصل کی وجہ سے واو طرف میں نہیں ہے)
- ۲- "مائة" بعض لوگ اس کلمہ میں "مئہ" سے اشتباہ خطی سے بچانے کے لیے الف زیادہ کرتے ہیں^(۱)۔

(واو)

۱- لفظ "عمرو" جو علم غیر منصوب ہو تو اس کے آخر میں واو لکھا جاتا ہے تا کہ "عمر" سے اشتباہ نہ ہو۔^(۲)

۲- "اولئک"، "اولاء"، "اولی" اور "اولو" میں بھی واو لکھا جاتا ہے۔^(۳)

(۲) بعض کلمات کے بعض حروف تلفظ میں آتے ہیں ، لیکن وہ حروف لکھے

نہیں جاتے ہیں۔

- ۱- ایک کلمہ (حقیقہ ہو یا حکماً) اگر ایک حرف اپنے مثل حرف میں مدغم ہو تو مدغم کو کتابت میں حذف کر کے ایک حرف مشدّد لکھا جاتا ہے، جیسے: "مَدَّ"، "فَرَّ"، "قَنَنْتَ"۔^(۴)
- نوٹ: "مَمَّ"، "عَمَّ"، "مَمَّنَّ"، "عَمَّنَّ"، "إِلَّا" اور "إِمَّا" میں حرف مدغم کا حذف خلاف قیاس ہے۔
- ۲- "الذی"، "التي" اور "الذین" (جمع) میں لام نہیں لکھا جاتا ہے۔^(۵)

(۱) چون کہ ثنیہ مفرد سے ملحق ہے، لہذا اس کلمہ کے ثنیہ میں بھی الف زیادہ کرتے ہیں، اگرچہ یہاں اشتباہ خطی نہیں ہے۔ واضح رہے کہ اشتباہ کہ یہ وجہ اس لیے ہے، کیوں کہ پہلے حروف پر نقطوں کا التزام نہ تھا۔

(۲) چون کہ حالت نصب میں "عمرو" کے منون ہونے کی وجہ سے الف ملفوظ اور مکتوب ہوتا ہے، اس لیے "عمر" (غیر منصرف) سے اشتباہ نہیں ہے تو اس حالت میں واو نہیں لکھا جاتا ہے، جیسے: "رَأَيْتُ عَمْرًا"۔

(۳) چون کہ "اولئک" اور "إِنَّكَ" میں، یوں ہی "اولی" اور "إِلَى" میں خط میں اشتباہ ہے، اس لیے "اولئک" اور "اولی" میں واو اند کرتے ہیں، پھر "اولاء" کو "اولئک" پر اور "اولو" کو "اولی" پر محمول کرتے ہوئے واو اند کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ "اولئک" اور "الیک" میں خط میں اشتباہ اس لیے ہے، کہ پہلے ہمزہ کے لیے کوئی اصلی صورت وضع نہ تھی۔ (دیکھیں: رسم قرآنی اور اصول کتابت۔ مولفہ: استاذی الکریم علامہ محمد احمد مصباحی مدظلہ العالی)

(۴) "وَعَذْتُ" میں ادغام نہیں ہوا کیوں کہ "وال" اور "تا" مثلیں نہیں ہیں۔ "قَنَنْتَ" میں تا ضمیر اگرچہ جدا گانہ کلمہ ہے مگر ایک کلمہ کے حکم میں ہے۔

(۵) چون کہ مذکورہ کلمات میں لام جز کلمہ کی طرح ہے، اس لیے ایک کو کتابت میں حذف کر دیتے ہیں، برخلاف لام تعریف اور "الذین" (ثنیہ)، "اللّٰتین"، "اللّٰہ" ون اور اس کے امثال کے، کیوں کہ لام تعریف علیحدہ کلمہ ہے، نیز مشدّد لکنے پر حرف استفہام سے اشتباہ ہوگا، (جیسے: "الْحَمْدُ") اس لیے لام تعریف کتابت میں حذف نہیں ہوتا ہے۔ اور "الذین" (ثنیہ) میں "الذین" (جمع) سے اشتباہ کی وجہ سے اور "اللّٰہ" میں "إِلَّا" سے اشتباہ کی وجہ سے حذف نہیں کرتے ہیں، پھر "اللّٰتین" کو "الذین" پر اور "اللّٰہ" ون اور اس کے امثال کو "اللّٰہ" پر محمول کر کے لام حذف نہیں کرتے ہیں (شافیہ و جار برودی)۔

۳- جس کلمہ میں لام جریا لام ابتدا آنے سے تین لام جمع ہو جائیں تو ایک لام اور الف کو کتابت میں حذف کر دیتے ہیں، جیسے: "لَلَّذَانِ"، "لِلَّذِينَ"، "لَلّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهِ"، "لَلّٰحُمُ اَغْذٰی مِنَ النَّبَاتِ"۔

۴- درج ذیل کلمات سے الف حذف کر دیا جاتا ہے:

(الف) تسمیہ میں "اسم" سے (کیوں کہ اس کا تلفظ کثرت سے ہوتا ہے)

(ب) معرّف باللام پر اگر لام جریا لام ابتدا آئے تو الف حذف کر دیتے ہیں، جیسے: "لِلرَّجُلِ خَيْرٌ مِنَ الْمَرْأَةِ" (تاکہ نفی سے اشتباہ نہ ہو)

(ج) لفظ "ابن" جب دو علموں کے درمیان صفت واقع ہو تو اس کا ہمزہ بھی کتابت میں حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا۔

(و) "اللہ"، "الرحمن"، "إِلَهِ"، "لَكِنَّ"، "لَكِنَّ"، "ثَلَاثُ"، "ثَلَاثُونَ"، "ذَلِكَ"، "ذَلِكَمَا" وغیرہ، "هَذَا"، "هَذَانِ" "هولاء" وغیرہ میں الف کتابت میں محذوف ہے۔

فائدہ: "داؤد" میں واو کا حذف کثیر ہے، یوں ہی "ابرهیم"، "اسمعیل" اور "اسحق" میں الف کا حذف کثیر ہے۔

نوٹ: ہمزہ اور الف کی کتابت کے اصول قواعد الصرف حصہ اول میں گزر چکے ہیں۔

درس (۲۰) [علامات ترقیم^(۱)]

علامات ترقیم درج ذیل ہیں:

- ۱- (،) الفصلة الفارزة
- ۲- (؛) الفاصله المنقوطة / الفاصله الكبرى
- ۳- (.) الوقفة / النقطة / القاطعة
- ۴- (:) الشارحة / النقطتان (دونقطه)
- ۵- (?) علامة الاستفهام
- ۶- (!) علامة التعجب / علامة التاثر

(۱) انگریزی میں علامات ترقیم کو (Punctuation Mark) کہا جاتا ہے، بہت سارے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سب انگریزوں کی ایجاد ہے، چنانچہ جامع ازہر کے نصاب کی کتاب "المختار فی قواعد الاملاء وعلامات الترقیم" میں ہے۔ "ہی ادخال علامات الترقیم علی الكتابة العربیة وفق النسق المستعمل فی كتابة اللغات الاوربية" اور آگے لکھتے ہیں "واوّل من اهتمّی الی ذلك رجل من علماء النحو من روم القسطنطنیة، اسمه (ارسطوفان) من اهل القرن الثانی قبل المیلاد، ثم توفّرت اُمم الافرنج من بعده علی تحسین هذا الاصطلاح واتقانه الی الغایة التي وصلوا الیها فی عهدنا الحاضر" (ص ۵۰) لیکن پروفیسر بشیر احمد قریشی اپنی مشہور لغت کی کتاب (ایڈوانسڈ نوٹس پچری ڈکشنری ص) میں پیکچریشن مارکس کی توضیح کے بعد لکھتے ہیں (جس کا ترجمہ یہ ہے): یہ جاننا دل چسپی سے خالی نہ ہوگا کہ مذکورہ بالا علامات ترقیم میں بیشتر علامتیں عربی لفظ "وقف" سے اخذ کی گئی ہیں، مثلاً: (۱) "و" "کا" کے طور پر مستعمل ہے۔ (۲) حرف "ف" کا سرا "یسبی کالن" کے طور پر استعمال ہے (۳) "ق" کے دونوں نقطے "کالن" کے طور پر مستعمل ہیں۔ (۴) "ف" کا نقطہ "فل اساپ" کے طور پر مستعمل ہے (۵) "ف" کا درمیانی حصہ "ڈیش" کے طور پر مستعمل ہے۔ (۶) "ف" کا چھوٹا درمیانی حصہ "ہائی فین" کی شکل میں استعمال ہے (۷) "و" دو مرتبہ "قوت" (اقتباس دینے) کے لیے مستعمل ہے۔

۷- (-) الشرطة

۸- (-) الشرطتان

۹- (=) الشرطة المزدوجة

۱۰- (" ") علامة التنصيص

۱۱- () القوسان / الهلالان

۱۲- (...) علامة الحذف

فراغ البداية: کتابت کے آغاز میں، یوں ہی ہر نئے پیرا گراف کے شروع میں دہنی جانب نصف انچ یا ایک سنی میٹر برابر خالی جگہ چھوڑ دینی چاہیے۔

علامات کا تفصیلی بیان

۱- (،) الفصلة / الفارزة۔ اس علامت کے مواقع حسب ذیل ہیں

(الف) منادی کے بعد، جیسے: یا طالب العلم، اجتہد۔

(ب) ایسے جملوں کے درمیان جو بلحاظ معنی باہم مربوط ہوں، جیسے: إِنَّ مُحَمَّدًا نَبِيٌّ، لَا يُؤْذِي أَحَدًا، وَلَا

يَكْذِبُ فِي كَلَامِهِ، وَلَا يُقَصِّرُ فِي دَرَسِهِ۔

(ج) کسی شے کے انواع و اقسام کے درمیان، جیسے: الجامعة خمسُ كليات: كلية العلوم، كلية الآداب،

كلية الاقتصاد، كلية القانون، كلية الطب۔

(د) مفردات معطوفہ کے درمیان، جیسے: فصول السنة اربعة، الربيع، والصيف، والخريف،

والشتاء۔ (البتہ جو معطوفین شے واحد کے درجہ میں ہوں ان کے مابین یہ علامت نہیں لائی جائے گی،، لہذا "جاء ثلاثة،

وعشرون تلميذا" نہیں لکھا جائے گا۔)

(هـ) شرط و جزا کے درمیان اور قسم و جواب قسم کے درمیان (جب کہ شرط یا قسم طویل ہو) جیسے: مَنْ حَسَنَتْ

خِصَالَهُ، طَابَ وَصَالُهُ، وَمَنْ سَاءَتْ أَخْلَاقُهُ، طَابَ فِرَاقُهُ۔

(و) حروف جواب کے بعد، جیسے: نعم، اَنَّهُ موجود۔ لا، اَنَّهُ ليس بموجود۔ بلى، اَنَّهُ بخير۔

تنبیہ: مبتدا اور خبر کے درمیان، فعل اور فاعل کے درمیان، موصوف اور صفت کے درمیان اور نوارخ جملہ اور ان کے

اسم و خبر کے درمیان فاصلہ لانا صحیح نہیں ہے۔ اس علامت پر بہت خفیف وقفہ ہونا چاہیے۔

۲- (؛) الفاصله المنقوطة / الفاصله الكبرى۔ اس کے مواقع حسب ذیل ہیں:

(الف) ایسے دو جملوں کے درمیان جن میں کوئی دوسرے کے لیے سبب ہو، جیسے: نُحِبُّ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ ؛ لِأَنَّهَا

لُغَةُ الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ۔ اور جیسے سَيَتَحَقَّقُ لَنَا النَّصْرُ ؛ لِأَنَّنا أصحابُ الْحَقِّ۔

(ب) ایسے دو جملوں کے درمیان جو بلحاظ معنی ایک دوسرے سے مرتبط ہوں اور بلحاظ ترکیب الگ الگ ہوں، جیسے:

إِذَا أَحْسَنَ التَّلْمِيزَ فَشَجَّعُوهُ ؛ وَإِنْ أَخْطَأَ فَارْشِدُوهُ۔

تنبیہ: پڑھنے کے دوران اس علامت پر فاصلہ سے ذرا زیادہ وقفہ ہونا چاہیے۔

۳۔ (.) الوقفة، النقطة، القاطعة۔ مواقع استعمال:

(الف) کلامِ تام کے آخر میں، جیسے: آفَةُ الْعِلْمِ النِّسيانُ۔ المجالِسُ بالامانات۔

فائدہ: چوں کہ مذکورہ بالا دونوں جملوں میں معنوی ربط نہیں ہے، لہذا فصل کے لیے یہ علامت لگائی گئی، لیکن اگر کوئی

کلامِ تام چند جملوں سے مل کر بنے تو یہ علامت سب سے آخری جملہ کے بعد لگائی جاتی ہے، جیسے: أَشْرَقَتِ الشَّمْسُ، وَانْتَشَرَ ضَوْؤُهَا فِي الْحُقُولِ، فَتَوَجَّهَ الْفَلَاخُونَ إِلَى حَقُولِهِمْ۔

تنبیہ: پڑھنے کے دوران یہاں مناسب وقفہ ہونا چاہیے۔

۴۔ (:): الشارحة، النقطتان (دونقطہ) مواقع:

(الف) قول، اس کے مشتقات اور مقولہ کے درمیان، جیسے قال رسول الله ﷺ: مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ،

فَلَهُ مِثْلُ آبِغِرٍ فَاعِلِهِ۔

(ج) ذیلی عنوان کے بعد، جیسے: الغزل في الشعر الجاهلي: (اس صورت میں کبھی اس علامت کے ساتھ شرط

بھی ہوتا ہے)

۵۔ (?) علامة الاستفهام۔ یہ علامت جملہ استفہامیہ کے آخر میں لائی جاتی ہے، ادات استفہام مذکور ہو یا

محذوف ہو، جیسے: هَلْ ذَهَبَ مُحَمَّدٌ؟ فَسَأَلَهُ: ذَهَبَ مُحَمَّدٌ؟

۶۔ (!) علامة التعجب، علامة التاثر۔ یہ علامت ایسے جملے کے آخر میں ہوتی ہے جس سے تعجب، خوشی، غم،

خوف، استغاثہ، دعا، یا تاسف کا اظہار مقصود ہو، جیسے: مَا أَجْمَلَ الْجَوَّ! يَا بُشْرَى! نَجَحْتُ فِي الامتحان. وَيَلِي!

مَاذَا فَعَلْتُ بِنَفْسِي۔

۷۔ (ـ) الشرطة۔ مواقع استعمال:

(الف) دو شخصوں کی گفتگو نقل کرنے کے لیے اول سطر میں تاکہ بار بار نام لکھنے کی حاجت نہ ہو، جیسے:

ـ مَنْ أَنْتَ؟

ـ أَنَا مُحَمَّدٌ۔

ـ أَيْنَ تَسْكُنُ؟

ـ أَسْكُنُ فِي الْهِنْدِ۔

(ب) حروف، اعداد یا کلمات اعداد جب عنوان ہوں تو اُن کے بعد اسے رکھا جاتا ہے، جیسے: ۱۔ ۲۔ ۳۔

اور جیسے: ۱۔ ب۔ ج۔ اور جیسے: ۱۔ ۲۔ ۳۔

(ج) کبھی مبتدا اور خبر کے درمیان فصل طویل کے باعث ربط کے لیے خبر سے پہلے لاتے ہیں، جیسے: العلم الذی ننشده لابناء نافی وقت انتشار فيه الجهل، وتفشى الغش، فاصبح الفاشل متفوقا، والمتفوق مغمورا۔ هو العلم الذی يظهر المتعلم متعلما، والجاهل جاهلا۔ اور جیسے: إن الطالب الذی يذأب على المذاكرة، ولا يضيع وقته سدى۔ ينجح دائما۔

۸۔ (۔) الشرطتان۔ جملہ یا کلام کے درمیان کسی جملہ معترضہ کو الگ کرنے کے لیے یہ علامت لاتے ہیں، تاکہ ظاہر ہو کہ ماقبل اور مابعد باہم متصل ہیں، جیسے: الحلم۔ وفَّقَكَ اللہ تعالیٰ۔ خُلِقَ نبیل۔

شعر: إِنَّ الثَّمَانِينَ۔ وَبُلَّغَتْهَا۔ قَدْ أَخَوَجْتُ سَمْعِي إِلَى تَرْجُمان
۹۔ (=) الشرطة المزدوجة۔ کسی صفحہ کے حاشیہ کے آخر میں اور اگلے صفحہ کے حاشیہ کے شروع میں باہمی ربط بتانے کے لیے یہ علامت لکھتے ہیں۔ بعض لوگ قوسین کے درمیان حوالہ کے لیے بھی لاتے ہیں، جیسے: (=المبتدا) یعنی: دیکھیے مبتدا کا بیان۔

۱۰۔ (‘ ’) علامة التنصيص۔ عبارت نقل کرنے کے لیے اس سے پہلے اور بعد میں لگاتے ہیں۔
۱۱۔ () القوسان، الهلالان۔ درمیان کلام کسی لفظ کی تشریح یا دعایا کوئی فائدہ ذکر کرنے کے لیے لگاتے ہیں۔ کبھی کسی لفظ یا جملے کو ممتاز کرنے کے لیے بھی قوسین لاتے ہیں۔

فائدہ: کبھی دوسرے کے کلام میں اپنی طرف سے کچھ اضافہ کرنے کے لیے معکوفان [] کا استعمال کیا جاتا ہے۔
۱۲۔ (...) علامة الحذف۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ کچھ عبارت محذوف ہے۔

مشقی سوالات: ذیل کی عبارات کو علامات ترقیم سے مزین کرو:

حُكِيَ أَنَّ الْبَادِيَةَ قُحِطَتْ فِي أَيَّامِ هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ وَفُودٌ مِنَ الْعَرَبِ فَهَابُوا أَنْ يَكَلِّمُوهُ وَكَانَ فِيهِمْ دِرْوَاسُ بْنُ حَبِيبٍ وَهُوَ ابْنُ سِتٍّ عَشْرَةَ سَنَةً فَوَقَعَتْ عَلَيْهِ عَيْنُ هِشَامٍ فَقَالَ لِحَاجِبِهِ مَا شَاءَ أَحَدٌ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيَّ إِلَّا دَخَلَ حَتَّى الصَّبِيحَانِ فَوَثَبَ دِرْوَاسٌ حَتَّى وَقَفَ بَيْنَ يَدَيْهِ مُطَرِّقًا فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اسْتَصْغَرْتُ شَانِي فَأَنْفَقْتُ مِنْ مَخَاطِبَتِي إِنَّ لِلْكَلامِ نَشْرًا وَطَيًّا وَإِنَّهُ لَا يُعْرَفُ مَا فِي نَشْرِهِ إِلَّا بِنَشْرِهِ فَإِنْ أَذِنَ لِي الْأَمِيرُ أَنْ أُنْشِرَهُ نَشْرَتُهُ فَأَعْجَبَهُ كَلَامُهُ

(۱) ترجمہ: بیان کیا جاتا ہے کہ ہشام بن عبد الملک کے زمانہ میں بادیوں میں قحط پڑا، تو اہل عرب اس کے پاس وفد کی شکل میں آئے۔ ان لوگوں نے ہشام بن عبد الملک سے گفتگو کرنے میں ڈر محسوس کیا۔ اور ان ہی لوگوں میں دِرْوَاس بن حبیب بھی تھا جو سولہ سال کا تھا، اتفاق سے ہشام کی نظر اس پر پڑ گئی، تو اس نے دربان سے کہا، جو کوئی بھی میرے پاس آنا چاہتا ہے آجاتا ہے، یہاں تک کہ بچے بھی آجاتے ہیں۔ تو درواس تیزی سے آگے بڑھا اور سر جھکا کر عرض کیا، اے امیر المؤمنین! آپ نے میرے معاملہ کو کمتر محسوس کیا اس لیے مجھ سے گفتگو میں ناگواری سمجھی۔ گفتگو میں کچھ نکتہ و کشادہ ہوتا ہے۔ کلام کے پھیلاؤ میں کیا ہے، یہ اسے پھیلائے بغیر نہیں جانا جاسکتا۔ اب اگر امیر المؤمنین بیان کی مجھے اجازت عطا فرمائیں تو بیان کروں۔ اس لڑکے کی بات ہشام کو پسند آئی۔

وقال انشره لله ذرک فقال یابن الخلفاء الأکرام اصابتنا سنون ثلاث سنة اذابت الشحم سنة اكلت اللحم وسنة دقت العظم وفي ايديکم فضول فان كانت هذه الفضول لله فقرؤها على عباده وان كانت لعباد الله فعلام تحبسونها عنهم وان كانت لکم فتصدقوا بها عليهم، ان الله يجزي المتصدقين. فقال ابن عبد الملک ما ترک لنا الغلام في واحدة من الثلاث عذراً فأمر للبوادي بمئة ألف درهم.

روى أن عمرو بن معدیکرب مرّ بحی من احياء العرب وإذا هو بفرس مشدود ورمح مرنوز وإذا صاحبهما في وهدية من الأرض يقضي حاجته فقال له عمرو خذ جذرك فاني قاتلك لا محالة فالتفت إليه وقال من أنت قال ابو ثور عمرو بن معدیکرب قال أنا ابو الحارث ولكن ما أنصفتني أنت على ظهري فربك وأنا في وهدية فأعطيني عهدك ألا تقتلني حتى أركب فرسي وأخذ جذري فأعطاه عهداً على ذلك فخرج من الوهدية التي كان فيها وجلس مختبياً بحمائل سيفه فقال عمرو ما هذا الجلوس قال ما أنا براكب فرسي ولا مقاتلك فان كنت العهد فانت أعلم ما يلقي الناکت فترکه ومضى وقال هذا أجبن من رأيت.



اس نے کہا، شاباش! بیان کرو۔ تو اس نے کہا، اے معزز خلفاء کے فرزند! ہم لوگ تین قحط کے شکار ہوئے، ایک قحط نے چربی پگھلا دی، دوسرے قحط نے گوشت کھالیا اور تیسرے قحط نے ہڈیوں کو لاغر کر دیا۔ آپ کے پاس حاجت سے زائد کچھ اشیاء ہیں، اب اگر یہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہوں تو ان کو بندگان خدا میں تقسیم فرما دیجیے۔ اور اگر بندگان خدا کی ہوں تو آپ کے لیے ان کے روک رکھنے کا کیا جواز ہے؟ اور اگر آپ کی ہوں تو صدقہ کر دیجیے، بے شک اللہ تعالیٰ صدقہ کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ تو ہشام بن عبد الملک نے کہا، اس بچے نے تینوں میں سے کسی صورت میں میرے لیے کوئی عذر باقی نہ رکھا۔ اور اس نے اس جماعت کے لیے ایک لاکھ درہم دینے کا فرمان جاری کیا۔

بیان کیا گیا ہے کہ عمرو بن معدیکرب عربوں کے ایک قبیلہ سے گزرا، ناگاہ اس نے ایک بندھا ہوا گھوڑا اور زمین میں نصب ایک نیزہ دیکھا، اور ان کا مالک ایک گڈھے میں بیٹھ کر قضاے حاجت میں مصروف تھا تو عمرو نے کہا اپنا ہتھیار اٹھاؤ کیوں کہ میں تمہیں ضرور قتل کروں گا تو وہ شخص اس کی طرف متوجہ ہوا اور کہا آپ کون ہیں تو اس نے کہا ابو ثور عمرو بن معدیکرب۔ تو اس نے کہا اور میں ابو الحارث ہوں لیکن آپ نے انصاف نہیں کیا آپ گھوڑے کی پشت پر ہیں اور میں گڈھے میں ہوں لہذا آپ عہد کیجیے کہ جب تک میں اپنے گھوڑے پر سوار نہ ہو جاؤں اور اپنا ہتھیار نہ لے لوں تب تک مجھے قتل نہ کرنا تو اس نے اس کا وعدہ کر لیا اب وہ شخص گڈھے سے نکلا اور اپنی تلوار لے کر ہاتھوں سے پیر کے ارد گرد حلقہ بنا کر اکڑوں بیٹھ گیا تو عمرو نے کہا یہ بیٹھنا کیسا؟ تو اس نے کہا اب میں اپنے گھوڑے پر سوار نہیں ہوں گا اور نہ ہی آپ سے لڑوں گا۔ اگر آپ اپنا عہد توڑنا چاہتے ہیں تو عہد شکنی کا انجام سوچ لیں، تو عمرو نے اس کو چھوڑ دیا اور چلا گیا اور کہا میں نے اس سے بڑا بزدل نہیں دیکھا۔

ضمیمہ

بیانِ واحد و جمع

از

مولانا محمد احمد مصباحی

صدر المدر سین الجامعۃ الاشرافیہ مبارک پور

بیان واحد و جمع

بعض صرفی کتابوں میں اوزان جمع بتا کر یہ ذکر کر دیا گیا ہے کہ ان اوزان پر فلاں فلاں کے مفردات کی جمع آتی ہے۔

بعض صرفی کتابوں مثلاً شافیہ لابن الحاجب میں مفردات کو ذکر کر کے ان کی جمعیں بتائی گئی ہیں۔ لفظ مفرد معلوم ہے مگر اس کی جمع معلوم نہیں تو اس بیان سے اس کی جمع نکالی جاسکتی ہے۔ اگرچہ پوری تحقیق کے لیے لغات و معاجم کی مراجعت ضروری ہے۔ اس لیے کہ اکثر جمعیں سماعی ہیں، ہاں! بعض مفردات کی جمعیں، بعض مقررہ اوزان پر اکثر آتی ہیں تو ان مفردات اور ان کی جمعوں کے اوزان جان کر ان الفاظ کو بھی ان پر محمول کیا جاتا ہے جن کی جمع مسموع نہ ہوئی۔

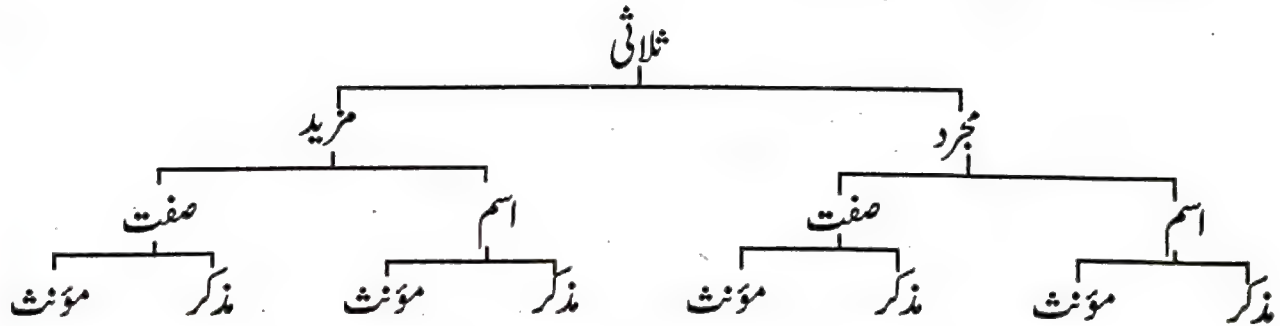
اس فائدے کے پیش نظر شافیہ اور شرح رضی و جار بردی کے مطابق یہاں مفردات ذکر کر کے ان کی جمعیں بتائی جا رہی ہیں۔

وہ اسم جس کی جمع لانا مقصود ہے ثلاثی ہوگا یا رباعی یا خماسی۔

پھر ثلاثی دو طرح کا ہے (۱) وہ جس کی جمع تکسیر آتی ہے۔ (۲) وہ جس کی جمع تکسیر نہیں آتی، بلکہ اس کی جگہ جمع سالم کافی ہوتی ہے۔

نوع اول (وہ اسم ثلاثی جس کی جمع تکسیر آتی ہے) کی دو قسمیں ہیں: (۱) مجرد (۲) مزید۔ پھر مجرد و مزید یا تو اسم ہوگا یا صفت۔ اور اسم ہو یا صفت مذکر ہوگا یا مؤنث۔ اس طرح کل آٹھ قسمیں ہوں گی۔

(۱) ثلاثی مجرد اسم، مذکر (۲) ثلاثی مجرد اسم، مؤنث (۳) ثلاثی مجرد صفت، مذکر (۴) ثلاثی مجرد صفت، مؤنث۔ اسی طرح ثلاثی مزید کی بھی چار قسمیں ہوں گی۔



اب آگے ان آٹھ اقسام کی جمعوں کی تفصیل مذکور ہوگی، پھر ثلاثی، نوع دوم اور رباعی و خماسی کا ذکر ہوگا۔

قسم اول ثلاثی مجرد اسم، مذکر:

گزر چکا ہے کہ اسم ثلاثی مجرد کے اوزان دس ہیں اور عقلاً بارہ۔ اس لیے کہ فاعل پر فتح ہوگا یا کسرہ یا ضمہ اور عین ساکن

ہوگا یا مفتوح یا مکسور یا مضموم۔ تین کو چار میں ضرب دینے سے بارہ صورتیں بنیں گی۔

فَعْلٌ ، فَعِلٌ ، فَعُلٌ	فَعْلٌ ، فَعِلٌ ، فَعُلٌ	فَعْلٌ ، فَعِلٌ ، فَعُلٌ
فَلَسٌ ، فَرَسٌ ، كَتِفٌ ، عَضُدٌ	حَبْرٌ ، عِنَبٌ ، اِبِلٌ ، x	فَقُلٌ ، صُرْدٌ ، x ، عُنُقٌ

ساکن العین: یہاں جمع زیادہ آنے اور اوزان جمع زیادہ ہونے کے لحاظ سے پہلے ساکن العین مع فاعل متحرک

بحرکات ثلاثہ یعنی فَعْلٌ ، فَعِلٌ ، فَعُلٌ کا بیان ہوگا۔ پھر باقی سات اوزان کا ذکر ہوگا۔

اول فَعْلٌ : بفتح فاو سکون عین۔ اس کی دو صورتیں ہیں: (۱) اجوف (۲) غیر اجوف

دوم (غیر اجوف) جیسے فَلَسٌ۔ عموماً اس کی جمع قلت افعُل کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے فَلَسٌ و أَفْلَسٌ، نَجْمٌ

وَأَنْجَمٌ، شَهْرٌ و أَشْهُرٌ۔

اول (اجوف) واوی ہو یا یائی، اکثر اس کی جمع قلت افعال کے وزن پر آتی ہے جیسے ثَوْبٌ و أَثْوَابٌ ،

سَوْطٌ و أَسْوَاطٌ ، بَيْتٌ و أَبْيَاتٌ ، شَيْخٌ و أَشْيَاخٌ۔ افعُل کے وزن پر بھی اجوف کی جمع قلت آئی ہے مگر کم، جیسے

أَقْوَسٌ ، أَثْوَبٌ ، أَعَيْنٌ۔

اور افعال کے وزن پر غیر اجوف کی بھی جمع قلت آئی ہے مگر کم جیسے فَرْخٌ و أَفْرَاحٌ، فَرْدٌ و أَفْرَادٌ۔ اور کبھی یہ

وزن جمع قلت و کثرت دونوں کے لیے آتا ہے۔ جیسے يَوْمٌ و أَيَّامٌ۔

اور فَعْلٌ غیر اجوف کی جمع کثرت فُعُول اور فِعَال کے وزن پر زیادہ آتی ہے جیسے كُعُوبٌ و كِعَابٌ، کبھی

صرف فُعُول یا صرف فِعَال آتی ہے۔ جیسے بطن و بطون ، نجم و نجوم بَعْلٌ و بَغَالٌ، نَعْلٌ و نِعَالٌ۔

مضاعف اور ناقص کی جمع کثرت بھی انہی دو وزنوں پر زیادہ آتی ہے جیسے صَكَ و صُكُوكٌ و صِكَاكٌ، دَلُو و دُلُيٌّ و

دِلَاءٌ، ثَدِيٌّ و ثَدِيٌّ، ظَبْيٌ و ظِبَاءٌ۔

اجوف اگر واوی ہو تو اس کی جمع کثرت فِعَال کے وزن پر زیادہ آتی ہے، جیسے ثَوْبٌ و ثِيَابٌ، سَوْطٌ و سِيَاطٌ۔

اور اگر یائی ہو تو اس کی جمع کثرت فُعُول کے وزن پر آتی ہے جیسے سَيْلٌ و سُيُولٌ، سَيْفٌ و سِيُوفٌ،

فِعَال کے وزن پر اس کی جمع کثرت نہیں آتی۔ ضیف کی جمع ضیاف شاذ ہے۔ کبھی فُعُول اور فِعَال پر معنی جمعیت کی

تاکید کے لیے ”تا“ زیادہ کر دی جاتی ہے۔ جیسے عُمُومَةٌ، خُؤُولَةٌ، فِحَالَةٌ۔

فَعْلٌ کی جمع میں اکثر آنے والے اوزان وہی ہیں جو ذکر ہوئے مگر بقلّت کچھ دیگر اوزان پر بھی فَعْلٌ کی جمع آئی

ہے۔ (۱) فِعْلَانٌ جیسے رَأْلٌ و رِثْلَانٌ (۲) فُعْلَانٌ جیسے بطن و بَطْنَانٌ (۳) فِعْلَةٌ جیسے غَزْدٌ و غِرْدَةٌ

(۴) فُعْلٌ جیسے سَقْفٌ و سُقْفٌ — نَجْدٌ کی جمع اُنْجِدَةٌ شاذ ہے۔

الفاظ کے معانی: عُمُومَةٌ: عم (چچا) کی جمع۔ خُؤُولَةٌ: خال (ماموں) کی جمع۔ فِحَالَةٌ: فَعْلٌ (زر جانور) کی جمع۔ رَأْلٌ شتر مرغ کا

بچہ۔ بطن: نشیمن زمین۔ غَزْدٌ ایک سفید بات جسے کہا سناپ کی چھتری کہتے ہیں۔ نَجْدٌ: اونچی زمین۔

کَلِب اور مَعِيز سبویہ کے نزدیک (کَلِب اور مَعِيز کی) جمع ہے۔ دوسروں کے نزدیک اسم جمع ہے۔ فَعْل کی جمع فَعِیل فَعْلَة سے کم ہے اور فَعْلَة فَعْلَان بالکسر سے کم ہے اور یہ فَعْلَان بالضم سے کم ہے۔

دوم فَعْل: بکسر فاو سکون عین۔ اس کی جمع قلت افعال کے وزن پر آتی ہے۔ کلمہ صحیح ہو یا اجوف یا ان کے علاوہ جیسے جَمَل و اَحْمَال، کبھی جمع قلت و کثرت دونوں کے لیے افعال کا وزن آتا ہے۔ جیسے خَمْس و اَخْمَاس، شَبْر و اَشْبَار۔

فَعْل اگر اجوف یا انی ہو تو اس کی جمع کثرت فُعول ہوگی، فِعال نہ ہوگی جیسے فِیل و فِیول، جِید و جِیود اور اگر واوی ہو تو فِعال ہونا لازم ہے۔ فُعول جائز نہیں جیسے رِیح و رِیاح (رِیح کی اصل رِوح ہے)۔ قلت کے ساتھ اس وزن کی کچھ اور جمعیں بھی آتی ہیں۔ (۱) اَفْعَل جیسے رِجُل و اَرَجُل (۲) فَعْلَان جیسے صِنو و صِنوان، قِنو و قِنوان (۳) فَعْلَان جیسے ذِئب و ذُؤبان (۴) فَعْلَة جیسے قِرْد و قِرْدَة (۵) فَعِیل جیسے ضَرَس و ضَرِیس۔ اور کہا گیا کہ ضَرِیس جمع نہیں اسم جمع ہے۔

سوم فَعْل: بضم فاو سکون عین۔ اس کی جمع قلت افعال کے وزن پر آتی ہے۔ کلمہ اجوف ہو یا غیر اجوف۔ جیسے قُرء و اقراء، خُوص و اُخِواص۔

اور کبھی یہی وزن جمع قلت و کثرت دونوں کے لیے آتا ہے جیسے اُرکان و اُجْزاء اور اَفْعَل کے وزن پر اس کی جمع شاذ ہے جیسے اَزْکَن۔

اس کی جمع کثرت فِعال اور فُعول کے وزن پر آتی ہے اور فُعول کا وزن بہ نسبت فِعال کے زیادہ آتا ہے جیسے بُرج و بُرُوج، بُرد و بُرود، جُند و جنود اور فِعال کا وزن مضاعف میں بکثرت آتا ہے جیسے قُف و قِفاف، خُف و خِفاف، عُش و عِشاش۔

یہ جمع کثرت غیر اجوف کے لیے ہے۔ اگر اجوف ہو تو اس کی جمع کثرت صرف فَعْلَان کے وزن پر آتی ہے جیسے عود و عِیدان، حُوت و حِیتان۔ ہاں غیر اجوف کی جمع فَعْلَان کے وزن پر بھی آ جاتی ہے جیسے حُش (بمعنی باغ) کی جمع حِشَان آتی ہے۔

فَعْل کی جمع میں فَعْلَة اور فَعْل کا وزن بھی آتا ہے۔ اول جیسے قُوط و قِرْطَة، جُحْر و جِحْرَة، و خُرج و خِرْجَة۔

الفاظ کے معانی: کَلِب کتا۔ مَعِيز بکری۔ جَمَل بار، بوجہ۔ خَمْس - بکسر اول و سکون دوم - اونٹوں کا چاروں چرنے کے بعد پانچویں دن پانی پر اترنا۔ شَبْر بالشت۔ فِیل ہاتھی۔ جِید گردن۔ رِجُل پاؤں صِنو حقیقی بھائی۔ بیٹا۔ چچا۔ درخت خرما کی جڑ سے نکلنے والی دو یا زیادہ شاخوں میں سے ہر ایک۔ قِنو کھجور کا گچھا۔ ذِئب بھیڑیا۔ قِرْد بندر۔ ضَرَس داڑھ کا دانت۔ قَلَح جوے کا تیر۔ قُرء و قِرء: حیض، طہر۔ خُوص: کھجور کے پتے۔ جُحْر: سوراخ۔ خُرج، وِعاء ذو جانبین: خرچی۔

دوم جیسے فُلْک کی جمع فُلُک۔ نحو یوں کا کہنا ہے کہ فُلْک جمع میں ضمہ (اُسْد کی جمع) اُسْد کے ضمہ کی طرح ہے اور فُلْک مفرد میں ضمہ واحد قُتْل کے ضمہ کی طرح ہے۔ یعنی ایک اعتبار سے یہی لفظ واحد ہے اور دوسرے اعتبار سے یہی جمع بھی ہے۔ قرآن میں یہ کلمہ واحد و جمع دونوں آیا ہے۔

ثلاثی مجرد اسم، مذکر متحرک التین: عین متحرک مفتوح ہوگا یا مکسور یا مضموم اور بہر صورت فامفتوح ہوگا یا مکسور یا مضموم۔ نوصورتیں ہوں گی۔

فَعْلٌ ، فَعِلٌ ، فَعُلٌ	فِعْلٌ ، فِیْعِلٌ ، فِیْعُلٌ	فُعْلٌ ، فُعِلٌ ، فُعُلٌ
جَحَلٌ ، فَخِذٌ ، عَجِزٌ	عِنَبٌ ، اِبِلٌ ، x	ضَرَدٌ ، x ، عُنُقٌ

مگر ان میں سے دو وزن ساقط ہیں۔ (۱) فِعْل کے وزن پر کوئی عربی لفظ نہ آیا اور (۲) فُعْل کا وزن فعل مجہول کے لیے خاص ہے۔ اس وزن پر کوئی اسم نہ آیا۔ ذیل کو دوسری زبان سے منقول مانا گیا ہے۔

اب بقیہ سات اوزان کی جمعوں کا بیان ہوگا۔

وزن اول: فَعْل: بفتح فاء وفتح عین۔ اس کی جمع قلت افعال کے وزن پر آتی ہے۔ اجوف ہو یا غیر اجوف۔

جیسے جَحَل و اُجْمال، تاج و اُتواج، قاع و اقواع، ناب و انیاب۔

اور نادراً ”أَفْعُل“ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے جَبَل و اُجْبَل، عَصَا و اُعْصِ (اصل: عَصَو و

أُعْصُو) زَمَن و اَزْمَن۔ اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ زمان کی جمع ہو جیسے مکان کی جمع اَمْکُن۔

اجوف یائی میں جمع اُنْیَب اور واوی میں اَذُور، اَنْوَر، اَسْوَق بھی آئی ہے۔

غیر اجوف میں فَعْل کی جمع کثرت فعال و فُعول آتی ہے جیسے جَحَل و جِمال، ذَکر و ذُکور۔ فعال

کے وزن پر یہ جمع زیادہ آتی ہے۔ اور کبھی جمعیت کی تاکید کے لیے آخر میں تا بھی بڑھادی جاتی ہے جیسے حِجَارَة،

ذِکَارَة، ذُکُورَة۔

اجوف میں فَعْل کی جمع کثرت فَعْلان آتی ہے جیسے۔ تاج و تِیجان، جار و جِیران، قاع و قِیعان،

ساج و سِیجان۔ یہ وزن بقلت صحیح کی جمع میں بھی آیا ہے جیسے شَبَث و شِیْشان۔

اجوف میں فَعْل کی جمع فُعْل بھی آئی ہے جیسے دَار و دُور، ساق و سُوق، ناب و نِیب (اس کی اصل

نِیب ہے۔ اصل پر دلالت کے لیے یا کو باقی رکھنا تھا، اس لیے اسے واو سے بدلانہ گیا بلکہ ماقبل کو کسرہ دے دیا گیا جیسے

الفاظ کے معانی: فَلَک: کشتی، کشتیاں۔ جَحَل: اونٹ۔ فَخِذ: ران۔ عَجِز: کسی چیز کا پچھلا حصہ۔ عِنَب: انگور۔ اِبِل: اونٹوں کی جماعت۔

ضَرَد: ایک پرندہ۔ عُنُق: گروں۔ قاع: دامن کوہ میں چنیل میدان۔ ناب: نوکیلا دانت۔ اَذُور: دار (گھر) کی جمع۔ اَنْوَر: نار کی جمع۔

اَسْوَق: ساق (پنڈلی) کی جمع۔ شَبَث: ایک کیز جس کے چھ لمبے پاؤں ہوتے ہیں، آنکھ نیلی، سر سیاہ، پشت اور پاؤں زرد۔

بیضاء کی جمع میں ینِض۔)

ساق کی جمع فُعوْل کے وزن پر سُؤوق بھی آئی ہے، مگر یہاں واو مضموم کو ہمزہ سے بدلنا (جو جائز ہے) لازم کر دیا گیا ہے۔ اس طرح ناب کی جمع نُیوب بھی آئی ہے۔ مگر اجوف میں یہ وزن بہت کم ہے۔ وہاں فُعْل زیادہ ہے۔ غیر اجوف میں بھی فَعْل کی جمع فُعْل آئی ہے جیسے اُسْد و اُسْد، وَثْن و وَثْن۔

فَعْل کی جمعیں عام طور سے وہی آتی ہیں جو ذکر ہوئیں، قلیل طور پر کچھ دیگر اوزان پر بھی اس کی جمع آئی ہے۔ وہ یہ ہیں: (۱) غیر اجوف میں فُعْلان جیسے حَمَل و حُمْلان، سَلَق و سُلْقان (۲) فِعْلان جیسے خَرَب و خِرْبان، بَرَق و بَرْقان، شَبَث و شَبْثان۔ (۳) فِعْلَہ جیسے جَار و جِیرَہ، قَاع و قِیْعَہ، أَخ و اِخوۃ۔ أَخ کی اصل اَخُو ہے (۴) فِعْلٰی جیسے حَجَل و حِجْلٰی، یہ شاذ ہے۔ فَعْل کی جمع فِعْلٰی میں صرف یہی ایک لفظ آیا ہے۔

مضاعف کی جمع قلت و کثرت میں صرف افعال کا وزن آیا ہے جیسے مَدَد و اَمْدَاد، فَتَن و اَفْئان، لَبَب و اَلْبَاب اسی طرح صحیح کے بعض الفاظ کی جمع میں صرف یہی وزن آیا ہے جیسے قَلَم و اَقْلَام، رَسَن و اَرْسَان، غَلَق و اَغْلَاق۔

وزن دوم: فَعْل: بفتح فاو کسر عین، اس وزن کی جمع قلت و کثرت افعال کے وزن پر آتی ہے جیسے فَعِذ و اَفْخِاذ، اور کبھی فُعوْل اور فُعْل کے وزن پر آتی ہے جیسے نَمِر کی جمع نُمور و نُمُر۔

وزن سوم: فَعْل: بفتح فاو ضم عین۔ اس کی جمع قلت و کثرت افعال کے وزن پر آتی ہے جیسے عَجْز و اَعْجَاز۔ اور کبھی فِعْال کے وزن پر بھی آتی جیسے سَبْع و سِبَاع۔ اور رَجَلۃ بروزن فَعْلَہ (رَجُل بمعنی راجل: پیادہ کی) جمع نہیں بلکہ اسم جمع ہے۔ اس لیے کہ فَعْلَہ اوزان جمع میں نہیں۔

وزن چہارم: فِعْل: بکسر فاو فتح عین۔ اس وزن کی جمع قلت و کثرت افعال کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے عِنَب و اَعْنَاب اور کبھی اس کی جمع قلت اَفْعَل کے وزن پر اور جمع کثرت فُعوْل کے وزن پر بھی آئی ہے۔ جیسے ضَلَع کی جمع اَضْلُع اور ضُلُوع۔

فائدہ: کوئی وزن جب کثیر الاستعمال ہوتا ہے تو اس کی جمع کے اوزان زیادہ ہوتے ہیں اور کم استعمال ہوتا ہے تو کم۔ فَعْل (بفتح فاو سکون عین) بہ نسبت فَعْل (بفتحتین) کے کثیر الاستعمال ہے تو اس کے مضاعف کی جمع قلت و کثرت کے اوزان متعدد آئے ہیں جیسے صَلَك (دستاویز) کی جمع اَصْلَك و صِکَاك و صُكُوك اور مضاعف بروزن

الفاظ کے معانی: حَمَل: بکری کا بچہ۔ سَلَق: نشیبی زمین۔ خَرَب: زمرغاب۔ ذکر الحباری۔ والشعر یکون فی الخاصرة و وسط المرفق۔ بَرَق: هو الحَمَل وزنا و معنی۔ حَجَل: چکور، طائر علی قدر الحمام کالقطا، أحر المنقار و الرجلین، و یسمى الکروان ایضا (انظر، ج ۱، ص ۱۹۹ و ج ۲ ص ۹۷ شرح رضی)۔ ضلع: پُلی۔

فَعْل (بفتحین) کم آیا ہے تو اس کی جمع قلت و کثرت میں صرف ایک وزن افعال آیا ہے جیسے امداد و افنان اور فَعِل (بفتح فاو کسر عین) فَعْل سے بھی کم تر ہے تو اس کے صحیح و غیر صحیح سب کی جمع قلت و کثرت میں صرف افعال کا وزن آیا ہے اور ایک وزن مُثَوِّر جو آیا ہے تو باب اُسود سے تشبیہ کی بنا پر اور نُسْر اسی کا مخفف ہے۔

فائدہ: سیبویہ نے کہا: باب عَنَب (فَعْل) باب عَجْز سے زیادہ ہے اور باب کَبَد (فَعْل) باب عَنَب سے زیادہ، باب جَبَل (فَعْل) باب کَبَد سے زیادہ اور باب بَحْر (فَعْل) باب جَبَل سے زیادہ آیا ہے۔

وزن پنجم: فَعِل: بکسر فاو عین۔ اس کی جمع قلت و کثرت کے لیے صرف ایک وزن ہے اَفْعَال جیسے اِبِل و اَبال۔ چوں کہ فَعِل کے وزن پر صرف چند کلمات آئے ہیں۔

وزن ششم: فُعَل: بضم فاو فتح عین۔ اس وزن کی جمع قلت و کثرت فِعْلَان کے وزن پر آتی ہے جیسے صُرَد و صِرْدَان، نَعَرَ و نِغْرَان۔

نادر اُس کی جمع قلت و کثرت اَفْعَال اور فِعَال کے وزن پر بھی آئی ہے۔ جیسے رُطَب و اُرطاب، رُبَع و اُرْبَاع۔

وزن ہفتم: فُعَل: بضم تین۔ اس کی جمع قلت و کثرت اَفْعَال کے وزن پر آئی ہے۔ جیسے عُتُق و اَعْنَق۔ سیبویہ نے کہا: قلت استعمال میں باب عُتُق بھی باب عَضُد کی طرح ہے اور اس کی ایک ہی جمع اَفْعَال قلت و کثرت دونوں میں آئی ہے۔

تنبیہ: یہ دس اوزان جو مذکور ہوئے ان میں اجوف واوی یا یائی کی جمع اَفْعَل کے وزن پر نہیں آتی، کیوں کہ حرف علت پر ضمہ ثقیل ہوتا ہے۔ اور اَقْوَس، اَثُوب، اَعْيُن، اَنْيَب شاذ ہیں۔ اور اجوف یائی کسی وزن پر بھی ہو اس کی جمع فِعَال کے وزن پر نہیں آتی۔ ہاں! اس وزن پر اجوف واوی کی جمع آتی ہے۔ جیسے حَوْض و حِياض، ثُوب و ثِياب۔ اور فَعُول کے وزن پر اجوف واوی کی جمع نہیں آتی (جو آئی ہے وہ شاذ ہے) اور اجوف یائی کی جمع اس وزن پر آتی ہے جیسے سَيْل و سَيُول۔

ثلاثی مجرد، اسم، مؤنث کی جمع

ثلاثی مجرد اسم مؤنث کا عین ساکن ہوگا یا متحرک اگر ساکن ہو تو اس کی تین صورتیں ہیں (۱) فامفتوح، فَعْلَة (۲) فاکسور فَعْلَة (۳) فامضموم، فُعْلَة۔ اور اگر عین متحرک ہو تو چند صورتیں ہیں:

(۱) فامفتوح، عین مفتوح فَعْلَة (۲) فامفتوح عین مکسور فَعْلَة (۳) فامضموم، عین مفتوح فَعْلَة۔

الفاظ کے معانی: صُرَد: ایک پرندہ جسے لُور کہتے ہیں۔ نَعَرَ: بلبل۔ رُطَب: پکی تازہ کھجور۔ رُبَع: اونٹنی کا بچہ جو موسم ربیع میں پیدا ہوا اور پہلا بچہ ہے۔

۱- فَعْلَةٌ: بفتح فا و سکون عین۔ اکثر اس کی جمع فِعال کے وزن پر آتی ہے جیسے قَصْعَةٌ و قِصَاع، رَكوة و رِکاء، دَبَّة و دِباب۔

اور کچھ دوسرے اوزان پر بھی اس کی جمع آئی ہے۔ (۱) فِعْل جیسے هَضْبَةٌ و هِضْب، حَلَقَةٌ و حِلَق۔ (۲) فُعُول جیسے بَذْرَةٌ و بُدُور (۳) فُعَل۔ جب فَعْلَةٌ اجوف واوی ہو تو اس کی جمع فُعَل آتی ہے جیسے دَوَلَةٌ و دُول، نَوْبَةٌ و نُوب۔ اور شاذ طور پر ناقص کی جمع بھی فُعَل آئی ہے جیسے قَوِيَّةٌ و قُورِي (اصل: قُورِي) (۴) فِعَل۔ جب فَعْلَةٌ اجوف یائی ہو تو اس کی جمع فِعَل بکسر فا ہوگی۔ (بضم فا جائز نہیں) جیسے خَيْمَةٌ و خِيَم۔ ضَيْعَةٌ و ضِيَع۔ بعض صحیح الفاظ کی جمع بھی فِعَل آئی ہے۔

۲- فَعْلَةٌ: بکسر فا و سکون عین۔ اس کی جمع صحیح اور غیر صحیح سب میں فِعَل آتی ہے۔ جیسے کِسْرَةٌ و کِسر، قِدَّةٌ و قِدَد، لِحْيَةٌ و لَحْي، رِشْوَةٌ و رِشَى۔

بعض نحو یوں نے اس کی جمع فُعَل بضم فا بھی ذکر کی ہے جیسے لُحْي و لُحْلٰی مگر بالکسر بہتر ہے۔ سیبویہ نے کہا: فَعْلَةٌ کی جمع سالم فعلات کم آتی ہے۔ لفظ صحیح ہو یا غیر صحیح۔ اس کے برخلاف فَعْلَةٌ کی جمع فُعَلات و فُعَلات زیادہ آتی ہے۔

فَعْلَةٌ کی جمع تکسیر بہت قلت کے ساتھ فِعال بھی آئی ہے جیسے لِفْحَةٌ و لِقَاح، حِقَّةٌ و حِقَاق۔ سیبویہ نے کہا: کبھی فَعْلَةٌ کی جمع أَفْعَل بھی آتی ہے جیسے نَعْمَةٌ و أَنْعَم، شِدَّةٌ و أَشَدُّ مگر یہ بہت کم اور نادر ہے۔ مرد نے کہا: أَنْعَم، نَعْم کی جمع ہے اسی طرح بُؤَس کی جمع أَبْوَس ہے۔

۳- فُعْلَةٌ: بضم فا و سکون عین۔ اکثر اس کی جمع فُعَل کے وزن پر آتی ہے اور کبھی یہی وزن جمع قلت میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ مگر ایسا کم ہے۔ جیسے غُرْفَةٌ و غُرَف۔

اور کبھی غیر اجوف میں اس کی جمع فِعال کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے بُرْمَةٌ و بِرام، بُوقَةٌ و بِراق، جُفْرَةٌ و جِفار۔ یہ وزن مضاعف کی جمع میں زیادہ آتا ہے۔ جیسے خُلَّةٌ و خِلال، قُلَّةٌ و قِلال، جُبَّةٌ و جِباب، قُبَّةٌ و قِباب۔

اور اجوف میں صرف فُعَل کے وزن پر جمع آتی ہے۔ جیسے سُورَةٌ و سُور، دُوَلَةٌ و دُول، اور حُجْرَةٌ کی

الفاظ کے معانی: قَصْعَةٌ: رکابی۔ رَكوة: راکی تینوں حرکتوں سے۔ چڑے کا کوزہ جس میں پانی پیا جاتا ہے۔ دَبَّة: تودہ ریگ۔ هَضْبَةٌ: پھلی ہوئی پہاڑی، سخت اور بھاری چٹان۔ حَلَقَةٌ: کوئی مستدیر چیز، جیسے لوہے یا سونے چاندی کا چملا یا انسانوں کی محفل۔ بَذْرَةٌ: درہم و دینار کی تھلی۔ ضَيْعَةٌ: جائیداد غیر منقولہ، پیشہ۔ لِفْحَةٌ: زیادہ دودھ دینے والی اونٹنی یا وہ اونٹنی جسے بچے بنے ہوئے بہت کم وقت گزرا ہو۔ حِقَّة: وہ اونٹنی جو تین سال پورے کر کے چوتھے سال میں داخل ہو چکی ہو۔ بُرْمَةٌ: بضم اول و سکون دوم۔ پتھر کی دیگی۔ بُرْقَةٌ: ریت اور پتھر ملی ہوئی سخت زمین۔ جُفْرَةٌ: بضم جیم۔ سینے کا درمیانی حصہ، ہر چیز کا درمیانی اور بڑا حصہ۔ حُجْرَةٌ: ازار بند۔

جمع حُجُوز (بروزن فُعُول) شاذ ہے۔

- ۴- فَعْلَةٌ: بفتح فاعلین۔ اس کی جمع فِعال کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے رَقَبَةٌ و رِقَاب۔ نَاقَةٌ و نِياق۔
 أَمَةٌ و إِمَاء۔ اور أَفْعَل، فِعْل، فُعْل کے وزن پر بھی اس کی جمع آئی ہے۔ مگر ان اوزان پر اس کی جمع کم ہے۔ (۱) أَفْعُل
 جیسے أَكْمَةٌ و أَكْمُ صَحْح میں، نَاقَةٌ و أَيْنَقُ اجوف میں، أَمَةٌ و آيم ناقص میں۔ (۲) فِعْل جیسے تَارَةٌ و تَيْر، قَامَةٌ و قِيم۔ (۳) فُعْل جیسے بَدَنَةٌ و بُذْن، خَشَبَةٌ و خُشْب، نَاقَةٌ و نُوق، لَابَةٌ و لُوب، سَاحَةٌ و سُوح۔
 ۵- فَعِلَةٌ: بفتح فاعل کسر عین۔ اس کی جمع فِعل (بکسر فاعل عین) کے وزن پر آتی ہے جیسے مَعِدَةٌ و مِعَد، نَقِمَةٌ و نِقَم۔
 ۶- فُعْلَةٌ: بضم فاعل عین۔ اس کی جمع فُعْل کے وزن پر آتی ہے جیسے ثُنْمَةٌ و ثُنَم۔

ثلاثی مجرد، صفت، مذکر

صفت چوں کہ فعل سے مشابہت رکھتی ہے اور اسی کی طرح عمل بھی کرتی ہے اس لیے اُس میں اصل یہ ہے کہ اس کی جمع سالم آئے، جمع تکسیر نہ آئے۔ مگر فعل سے مشابہت کے باوجود اس میں شک نہیں کہ صفت، فعل نہیں بلکہ اسم ہے جیسے اسم جامد، اس لیے بعض صفات کی جمع تکسیر بھی آتی ہے۔ پھر صفت مشبہ کی جمع تکسیر بہ نسبت اسم فاعل کے زیادہ ہے اور اسم فاعل ثلاثی کی جمع تکسیر بہ نسبت اسم مفعول ثلاثی اور بہ نسبت اسم فاعل و اسم مفعول غیر ثلاثی کے زیادہ ہے۔ ان سب کی بنیاد فعل سے مشابہت کی کمی اور زیادتی ہے۔ یہ تمہید اس لیے ذکر کی گئی کہ آگے صفات کی جمع بہ نسبت اسم کے کم نظر آئے تو اس کی کاسبب ذہن میں رہے۔

● صفت ثلاثی مجرد میں فَعْلٌ، فِعْلٌ، فُعْلٌ (بسکون عین و بحركات ثلاثہ فا) فَعْلٌ، فِعْلٌ، فُعْلٌ (بفتح فا و حرکات ثلاثہ عین) اور فُعْلٌ (بضم عین) ان سات اوزان کی جمع تکسیر آئی ہے۔ اگرچہ ان میں سے بعض اوزان کی جمع تکسیر انتہائی قلیل ہے۔ باقی تین اوزان فَعْلٌ، فِعْلٌ، فُعْلٌ کی جمع تکسیر مسموع نہ ہوئی۔ فُعْل جیسے حُطَم و خُتَع، فِعْل جیسے اِبْد و اِبِلز (اس وزن پر صفت میں یہی دو لفظ آئے، تیسرا کوئی نہیں) فِعْل جیسے زِیم، سَوٰی، عِدٰی۔

الفاظ کے معانی: أَكْمَةٌ: پہاڑی، ٹیلہ۔ اَيْنُق: کی اصل اَنْوُق تھی، قلب مکانی سے اَوْئُق ہوا، پھر واو کو یا سے بدل دیا گیا۔ سیبویہ کا دوسرا قول یہ ہے کہ اَنْوُق کا واو حذف کر دیا گیا پھر اس کے عوض فاسے پہلے یا لائی گئی تو یہ اَعْفُل یا اَيْنُثَل کے وزن پر ہے۔ اِم کی اصل اُءُمُو ہے۔ ہمزہ میں اَمَن کا قاعدہ اور آخر میں اَدِل جمع دَلُو کا اور قاضی کا قاعدہ جاری ہوا۔ تَارَةٌ: بمعنی مَرَّة۔ بَدَنَةٌ: ذیل دار جانور (اونٹ اور گائے) جو قربانی کے لیے مکہ لے جائیں۔ لَابَةٌ: سَک لَاح۔ حُطَم: ہانکنے میں شدت برتنے والا چرواہا۔ خُتَع: ماہر اور تیز رفتار راہ نما۔ اِبْد جیسے اَنان اِبْد: ہر سال بچہ دینے والی گدہی۔ اِبِلز جیسے امْرَأَةٌ اِبِلز: بھاری بھر کم عورت۔ زِیم: متفرق لوگ۔ سَوٰی و سَوٰی جیسے مکان سُری۔ بضم و کسرین۔ برابر، متوسط جگہ۔ عِدٰی جیسے قوم عِدٰی: دشمن لوگ۔

جمع صفات کی تفصیل:

① **فَعْلٌ**:- اس کی جمع زیادہ تر فِعال آتی ہے جیسے صَعْب و صِعَاب اور اجوف یائی کی جمع زیادہ تر اَفْعال آتی ہے جیسے شَيْخ و أَشْيَاخ اور فُعْلان، فُعْلان، فُعول، فِعْلَة، فِعْلَة، فُعْل، فُعْل، فُعْلَاء کے اوزان پر بھی اس کی جمع آئی ہے۔

مثالیں: فُعْلان - بضم اول و سکون دوم۔ جیسے وُعْدان، فُعْلان - بکسر اول و سکون دوم۔ جیسے ضیفان۔ فُعول بضمّین جیسے کُھول، ضُیوف، شُیوخ فِعْلَة:- بکسر اول و فتح ثانی۔ جیسے رِطْلَة۔ فِعْلَة:- بکسر اول و سکون ثانی۔ جیسے شَيْخَة فُعْل - بضم اول و سکون ثانی۔ جیسے کُٹ، نُظ، جُون، خَيْل، وُزْد۔ فُعْل - بضمّین۔ جیسے سُخْل، صُدُق، فُعْلَاء جیسے سُمَحَاء۔

② **فِعْلٌ**:- اس کی جمع اَفْعال آتی ہے جیسے جِلْف و أَجْلَاف، نِقْض و انْقاض، نِضو و انْضاء اس کی جمع اَفْعُل بھی آئی ہے جیسے جِلْف و أَجْلَف مگر یہ اسم سے تشبیہ کی بنا پر آئی ہے۔ صفات میں یہ وزن نادر ہے۔

③ **فُعْلٌ**:- یہ وزن فِعْل بالکسر سے کم تر ہے اور فِعْل بالکسر فُعْل بالفتح سے کم تر ہے۔ جیسے اسمائیں فِعْل اور فُعْل کم ہیں۔

فُعْل بالضم کی جمع اسم کی طرح اَفْعال کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے حُرٌّ و أَحْرَار، مُرٌّ و أَمْرَار۔

④ **فَعْلٌ**:- زیادہ تر اس کی جمع فِعْال کے وزن پر آتی ہے جیسے حَسَن و حِسان اور کبھی افعال کے وزن پر آتی ہے جیسے بَطْل و أَبْطال۔

⑤ **فِعْلٌ**:- اس کی جمع اَفْعال کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے نِکد و انْکاد اور بقلّت اس کی جمع فِعْال، فُعْل، فعّالی اور فَعْلٰی کے اوزان پر بھی آئی ہے۔

فِعْال جیسے وَجَع و وَجَاع، فُعْل جیسے خَشِن و خُشْن فَعّالی جیسے وَجَع و وَجَاعی، حَبِط و حَبَاطی، حَذَر و حَذاری۔ اس وزن پر فُعْلان اور اس کے مؤنث فَعْلٰی کی جمع کثیر ہے۔ اور اکثر فَعْلان و

الفاظ کے معانی: وُعْدان واحدہ وُعْد: کم عقل لوگ۔ ضیفان، واحدہ ضیف: مہمان۔ رِطْلَة، واحدہ رِطْل: نازک اندام جوان۔ شَيْخَة واحدہ شَيْخ: سن رسیدہ یا صاحب علم شخص۔ کُٹ واحدہ کُٹ: کھنی داڑھی والا۔ نُظّ واحدہ نُظّ: جس کے رخساروں پر بال نہ ہوں۔ جُون واحدہ جُون: سرخی آمیز سیاہ، خالص سرخ، سفید۔ خَيْل واحدہ خَيْل: متکبر۔ وُزْد واحدہ وُزْد: گلابی گھوڑا۔ سُخْل و سُخْل، واحدہ سُخْل: ہلکا ہوا کپڑا، سفید سوتی کپڑا۔ صُدُق و صُدُق واحدہ صُدُق: مقابلے کے وقت ثابت قدم، مضبوط و معتدل نیزہ یا انسان اور ہر کامل شی۔ سُمَحَاء واحدہ سُمَح: سخی، فیاض۔ جِلْف: کمینہ، بدسلوک، کھال کھینچی ہوئی بکری۔ نِقْض: ٹوٹی ہوئی عمارت۔ نِطْو: لاغراونٹ۔ نِکد: کمینہ، منحوس۔ وَجَع: بیمار، دکھی۔

فَعْلٰی کی جمع فِعال کے وزن پر ہوتی ہے۔ فَعْلٰی جیسے وَجِعَ وَ وَجَعْنِی، هَرَمَ وَ هَرَمْنِی، رَمِنَ وَ رَمْنِی۔

① فَعْل: اس کی جمع افعال کے وزن پر آئی ہے جیسے یَقْظُ وَ اَیْقَظُ، تَجْدُ وَ اَنْجَادُ۔ فَعْل کے وزن پر یہی دو لفظ ایسے ہیں جن کی جمع تکسیر آئی ہے۔ باقی الفاظ کی جمع تکسیر نہ آئی، جمع سالم آتی ہے۔

② فُعْل: صفت میں یہ وزن انتہائی قلیل ہے۔ اس لیے اس کی جمع تکسیر صرف افعال کے وزن پر آئی، چونکہ جمع میں یہ وزن سہل اور کثیر ہے۔ مثال: جُنُب و اَجْنَاب۔

فائدہ: گزشتہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ صفات کی جمع میں وزن افعال سب سے زیادہ عام ہے۔ یہ ساتوں اوزان کی جمع میں آیا۔ اس کے بعد فِعال کا درجہ ہے جو تین اوزان کی جمع میں آیا۔ باقی اوزان برابر ہیں۔

فائدہ: اوزان صفات میں مذکر عاقل کی جمع سالم سبھی کی آتی ہے اور مؤنث کی جمع صرف الف و تا کے ساتھ آتی ہے۔ سیبویہ نے وزن فَعْلَہ کے بارے میں بتایا کہ اگر اس کے مذکر کی جمع تکسیر آتی ہے تو مؤنث کی بھی جمع تکسیر آئے گی جیسے حَسَن و حَسَنَہ کی جمع حَسَان آتی ہے۔ اسی طرح جو صفت فَعْلَہ کے وزن پر ہو اس کی جمع تکسیر فِعال کے وزن پر آتی ہے جیسے عِبْلَہ و عِبَال، کَمْشَہ و کِمَاش، جَعْدَہ و جِعَاد۔ اور عَلْجَہ بروزن فِعلَہ کی جمع عَلْج آئی ہے۔

ثلاثی مزید کی جمع

یہ گزر چکا ہے کہ ثلاثی مجرد کی طرح ثلاثی مزید کی بھی چار قسمیں ہوں گی کیوں کہ ثلاثی مزید اسم ہوگا یا صفت اور ہر ایک مذکر ہوگا یا مؤنث۔

اب یہاں حرف زائد کے لحاظ سے ثلاثی مزید کی اقسام بیان ہوں گی حرف زائد یا تودہ ہوگا۔ یا شروع میں ہمزہ ہوگا۔ یا آخر میں الف و نون زائد تان ہوں گے۔ یا یاے ساکنہ دوسری جگہ زائد ہوگی،

اول زائد مدہ جیسے فاعل، فعال، فعلی، فعلاء، فعالی۔ دوم جیسے أفعَل، سوم جیسے فعْلان، چہارم جیسے فِعیل۔

قسم اول: حرف زائد مدہ ہو۔ اس کی چار صورتیں ہیں یوں کہ مدہ یا تودہ دوسری جگہ ہوگا، یا تیسری یا چوتھی یا پانچویں جگہ۔ جیسا کہ مثالوں سے ظاہر ہے۔

پہلے انہی چاروں صورتوں کا بیان ہوگا۔ مگر ان میں وہ کلمہ جس کی تیسری جگہ مدہ زائد ہو اس کی اور اس کی جمع کی

الفاظ کے معانی: هَرَم: انتہائی پورھا۔ رَمِنَ: اپانج، آفت زدہ۔ یَقْظُ: بیدار۔ تَجْدُ: بہادر۔ عِبْلَہ: بھاری بھر کم عورت۔ کَمْشَہ: تیز رو، کارگر۔ جَعْدَہ: گھٹیلے بدن والا یا ہلکا پھلکا آدمی یا کوتاہ قد۔ جَعْدَہ من الشعر: گھنگریالے بال (سَبَطُ اکھڑے بال)۔ جَعْدَہ مؤنث جمع جَعْدَات۔ عَلْج: نجی کافر، سخت موٹا، بڑا گور خر۔

صورتیں زیادہ ہیں۔ اس لیے ان چار میں بھی سب سے پہلے اسی کا ذکر ہوگا۔

(۱) وہ ثلاثی مزید جس کا تیسرا حرف مدہ زائد ہو، اسم ہوگا یا صفت اور اسم، مذکر ہوگا یا مؤنث، اسی طرح صفت، مؤنث ہوگی یا مذکر۔

(الف) اسم مذکر کا مدہ زائدہ الف ہوگا، یا یا، یا واو۔ اگر الف ہو تو فاکلمہ مفتوح ہوگا یا مکسور یا مضموم یعنی فَعَال، فَعَال، فَعَال۔

فَعَال: بفتح فا۔ اس کی جمع قلت عمومًا اَفْعَلَة کے وزن پر آتی ہے جیسے زمان و أزمان، مکان و أمکنہ، فدان (تخفیف دال) و أفدنة، قذال و أقذلة۔ اور بعض اسما میں کبھی یہی وزن جمع کثرت کے لیے بھی ہوتا ہے جیسے أزمان و أمکنہ۔

اور اس کی جمع کثرت زیادہ تر فُعْل (بضم تین) کے وزن پر ہوتی ہے جیسے قذال و قُذَل، فدان و فُذُن۔ اس وزن میں بنی تمیم کے یہاں عین کو ساکن کرنا، جائز ہے، تو تخفیف کر کے قُذَل و فُذُن کہنا بھی درست ہے۔ کلمہ اگر ناقص ہو تو اس کی جمع قلت و کثرت دونوں میں اَفْعَلَة پر اکتفا ہوگا جیسے سماء (بمعنی بارش) و اَسْمِيَّة، دواء و اَدْوِيَّة۔

اس کی جمع کثرت فُعْل کے وزن پر لاتے تو سُم اور دُو کہتے۔ جمع کثرت محض دو حرفی رہ جاتی۔ فَعَال کی جمع فَعْلان بھی آئی ہے مگر یہ بہت کم ہے جیسے غزال و غِزْلان۔

فَعَال: بکسر فا۔ اس کی جمع قلت اَفْعَلَة اور جمع کثرت فُعْل آتی ہے اور بنی تمیم کے طور پر بسکون عین فُعْل کہنا بھی جائز ہے۔ جیسے حمار و اَحْمَرَة و حُمُر۔

کبھی جمع قلت کی جگہ بھی جمع کثرت ہی کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے ثلاثة جُدُر و أربعة کتب، یہاں اَجْدِرَة اور اکتبة نہیں بولا جاتا۔

اور مضاعف کی جمع قلت و کثرت دونوں صرف اَفْعَلَة کے وزن پر آتی ہے جیسے خِلال و اَخِلَّة، عِنان و اَعِنَّة اسی طرح ناقص واوی و یائی دونوں کی جمع قلت و کثرت صرف افعلة کے وزن پر آتی ہے جیسے کساء و اکسية، رداء و اردية۔ اجوف واوی کی جمع افعلة اور فُعْل بسکون عین آتی ہے جیسے خِوان و اَخْوَنَة و خُون، یوان و اَبْوَنَة، و بُون۔ اجوف یائی کی جمع فُعْل بضم عین آتی ہے جیسے عِیان و عُیُن اور بنی تمیم کے طور پر ساکن کر کے بولیں گے تو فا پر

الفاظ کے معانی: قَذَال: سر کا پچھلا حصہ، گڈی۔ فَدَان: ہل کے دونوں نیل، فدان بتشدید دال بھی اسی معنی میں آتا ہے۔ اس کی جمع: فدادین۔ اب ایک خاص رقبہ زمین (ایکر) کے معنی میں بھی بولا جاتا ہے۔ سُم: کی اصل سُمُو، دُو کی اصل دُؤِی، دلو کی جمع اَذِل کا اور قاضی کا قاعدہ جاری کر کے سُم، دُو ہوا۔ خِلَال: دانتوں کی صفائی کا تنکا، وہ لکڑی جو اونٹنی کے بچے کو دودھ پینے سے روکنے کے لیے اس کے منہ میں لگا دی جاتی ہے۔ عِنان: لگام۔ خِوان، بروزن کتاب و غراب: دسترخوان۔ یوان، بروزن کتاب و غراب: خیمے کا ستون۔ عِیان: حدیدۃ الفدان۔

کسرہ دیں گے تاکہ ی سلامت رہے۔ تو عین کہیں گے جیسے بیضاء کی جمع بیض بکسر اول آتی ہے۔

کبھی فِعال کی جمع فِعلان بھی آتی ہے جیسے صِوار و صِیران۔

فُعال: بضم فا۔ اس کی جمع قلت بروزن اَفْعَلَةٌ اور جمع کثرت بروزن فِعلان آتی ہے۔ جیسے غراب و اُغْرِبَة و غُرَبان۔

فُعلان (بضم فا) کے وزن پر اس کی جمع کثرت میں صرف دو لفظ آئے ہیں حُوار و زُقاق کی جمع حُوران و زُقان۔

کبھی جمع قلت ہی جمع کثرت کے لیے بھی استعمال ہوتی ہے جیسے فُؤاد کی جمع اَفئدة۔ کبھی فُعال کی جمع فِعال کی طرح فُعل کے وزن پر لاتے ہیں جیسے فُراد کی جمع فُرُود مگر یہ بہت قلیل اور نادر ہے۔ اسی سے ذُباب کی جمع ذُبُت ہے۔ اس میں بنی تمیم کے طور پر تخفیف ہوئی ہے، ورنہ بغیر ادغام کے ذُبُت کہا جاتا ہے۔ فُعال کی جمع میں فِعلۃ قلیل ہے جیسے غلام و غِلْمۃ۔

بطور شاذ فُعال کی جمع فِواعل بھی آئی ہے جیسے دُخان و عُثان کی جمع دِواخن و عِواثن۔ اس وزن پر یہی دو لفظ ہیں۔ تیسرا کوئی نہیں۔

مُؤنث: فَعَال، فِعال، فُعال تینوں مؤنث معنوی ہوں تو ان کی جمع اَفْعُل کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے عَناق و اَعْنُق، و ذِرَاع اَذْرِع، عُقاب و اَعْقُب۔ اور مکان (جو مذکر ہے) کی جمع اُمُکُن شاذ ہے۔ کبھی مؤنث فُعال کی جمع فُُعول، فِعال کی فُعائل، فُعال کی فِعلان بھی آئی ہے۔ جیسے عَناق و عُنوق، شِمال و شمائل، عُقاب و عِقبان۔

❁ اگر تیسرا مذکر یا ہو تو اس میں حرکت فا کی تین صورتیں متصور ہیں فَعِیل، فِعیل، فُعیل۔ مگر اخیر کے دو وزن کلام عرب میں نہ آئے تو صرف فَعِیل بفتح فا باقی رہا۔

فَعِیل: اس کی جمع قلت اَفْعِلۃ کے وزن پر اور جمع کثرت فُعل یا فُعلان کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے رَغِیف و اَرِغِفۃ و رُغْف و رُغْفان۔ اور کبھی اس کی جمع اَفْعِلَاء کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے نَصِیب و اَنْصِبَاء، حَبِیب و اَحْبِبَاء اور کبھی فِعال کے وزن پر جیسے اَفِیل و اِفال۔ اور فِعلان کے وزن پر اس کی جمع بہت کم آتی ہے جیسے ظَلِیم و ظَلِیمان، عَرِیض و عِرْضان، صَبِی و صِبیان۔

الفاظ کے معانی: صِوار، بروزن کتاب و غراب: نیل گایوں کا ریوڑ۔ حُوار: اونٹنی کا بچہ جو ابھی پیدا ہوا، یا وہ جس کا دودھ ابھی نہ ٹھہرایا گیا۔ زُقاق: کوچہ، گلی۔ فُراد: چیچڑی جو اونٹ کے بدن میں لگ کر اس کا خون چوستی ہے۔ ذُباب: کبھی۔ دُخان: دھواں۔ عُثان: غبار۔ عَناق: بکری کا مادہ بچہ۔ ذِرَاع: ہاتھ (مؤنث)۔ عُقاب: شکاری پرندہ (مؤنث)۔ اَفِیل: اونٹ کا بچہ۔ ظَلِیم: زشت تر مرغ۔ عَرِیض: بکرا۔

تیسرا مدہ زائدہ واو ہو تو تین صورتیں متصور ہیں فَعُول ، فِعُول ، فُعُول مگر فَعُول اوزان عرب میں سے نہیں، فُعُول ہے مگر واحد کے لیے نہیں اکثر جمع کے لیے ہوتا ہے۔ تو یہاں بھی صرف ایک وزن فَعُول بچا جیسے عَمُود۔

فُعُول: اس کی جمع قلت أفعلة کے وزن پر اور جمع کثرت غیر ناقص واوی میں فُعُل کے وزن پر آتی ہے جیسے عَمُود و أعمدة و عُمَد۔ اور ناقص میں زیادہ تر اس کی جمع أفعال کے وزن پر آتی ہے اور فَعُول کے وزن پر کم آتی ہے۔ جیسے قُلُوب و أَفْلاذ ، عَذُو و أَعْدَاء ، فُلٌّ بضم فاو کسرفا کے مثل قلیل ہے۔ اس میں تعلیل دی گئی کی طرح ہے۔ فَعُول مؤنث معنوی کی جمع فَعَائِل آتی ہے۔ جیسے ذُنُوب و ذُنَائِب۔

مذکورہ پانچ اوزان (فَعَال، فِعَال، فُعَال اور فَعِيل و فَعُول) کے ساتھ اگر تائید ہو تو ان کی جمع صرف فَعَائِل کے وزن پر آئے گی۔

جیسے حَمَامَة و حَمَائِم، رِسَالَة و رِسَائِل، ذُؤَابَة و ذَوَائِب، كَتِيبَة و كَتَائِب، تَنُوفَة و تَنَائِف۔

جمع صفات

فَعَال: اس کی جمع فُعُل اور فُعَلَاء کے وزن پر آتی ہے جیسے جَمَاد و جُمَد، صَنَاع و صُنْع، جَبَان و جُبْنَاء، اور اجوف واوی میں فُعُل بسکون عین آتی ہے جیسے نَوَار و نُور، عَوَان و عُون اور قلیل طور پر فَعَال کی جمع فِعَال بھی آتی ہے جیسے جَوَاد و جِيَاد۔

فِعَال: اس کی جمع فُعُل اور فِعَال کے وزن پر آتی ہے جیسے كِنَاز و كُنْز (بمعنی پر گوشت) یہ مذکورہ مؤنث دونوں کے لیے مستعمل ہے۔ نَاقَة كِنَاز، و جمل كِنَاز اسی طرح رَجُل لِكَاكَ (کم گوشت) و امْرَأَة لِكَاكَ، جمل دِلَاث (تیز رفتار) و نَاقَة دِلَاث۔

ہجبان کے بارے میں خلیل اور سیبویہ کا مذہب یہ ہے کہ یہ واحد و جمع دونوں کے لیے ہے واحد ”کتاب“ کی طرح اور جمع ”رِجَال“ کی طرح ہے۔

فُعَال: اس کی جمع فُعَلَاء، فُعَلَان اور فِعْلَة آتی ہے جیسے شَجَاع و شُجْعَاء و شُجْعَان و شُجْعَة۔

فَعِيل: اس کی جمع فُعَلَاء، فِعَال، أَفْعَلَاء اور أَفْعِلَاء کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے کَرِيم و کُرْمَاء و کِرَام، صَدِيق و أَصْدِقَاء۔ فَعِيل مضاعف کی جمع فُعَلَاء کے بدلے أَفْعِلَاء کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے شَدِيد و شِدَاد و أَشْدَاء، شَحِيح و شِحَاح، و أَشْحَاء، اور صَحِيح کی جمع میں أَفْعِلَاء کا وزن کم آتا ہے۔ فَعِيل

الفاظ کے معانی: عَمُود: ستون۔ قُلُوب: اونٹ کا بچہ جس کا دودھ چھڑا دیا گیا ہو۔ ذُنُوب: ذول، حصہ اور نصیب۔ حَمَامَة: کبوتری۔ ذُؤَابَة: چوٹی، کسی چیز کا بالائی حصہ۔ كَتِيبَة: لشکر۔ تَنُوفَة: بیابان، بے آب و گیاہ زمین۔ جَمَاد: جامد، بخیل۔ صَنَاع: کاریگر۔ جَبَان: بزدل۔ نَوَار: تہمت سے نفرت کرنے والی عورت، ہرنیوں، نیل گایوں میں سے بدک کر بھاگنے والی۔ عَوَان: درمیانی عمر والی۔

مضاعف کی جمع أفعلة کے وزن پر بھی آتی ہے۔ جیسے عزیز و أعزّة، حبيب و أحبّة۔ ناقص وادی و یائی کی جمع بھی فُعلاء کے بدلے أفعلاء آتی ہے۔ جیسے أغنیاء، أشقیاء، أقویاء اور اجوف وادی و یائی کی جمع بجائے فعلاء و أفعلاء کے فعال آتی ہے جیسے طویل و طوال، قویم و قوام۔

ان کے علاوہ کچھ دیگر اوزان پر بھی فعیل کی جمع آتی ہے:

(۱) فُعْل جیسے نذیر و نُذّر، جدید و جدد (۲) فُعْلان جیسے شَجِيع و شُجْعان، ثنی و ثنیان (۳) فِعْلان جیسے خَصِيٌّ و خِصْیان۔ (۴) أفعال جیسے شریف و أشراف۔ (۵) فُعُول جیسے ظریف و ظروف۔ یہ بعض نحاۃ کے نزدیک ہے۔

فائدہ: کبھی فعیل بمعنی فاعل بھی مذکر و مؤنث دونوں کے لیے آیا ہے۔ جیسے جدید، سدیس، ریخ خریق، رحمة الله قریب مگر سدیس اور خریق میں یہ لازم ہے۔

فُعُول: اس کی جمع اکثر فُعُل (ضممتین) کے وزن پر آتی ہے۔ وزن فُعُول اور اس کی جمع فُعُل مذکر و مؤنث دونوں کے لیے ہے۔ فروقہ (بہت ڈرنے والا مرد یا عورت) مَلُولَة (بہت اکتانے والا مرد یا عورت) میں تا مبالغہ کے لیے ہے۔ جب اس کا استعمال تائے مبالغہ کے ساتھ ہوتا ہے تو اس کی جمع فَعُولات (جیسے فروقات) آتی ہے۔

اور وہ فُعُول جو مؤنث کے لیے خاص اور تا سے خالی ہو عموماً اس کی جمع فعائل کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے عَجُوز و عجائز، قُلُوص و قلائص، جَدُود و جدائد۔ فَعُول (بغیر تا) کی جمع سالم نہیں آتی۔ بطور شاہد اس کی جمع فُعلاء و أفعال بھی آئی ہے جیسے وَدُود کی جمع وَدَدَاء، اور عَدُو کی جمع أعداء۔

فعیل بمعنی مفعول: یہ مذکر و مؤنث دونوں کے لیے یکساں استعمال ہوتا ہے جیسے رجلٌ جریح و امرأۃ جریح مگر موصوف مؤنث محذوف ہو تو اس صیغے میں تائے تانیث آئے گی۔ کہا جاتا ہے ہذہ قتیلۃ فلان و جریحۃ اور کبھی فعیل بمعنی فاعل سے لفظی مشابہت کے باعث موصوف مذکور ہونے کے باوجود اس میں تا آجاتی ہے جیسے امرأۃ قتیلۃ جیسے کبھی فعیل بمعنی فاعل سے تا حذف ہو جاتی ہے جیسے مِلْحَفۃٌ جدید نحاۃ بصرہ کے نزدیک یہ جدّ یجدّ جدّہ (نیا ہونا) سے ہے۔ مگر اہل کوفہ کہتے ہیں کہ یہ جدّ بمعنی قطع سے ہے اور جدید بمعنی مجدود (فعیل بمعنی مفعول) ہے۔

الفاظ کے معانی: ثنی: اونٹ جو پانچ سال کا ہو کر چھٹے میں داخل ہو چکا ہو۔ گھوڑا جو تین سال کا ہو کر چوتھے میں داخل ہو چکا ہو۔ گائے بکری جو دو سال کی ہو کر تیسرے میں داخل ہو چکی ہو۔ اگلے چار دانت، دو اوپر، دو نیچے۔ جدید: نیا، خوش بخت مرد، روئے زمین، فرہ مادہ خر۔ سدیس: ناقۃ سدیس: وہ اونٹنی جو چھٹے سال میں ہو۔ ثوب سدیس: وہ کپڑا جس کی لمبائی چھ ہاتھ ہو۔ سدیس کسی چیز کا چھٹا حصہ۔ ناپنے کا ایک پیمانہ۔ خریق: ٹھنڈی سخت روہا۔ نرم خرام ہوا (ضد) قُلُوص: جوان اونٹنی۔ جدود: وہ بھیڑ جس کا دودھ کم ہو گیا ہو۔

اس کی جمع فَعْلٰی کے وزن پر آتی ہے جیسے جریح و جرحی، قتیل و قتلٰی مگر فَعْلٰی کے وزن پر اس کی جمع اُس وقت آتی ہے جب لفظ ان آفات و مکارہ کے معنی پر مشتمل ہو جن سے ذی حیات دو چار ہوتا ہے جیسے قتل و جرح وغیرہ۔ بلکہ جب یہ مضمون فعیل بمعنی مفعول کے علاوہ میں موجود ہوتا ہے تو اس کی جمع بھی فَعْلٰی کے وزن پر آ جاتی ہے۔ جیسے مریض و مرضی، زمین (بروزن فَعِل) و زمینی، میت (بروزن فَعِیل) و موتی، احمق (بروزن افعِل) و حَقَقَی۔ هالک (بروزن فاعِل) و ہلکی۔

جو فعیل بمعنی مفعول معنی آفت و مکروہ سے خالی ہو اس کی جمع فعلی نہیں آتی حمید کی جمع تَحْدٰی نہیں ہوتی۔ فعیل کبھی معنی اسی کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اور اس کے آخر میں تالاحق ہو جاتی ہے جیسے ذبیحہ، اکیلہ، ضحیّہ، نطیحہ ایسے الفاظ کی جمع بھی فَعْلٰی کے وزن پر نہیں آتی۔

فَعِل مذکور کی جمع فُعْلَاء جیسے قَتِل و قُتِلَاء، اُسیر و اُسْرَاء شاذ ہے۔ اُسیر کی جمع اُسَارِی بھی آئی ہے۔ فعیل مذکور کی جمع سالم نہیں آتی اسی لیے جریحون اور جریحات نہیں کہا جاتا۔

فَعِیْلَة (مؤنث): فعیل صفت کی طرح فعیلہ صفت کی جمع بھی فِعال آتی ہے جیسے صبیح و صبیحہ کی جمع صَبَاح، ظریف و ظریفہ کی جمع ظُرَاف — دوسری جمع فعائل ہے یہ فعیلہ سے خاص ہے یعنی فعیل مذکور کی جمع میں یہ وزن نہیں آتا۔ نظیر کی جمع نظائر، کریہ بمعنی مکروہ کی جمع کرائہ شاذ ہے۔ فعیلہ بمعنی مفعول ہو یا نہ ہو اس کی جمع فعائل آتی ہے۔ جیسے ذبیحہ و ذبائح، کبیرہ و کبائر۔ کبھی فعیلہ کی جمع فعائل لانے کے بجائے فِعال ہی لائی جاتی ہے جیسے امرأۃ صغیرہ، کبیرہ، سمینہ کی جمع میں صغار، کبار، سمان کہا جاتا ہے۔ نسوة صغائر کبائر سمائن نہیں کہا جاتا۔

فُعْلَاء کے وزن پر فعیلہ کی جمع میں صرف دو لفظ آئے ہیں۔ جیسے نسوة فقراء و سفہاء۔ خلیفہ کی جمع خلفاء سے متعلق کہا گیا کہ یہ لفظ چوں کہ مذکر کے لیے ہے اس لیے اس کی جمع مذکر کی طرح لائی گئی جیسے کریم و کرماء اور خلیفہ کی جمع اصل قاعدے کے مطابق خلائف بھی آئی ہے۔

❊ یہاں تک اُس مدہ زائدہ کا بیان تھا جو تیسری جگہ ہو۔ اب اُس مدہ زائدہ کا بیان ہوگا جو دوسری جگہ ہو۔ یہ الف ہوتا ہے۔ جیسے فاعل۔ اس کی کل چار صورتیں ہوں گی اسم یا صفت اور ہر ایک مذکر یا مؤنث۔

فاعل - اسم مذکر: فاعل بفتح عین و بکسر عین کی جمع قیاساً فواعل کے وزن پر آتی ہے جیسے کاہل و کواہل، خاتم و خواتم اور بقلت اس کی جمع کسرہ کے اشباع کے ساتھ فواعیل بھی آئی ہے جیسے طابق (بفتح و کسربا) کی جمع طوا بیق، دانق (بفتح و کسرنون) کی جمع دوانیق۔

الفاظ کے معانی: کاہل - دھونڈا۔ دونوں شانوں کا درمیانی حصہ۔

اور اس کی جمع فُعْلان (بفتح فاو سکون عین) اور فِعْلان (بکسر فاو سکون عین) بھی آئی ہے اول جیسے حاجر و حَجْران — دوم جیسے جان و جَنان۔ فُعْلان کے وزن پر جمع زیادہ ہے۔

جب معنی صفت والا فاعل، اسی معنی میں منتقل ہو جاتا ہے تو اس کی جمع بھی اکثر فُعْلان آتی ہے جیسے راکب و رُکبان، فارس و فُرسان، راعی و رُعیان۔ اور ایسے فاعل اسی کی جمع کبھی فِعْال بھی آتی ہے جیسے راعی و رِعاء، صاحب و صِحاب۔

اور فاعل اسی کی جمع کبھی أَفْعَل بھی آتی ہے جیسے وادی و اودِیۃ۔

فاعلة - اسم مؤنث: اس کی جمع بھی اکثر فواعل آتی ہے جیسے کاتبة و کواثب۔ کبھی اسی وزن پر فاعلاء کی بھی جمع لاتے ہیں۔ جیسے نافقَاء، قاصِعاء، داماء، ساپیاء کی جمع نوافق، قواصع، دوائم، سواپی یا سَوَاب۔

فاعل - صفت مذکر: اس کی جمع اکثر فُعْل اور فُعْال کے وزن پر آتی ہے اور بکثرت فَعْلۃ کے وزن پر بھی آتی ہے مگر ناقص میں بضم فاقضة (اصل: قُضِیۃ بروزن فَعْلۃ) کی طرح جمع لاتے ہیں۔

اول دوم جیسے جاہل کی جمع جُھَل و جُھَال، سوم جیسے فاسق و فَسَقۃ۔ اجوف میں کبھی عین کو الف سے بدل کر لاتے ہیں جیسے بائع و باعة، قائد و قادة، (اصل بایعة و قایدۃ)، ناقص کی مثال: قضاة، دُعاة، ہداة۔ فاعل صفت کی جمع کثرت فُعْل (بضم تین) کے وزن پر بھی آتی ہے جیسے فَعُول (بفتح فاو ضم عین) کی جمع فُعْل آتی ہے۔ مثال: بازل و بُزل، شارف و شُرْف۔ پھر بنی تمیم کے یہاں اس کے عین کو ساکن کر کے تخفیف بھی ہوتی ہے۔ مگر اجوف میں سب کے یہاں تخفیف ہوتی ہے۔ جیسے عائط و عَوُط، حائل و حَوُل (بسکون واو) عائط کی جمع عِیْط بکسر عین بھی آتی ہے۔ یہ اجوف یائی ہے۔ فا کو کسرہ دے دیا گیا تاکہ یائی کی یا باقی رہے جیسے بیض جمع ابیض و بیضاء میں ہوا۔

اور فاعل کی جمع میں یہ اوزان بھی آئے ہیں: (۱) فُعْلان جیسے شاب و شُبَّان، راعی و رُعیان

الفاظ کے معانی: حاجر: وادی کا پانی روکنے والی جگہ۔ جان: جن، پتلا تیز سانپ۔ راکب: بمعنی شتر سوار، اسی معنی میں آ گیا۔ اسی طرح فارس بمعنی اسپ سوار اور راعی بمعنی چرواہا۔ کاتبة: گھوڑے کے شانوں کا وہ درمیانی حصہ جو زین کے آگے ہوتا ہے۔ حدیث میں ہے: یَضَعُونَ رِمَاحَهُمْ عَلٰی کَوَاثِبِ خَیْلِهِمْ۔ نافقَاء: جنگلی چوہے کی وہ بل جس سے نکلنے کی جگہ چوہا کھولتا نہیں بلکہ وہاں رقیق مٹی کی تہ، چھوڑ دیتا ہے جب کھلی بل (قاصِعاء) کی جانب سے کوئی اُسے پکڑنا چاہتا ہے تو یہ نافقَاء کے منہ پر سائر رقیق مٹی کو ٹھونگ سے مار کر باہر بھاگ جاتا ہے۔ قاصِعاء: وہ بل ہے جس کا دروازہ کھلا رہتا ہے۔ اسی سے آتا جاتا ہے اور اسی میں رہتا ہے۔ داماء: اس کی وہ بل ہے جو پوری کھودنے کے بعد اس کے منفذ پر مٹی ڈال دیتا ہے۔ ساپیاء: بچہ دانی، وہ جلد جس میں پیٹ کا بچہ رہتا ہے۔ بازل: اصل میں اونٹ کو کہتے ہیں جب اس کا نوکیلا دانت نکل آئے یہ نویں سال ہوتا ہے پھر بطور تشبیہ مرد کامل کو رجل بازل کہتے ہیں۔ شارف: پرانا تیر۔ بوڑھی اونٹنی۔ عائط: اجوف داوی دیائی، عاظت المرأة و الناقة تعوط و تعیط، جو بانجہ پن کے بغیر برسوں حاملہ نہ ہو۔ حائل: جفتی کے باوجود جسے حمل نہ ہو۔

(۲) فِعَال جیسے جَائِع و جِیَاع، نَائِم و نِیَام راعی و رِعاء، صَاحِب و صِحاب (۳) فُعُول جیسے شَاهد و شُہود، حَاضِر و حُضُور، رَاکِع و رُکُوع، جَمِع فاعِل کا یہ وزن اُس وقت آتا ہے جب اس کا مصدر بھی فُعُول کے وزن پر آیا ہو۔

فاعِل - صفت مذکر عاقل کی جمع فَوَاعِل کے وزن پر شاذ ہے چند الفاظ اس وزن پر آئے ہیں جیسے فَوَارِس و فَوَارِس، حَارِس و حَوَارِس، حَاجِب و حَوَاجِب (حِجَابَة بمعنی در بانی سے) رَافِد و رَوَافِد، هَالِك و هَوَالِك، شَاهد و شَوَاهد، خَاشِع و خَوَاشِع، نَاكِس و نَوَاكِس، غَائِب و غَوَائِب۔

ہاں! فاعِل جب غیر عاقل کی صفت ہو تو اس کی جمع فَوَاعِل کے وزن پر قیاساً آتی ہے جیسے سیوف کی صفت میں صَوَارِم و قَوَاضِب، اسی طرح جِہَالٌ بَوَازِل و اَیَامٌ مَوَاضِب۔

اور جب فاعِل وصفی میں تائے ظاہرہ یا مقدرہ ہو تو اس کی جمع فَوَاعِل اور فُعُل کے وزن پر قیاساً آتی ہے۔ جیسے ضَارِبَة و ضَوَارِب، حَائِض و حُیَّض و حَوَائِض۔ نَاقَة شَارِف کی جمع میں شُرَف و شَوَارِف۔

❁ وہ کلمہ جس کا چوتھا حرف الف تانیث ہو۔ یہ اسم میں ہوگا یا صفت میں۔ اور الف تانیث مقصورہ ہوگا یا مددودہ۔

فَعْلٰی و فَعْلَآء - اسم: فَعْلٰی بالف مقصورہ کی جمع فِعَال کے وزن پر آتی ہے جیسے اُنْثٰی و اِنَاث

اور فَعْلَآء بالف مددودہ کی جمع فَعَالٰی کے وزن پر آتی ہے جیسے صَخْرَآء و صَحَارٰی۔

صفت: صفت مؤنث بالف کی کئی صورتیں ہیں ① جس کا مذکر أَفْعَل کے وزن پر آیا ہے اس کی دو قسمیں

ہیں: (الف) وہ جس میں الف مقصورہ ہو۔ جیسے صَغْرٰی۔ (ب) وہ جس میں الف مددودہ ہو۔ جیسے حَمْرَآء۔

② جس کا مذکر أَفْعَل کے وزن پر نہیں آیا۔ اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔ (الف) جس میں الف مقصورہ ہو۔ اس

کی دو قسمیں ہیں۔ وہ جس کا مذکر فَعْلَان کے وزن پر ہو۔ جیسے عَطْشٰی وہ جس کا کوئی مذکر نہ ہو جیسے حَرْمٰی بَفَتْح حاء۔ وہ

بکری جو زکری شہوت رکھتی ہو۔ (ب) جس میں الف مددودہ ہو جیسے بَطْحَآء، کَشَادَة سِلَآبِی جگہ جس میں سنگریزے ہوں۔

عُشْرَآء، وہ نَاقَة جس کا حمل دس مہینے کا ہو چکا ہو۔

۱۔ فَعْلٰی أَفْعَل - اس کی جمع فُعُل کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے صَغْرٰی و صُغْرَ۔

۲۔ فَعْلَآء أَفْعَل - اس کی جمع فُعُل کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے حَمْرَآء و حُمُرَ۔

۳۔ فَعْلٰی مَوْنِث فَعْلَان - اس کی جمع فِعَال کے وزن پر آتی ہے جیسے عَطْشٰی و عِطَاش۔

۴۔ فَعْلٰی بِلَا مَذْکَر - اس کی جمع فَعَالٰی کے وزن پر آتی ہے جیسے حَرْمٰی و حَرَامٰی۔

۵۔ مَوْنِث بالف مددودہ (بلا مذکر) اس کی جمع فِعَال کے وزن پر آتی ہے جیسے بَطْحَآء و بِطَاح،

عُشْرَآء و عِشَار۔

مونث بالف مقصورہ و ممدودہ

① فُعلی مونث بالف مقصورہ جس کا مذکر أفعال ہو اس کی جمع تکسیر فُعلل آتی ہے جیسے صُغری و صُغراء اور جمع سالم فُعلیات بھی آتی ہے جیسے صُغریات۔

② فعلاء بالف ممدودہ جس کا مذکر أفعال ہو اس کی جمع سالم نہیں آتی، صرف جمع تکسیر فُعلل کے وزن پر آتی ہے جیسے حمراء و حمراء۔

③ ان کے علاوہ ایسا کلمہ جس کا چوتھا حرف الف تانیث مقصورہ یا ممدودہ ہو عموماً اس کی جمع سالم آتی ہے اور جمع تکسیر بھی آتی ہے۔

اس کی جمع تکسیر دو طرح آتی ہے۔ (الف) جمع منتہی الجموع (ب) فعال کے وزن پر۔

(الف) آخر میں الف مقصورہ اسم میں ہو تو اس کی جمع فعائل اور فعائل آتی ہے جیسے دعوی کی جمع دعاوی و دعاوی، فتوی کی جمع فتاوی و فتاوی۔

اور الف مقصورہ صفت میں ہو تو اس کی جمع صرف فعائل کے وزن پر آتی ہے جیسے حبلی و حبالی، خنثی و خنثائی، حرمی (بفتح حا) و حرامی۔

اور آخر میں الف ممدودہ ہو تو اس کی جمع فعائل اور فعائل آتی ہے اور قلیل طور پر فعائل (بیاے مشدود) بھی آتی ہے۔ جیسے صحراء کی جمع صحارئ، صحارئ اور صحارئ۔

(ب) فعال کے وزن پر جیسے أنثی و إناث، عطشی و عطاش، بطحاء و بطاح، عُشراء و عُشار۔

④ الف تانیث اگر کلمہ کا پانچواں حرف ہو اور الف مقصورہ ہو جیسے حُبَّارِی تو اس کی جمع الف و تا کے ساتھ آئے گی جیسے حُبَّارِیات۔ اس کی جمع تکسیر نہ آئے گی۔

اور اگر الف ممدودہ ہو تو جمع سالم اور جمع تکسیر دونوں ہو سکتی ہے۔ جمع تکسیر فواعل کے وزن پر آئے گی۔ جیسے قاصِعاء، خُنْفِساء، قَرِیثاء، بَرَاکاء، جَلُولاء کی جمع قواصع، خنافس، قرائث، بَرَائِک، جلائل۔

⑤ اگر الف تانیث پانچویں حرف کے بعد ہو جیسے حَوْلَیاء (ایک شخص کا نام) تو اس کی جمع فعائل کے وزن پر آئے گی جیسے حوالی۔

الفاظ کے معانی: قاصِعاء: جنگلی چوہے کی بل، جس میں وہ رہتا ہے اور اس کا مدخل کھلا رہتا ہے۔ خُنْفِساء: بضم خا و سکون نون و فتح فا و ضم فا۔ ایک بدبودار کیڑا۔ قَرِیثاء: بضم قاف و کسر را و سکون یا۔ اسی طرح کَرِیثاء۔ ایک سیاہ قسم کی کھجور۔ بَرَاکاء: جنگ میں سرگرمی و ثابت قدمی، میدان جنگ۔ جَلُولاء: بفتح اول و ضم ثانی۔ سواد عراق کا ایک علاقہ جہاں مسلمانوں اور ایرانیوں کے درمیان ۱۶ھ میں مشہور معرکہ ہوا، اس نام سے افریقہ کا بھی ایک مشہور شہر ہے جو عبدالملک بن مروان کے ہاتھوں فتح ہوا۔

وہ ثلاثی مزید جس کے شروع میں ہمزہ کی زیادتی ہو:

① أفعال اسمی، کے ہمزہ پر فتح ہو یا کسرہ یا ضمہ اس کی جمع أفاعِل کے وزن پر آتی ہے جیسے أجدَل و أجادِل، إصبع و أصابع، أُنلَم و أبالم، أحوص و أحوص۔ اس لفظ کی جمع وصف اصلی کا اعتبار کر کے حوص بھی آئی ہے۔

② أفعال وصفی کی جمع فُعُلْ آتی ہے اور بکثرت فُعْلان بھی آئی ہے۔ جیسے أحمَر و حمَر و حمَران، أَسود و سود و سودان، أبيض و بیض و بیضان (ان دو لفظوں میں ب کو کسرہ دے دیا گیا تاکہ یا باقی رہے) أحمَر و حمراء کی جمع سالم أحمرون و حمراوات نہیں آتی تاکہ أفعال التفضیل سے امتیاز رہے۔ لیس فی الخضراوات صدقة میں خضراء کی جمع سالم اس لیے آئی کہ یہ لفظ سبزی ترکاری کا اسم بن گیا تو اسم کی طرح اس کی بھی جمع سالم آگئی گویا فرمایا گیا: لیس فی البقول صدقة۔

③ أفعال التفضیل کی جمع أفاعِل و أفعِلون دونوں آتی ہے جیسے أفضَل کی جمع أفاضِل و أفضِلون۔ **فعلان:** وہ کلمہ جس کے آخر میں الف و نون زائد تان ہوں، یہ اسم ہوگا یا صفت اسم کی جمع فعّالین کے وزن پر آتی ہے۔ فعلان کے ف پر فتح ہو یا ضمہ یا کسرہ اور عین ساکن ہو یا متحرک۔ جیسے شیطان و شیطاٰطین، سُلطان و سلاطین، سِر حان و سراحین۔

اور جیسے وَرْشان (بفتحات) و وَرْاشین، سَبْعان (بفتح سین و ضم با) و سباعین، ظَرِبان (بفتح اول و کسر دوم) و ظرابین۔

لیکن اس وزن پر اگر علم مرتحل ہو جیسے سلمان، عثمان، غطفان وغیرہ تو اس کی جمع تکسیر نہیں آتی بلکہ جمع سالم لائی جاتی ہے۔

فعلان کی جمع فِعال بھی آتی ہے جیسے سِر حان و سراح۔ ظَرِبان کی جمع ظِرْبِی بھی آئی ہے جیسے حَجَل کی جمع حَجَلِی۔ اس وزن پر صرف انہی دو لفظوں کی جمع تکسیر آئی ہے۔

فعلان، وصفی: فعلان وصفی جب بفتح فاء ہو تو اس کی اور اس کے مونث کی جمع کبھی فعّالی آتی ہے کبھی فِعال جیسے حیران و حیارِی، غضبان و غضاب۔ کبھی فعلان جس کا مؤنث فعْلانة ہو اس کی جمع

الفاظ کے معانی: أجدَل: شکر پرندہ، جدل بمعنی شدت سے لیا گیا ہے۔ أُنلَم: گوگل کے پتے۔ أحوص: اصل میں صفت کا صیغہ ہے حَوْص سے بنا ہے۔ نگ گوشہ چشم والا۔ پھر یہ متعدد افراد کا نام ہوا، ان میں سے ایک احوص ابن جعفر ابن کلاب ہے۔ سِر حان: بھیڑیا۔ وَرْشان: کبوتر جیسا ایک پرندہ، مؤنث و رشانہ۔ سَبْعان: دیار بنی قیس میں ایک مقام۔ ظَرِبان و ظرباء: بلی کے برابر ایک جانور، جس کی سونڈ لمبی، پیٹھ کالی، پیٹ سفید ہوتا ہے بہت بدبودار، بہت گوز مارنے والا ہوتا ہے، جب یہ گوز شکار کرنا چاہتا ہے تو اس کی بل میں گوز مارتا ہے، وہ بدبو کی شدت نہ برداشت کر کے باہر آ جاتا ہے پھر یہ گوز پکڑ کر کھا جاتا ہے۔

فِعَال اور فَعَالی دونوں آجاتی ہے جیسے نَدَمَان کی جمع نِدَام و نَدَامی۔

فُعْلَان بضم فا کی جمع فَعَالی نہیں آتی، فِعَال آتی ہے جیسے نُحْصَان و نِحَاص اور عُرْيَان کی جمع عِرَاء بھی نہ آئی، اس کی جمع کے لیے عاری کی جمع عُرَا سے کام لیا جاتا ہے اس لیے کہ عُرْيَان اور عاری ہم معنی ہیں۔
فُعْلَان بفتح فاجس کا مونث فَعْلٰی ہو اس کے بعض الفاظ کی جمع بضم فا بھی آتی ہے جیسے کُسلَان و کُسلٰی، سکرَان و سُکَارِی، عَجَلَان و عُجَالِی۔ غیر فُعْلَان کی جمع میں دو لفظ ایسے ہیں جو لازماً بضم فا آتے ہیں: اُسَارِی، اُسیر کی جمع اور قُدَامِی، قَادِمَة کی جمع (پرنڈے کے اگلے پر)

❁ وہ کلمہ جس کا دوسرا حرف یا بے زائدہ ہو اور عین مکسور ہو جیسے فِیْعَل کے وزن پر مِیْت، جَیْد، بَیْن۔ اس کی جمع اُفْعَال، فِعَال، اُفْعِلَاء کے وزن پر آتی ہے جیسے اُمُوَات، حِیَاد، اُبَیْنَاء۔

ثلاثی نوع دوم: وہ کلمات جن کی جمع سالم مذکر و مونث پر اکثفا ہوتا ہے، جمع تکسیر نہیں آتی ہے۔ اور چند کلمات کی جمع تکسیر بطور شاذ آئی ہے۔

فَعَال، فُعَال، فِیْعِل: اول بفتح فا و تشدید عین، دوم بضم فا و تشدید عین، سوم بکسر فا و تشدید و کسر عین۔ یہ تینوں مبالغہ کے اوزان ہیں ان کی جمع تکسیر نہیں آتی بلکہ جمع سالم مذکر کے لیے واو اور نون کے ساتھ، مونث کے لیے الف اور تا کے ساتھ آتی ہے۔ جیسے شَرَاب کی جمع شَرَابُون و شَرَابَات، حُسْنَان کی حُسْنَانُون و حُسْنَانَات، فِیْسِیق کی فِیْسِیقُون و فِیْسِیقَات۔

اسی طرح فُعَل (بضم فا و تشدید و فتح عین) جیسے زُمَّل و جُبَّأ اور فُغَّیْل (بضم فا و تشدید و فتح عین) جیسے زُمَّیْل و سُکَّیْت کی جمع سالم آتی ہے، جمع تکسیر نہیں آتی۔

اوزان مبالغہ میں فَعَال، فِعَال، فَعُول، اور مِفْعَل، مِفْعَال، مِفْعِیل کی جمع تکسیر آتی ہے، جمع سالم نہیں آتی۔ اور یہ اوزان مذکر و مونث دونوں کے لیے یکساں ہوتے ہیں۔ پہلے تین کا ذکر جمع صفات کے تحت آچکا۔ مِفْعَل کی جمع مفاعِل، مفعَال و مفعِیل کی جمع مفاعِیل آتی ہے۔ جیسے مِدْعَس و مَدَاعَس، مِهْذَار و مِهْذِیر، مِعْطِیر و مَعَاطِیر، مَسْکِین بروزن مفعِیل کی جمع سالم مَسْکِینُون و مَسْکِینَات شاذ ہے۔

مَضْرُوب، مُکْرِم، مُکْرَم جیسے الفاظ جن کے شروع میں میم ہے اور اسم فاعل یا اسم مفعول ہیں، ان سب کی جمع سالم آتی ہے۔ جمع تکسیر نہیں آتی۔

چند الفاظ کی جمع تکسیر خلاف قیاس آئی ہے۔

الفاظ کے معانی: نَحْصَان: دبلے پیٹ والا۔ مَوْنُث نَحْصَانَة۔ شَرَاب: بہت پینے والا۔ حُسْنَان: بہت خوبی والا۔ فِیْسِیق: بہت نافرمانی والا۔ زُمَّل و زُمَّیْل: بزدل، گھٹیا۔ جُبَّأ: بزدل۔ سُکَّیْت: وہ گھوڑا جو مقابلے کی دوڑ میں دسواں ہو۔ یہ آخری ہوتا ہے۔ اس کے مابعد کا شمار نہیں ہوتا۔ مِدْعَس: بڑا نیزہ باز۔ مِهْذَار: بہت بیہودہ گومرد یا عورت۔ مِعْطِیر: بہت عطر لگانے والا یا لگانے والی۔

۱- عَوَّار (بزول) بروزن فُعَّال کی جمع عَوَّارِیَر ۲- ملعون و ملاعین ۳- مشؤوم و مشائیم
۴- میمون و میامین ۵- مکسور و مکاسیر ۶- مسلوخه و مسالینخ ۷- ۸- مُفْعِل کے وزن پر بعض اسم
فَاعِل جیسے مُؤَسِّر و مُفْطِر اور مُفْعَل کے وزن پر بعض اسم مفعول جیسے مُنْکَر کی جمع میاسیر، مفاطیر، و مناکیر۔
۹- وہ مُفْعِل جو مؤنث سے خاص ہونے کے باعث تائے تانیث سے خالی ہوتا ہے اُس میں اکثر یہی ہے کہ اس
کی جمع تصحیح نہیں لائی جاتی بلکہ جمع تکسیر استعمال ہوتی ہے، جیسے مُطْفِل، مُشْدِن، مُزْضِع کی جمع مطافل، مشادِن،
مراضِع، ان جمعوں میں یا بڑھا کر مطافیل، مشادین، مراضیع کہنا بھی جائز ہے۔

رباعی کی جمع: ① رباعی مجرد (جَعْفَر، زَبْرَج، بُرْثَن، دِزْهَم، قِمَطْر - اور بُرْقَع برقول
انفش۔) کی جمع فعالل کے وزن پر آتی ہے۔

② رباعی مزید جس کے آخر سے پہلے حرف مد ہو (جیسے عُصْفُور، قِرْطَاس، قَنْدِیل) اس کی جمع فعالیل
کے وزن پر آتی ہے۔

③ (الف) جورباعی سے ملحق ہو جیسے کوثر، جدول، عَشِیر، اس کی جمع رباعی کی طرح فعالل کے وزن
پر آئے گی۔

(ب) جو ملحق نہ ہو مگر رباعی کی طرح بغیر کسی حرف مد کے چار حروف پر مشتمل ہو جیسے تَنْضُب، مِدْعَس اس
کی جمع بھی رباعی کی طرح ہوگی۔

(ج) جورباعی مزید کی طرح ہو اور ما قبل آخر کسی حرف مد یا حرف لین پر مشتمل ہو اس کی جمع فعالیل کی طرح ہوگی۔
جیسے قِرْوَاح، قُرْطَاط، مِصْبَاح، کَلُوب، کَلَّاب، اِصْبَاح، اِجْفِیل، اُمْلُود، سِنُور، سُکَّیت۔
کبھی چار حرفی لفظ مُعَرَّب کی جمع منتهی الجموع لا کر اس کے آخر میں تالاحق کی جاتی ہے۔

جیسے موازجة، صوالجة، طیالسة، جواربة۔ ان کے واحد: مَوْزَج بمعنی موزہ صولج و
صولجان، طیلسان و طیلَس (سیاہ اونی چادر) جَوَرَب: موزہ۔ کہا گیا کہ یہ ”گورپا“ کا معرب ہے۔
اسی طرح چار حرفی اسم منسوب کے آخر میں تالاحق کی جاتی ہے۔ مگر اول اکثر ہے اور ثانی وجوبا۔ جیسے أشعشی،

الفاظ کے معانی: مَظَل: ذات طفل من الإنسان و الوحش۔ بچے والی۔ مُشْدِن: ذات شادن، شادن ہرنی کا بچہ، مُشْدِن بچے
والی ہرنی۔ مُزْضِع: دایہ۔ جَعْفَر: چھوٹی نہر۔ زَبْرَج: نقش و نگار یا موتیوں سے آرائش۔ سونا۔ رقیق بادل۔ بُرْثَن: درندوں پرندوں
کا بچہ۔ قِمَطْر: بستہ جس میں کتابیں رکھی جاتی ہیں۔ کوثر: بڑی کثرت والا۔ جنت کی ایک کانہر کا نام۔ جَدُول: چھوٹی نہر۔ عَشِیر: بر
وزن دِزْهَم: غبار۔ تَنْضُب: ایک خاردار درخت۔ مِدْعَس: نیزہ، قِرْوَاح: بکسراول و سکون دوم: لمبے پیروں والی اونٹنی۔ قُرْطَاط:
بضم و کسراول و سکون ثانی بہر دو صورت: مصیبت۔ نمدہ جواوٹ کے کجاوے کے نیچے رکھا جاتا ہے۔ کَلُوب، و کَلَّاب: مہینز یعنی وہ لوہا
جو گھوڑا بندھانے والے کے موزے پر لگا رہتا ہے۔ اِجْفِیل: شتر مرغ جو ہر چیز سے ڈرتا بدکتا ہے۔ بزول۔ عمر دراز عورت۔ اُمْلُود: نرم و
نازک شاخ یا انسان۔ سِنُور: بلی۔ سُکَّیت: مقابلے میں سب سے پیچھے (یعنی دسویں نمبر پر) رہنے والا گھوڑا۔

مُتَهَلِّی، مَشْهَدِی کی جمع أَشَاعِثُ، مَهَالِیْبُ، مَشَاهِدُ، بربری کی جمع بَرَابِرُہ میں نسبت اور عجمہ دونوں جمع ہیں۔
جمع خماسی: اسم خماسی کی جمع تکسیر ناپسندیدہ ہے اس کے باوجود اگر اس کی جمع لانا چاہیں تو پانچویں حرف کو حذف کر کے رباعی کی طرح اس کی جمع لائیں گے۔ تو سَفَرَجَل کی جمع سَفَارِج، جَحْمَرِش کی جَحَامِر ہوگی۔

بعض الفاظ ایسے ہیں جو قلیل و کثیر سب کے لیے بولے جاتے ہیں اور خاص مفرد کو بتانا ہوتا ہے تو ان کے آخر میں تالگادی جاتی ہے۔ جیسے تَمْرٌ و تَمَرٌ، طَلْحٌ و طَلْحَةٌ، نَخْلٌ و نَخْلَةٌ، تَمَلٌ و تَمَلَةٌ۔ ایسے اسم کو اسم جنس کہا جاتا ہے۔ اسے جمع بتانا درست نہیں اس لیے کہ جمع کا اطلاق ایک دو پر نہیں ہوتا۔ اور اسم جنس ایک دو پر بھی بولا جاتا ہے۔ ہاں بعض اسم جنس ایسے بھی ہیں جن کا اطلاق ایک دو پر نہیں ہوتا۔ جیسے کَلِمٌ اور اَکَمٌ ایک کے لیے کلمۃ اور اَکَمۃ۔ مگر یہ استعمال کی بات ہے اصل وضع میں ایسا نہیں۔ اور ایسے الفاظ چند ہی ہیں۔

جمع کثرت کے لیے اسم جنس بغیر تا کے استعمال ہوگا اور جمع قلت کے لیے الف و تا کے ساتھ آئے گا جیسے تَمَلَةٌ، تَمَلٌ، تَمَلَات۔

ثلاثی میں اسم جنس کے اوزان یہ ہیں: (۱) فَعْلَةٌ جیسے تَمْرَةٌ (۲) فِعْلَةٌ جیسے سِدْرَةٌ (۳) فُعْلَةٌ جیسے دُرَّةٌ (۴) فَعْلَةٌ جیسے بَقْرَةٌ (۵) فَعْلَةٌ جیسے کَلِمَةٌ (۶) فِعْلَةٌ جیسے عِنَبَةٌ (۷) فُعْلَةٌ جیسے سَمْرَةٌ (۸) فُعْلَةٌ جیسے هُدْبَةٌ (۹) فُعْلَةٌ جیسے رُطْبَةٌ۔

کبھی اسم جنس کے بعض الفاظ کی جمع تکسیر بھی آتی ہے۔ جیسے بَهْمَةٌ و بِهَامٌ، طَلْحَةٌ و طِلَاحٌ، خَيْمَةٌ و خِيَامٌ، رَوْضَةٌ و رِيَاضٌ، صَعْوَةٌ و صِعَاءٌ۔ (یہ سب جمع فَعْلَةٌ کی مثالیں ہیں) سِدْرَةٌ و سِدرٌ، دُرَّةٌ و دُرٌّ (یہ جمع فِعْلَةٌ و فُعْلَةٌ کی مثالیں ہیں) اَکَمَةٌ و اِکَامٌ۔ ثَمْرَةٌ و ثِمَارٌ۔ (یہ جمع فَعْلَةٌ کی مثالیں ہیں) سیبویہ نے کہا ہے کہ کبھی فَعْلَةٌ تا کے ساتھ ہو تو بسکون عین ہوتا ہے اور تا سے خالی ہو تو بفتح عین ہوتا ہے جیسے حَلَقَةٌ و حَلَقٌ، فَلَكَةٌ و فَلَكٌ۔

غیر ثلاثی مجرد میں اسم جنس کی مثالیں: نَعَامٌ و نَعَامَةٌ، سَفَرَجَلٌ و سَفَرَجَلَةٌ، کبھی بعض الفاظ کے آخر میں الف تانیث مقصورہ یا ممدودہ ہوتا ہے جیسے حَلَفَاءٌ، طَرَفَاءٌ، بُهْمِی، اگر ایک فرد کو بتانا ہو تو آخر میں تا نہ لگائیں گے بلکہ لفظ واحد بطور صفت لائیں جیسے طَرَفَاءٌ و اَحَدٌ، بُهْمِی و اَحَدٌ۔

اسم جنس زیادہ تر مخلوقات میں ہوتا ہے۔ بہت قلیل طور پر مصنوعات میں بھی آیا ہے جیسے سَفِينَةٌ و سَفینٌ،

الفاظ کے معانی: سَفَرَجَلٌ: بی، ایک پھل۔ جَحْمَرِش: بوڑھی عورت۔ طَلْحٌ: کیلا۔ بول کا درخت، کھجور کا شگوفہ۔ نَخْلٌ: کھجور کا درخت۔ تَمَلٌ: چیونٹی۔ اَکَمۃ: نیلہ، پہاڑی۔ سِدْرۃ: بیر کا درخت۔ سَمْرۃ: بول کا درخت۔ هُدْبۃ: کپڑے کا چھور۔ رُطْبۃ: پکی تازہ کھجور۔ بَهْمۃ: گائے، بھیڑ، بکری کے بچے۔ حَلَقۃ: دائرہ، چٹا۔ حَلَفَاء: ایک نوکیلی بوٹی، طَرَفَاء: جھاؤ کا درخت۔ بُهْمِی: ایک پودہ۔ سَفِينۃ: کشتی۔

لَبَنَةٌ وَلَبْنٌ، فَلَنْسُوَةٌ وَفَلَنْسٌ، بُرَةٌ وَبُرَى۔

✽ کچھ الفاظ ایسے ہیں جو تاء کے ساتھ ہوں تو جمع کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور تاء سے خالی ہوں تو مفرد کے لیے آتے ہیں جیسے کَمَاءٌ وَكَمْءٌ، جَبَّاءٌ وَجَبْءٌ، سَبْوِيَّةٌ نے کہا: کَمَاءٌ، كَمْءٌ کی جمع نہیں بلکہ اسم جمع ہے اس لیے کہ فَعْلٌ کی جمع فَعْلَةٌ کے وزن پر نہیں آتی۔

✽ کچھ الفاظ وہ ہیں جو واحد کے وزن پر ہوتے ہیں مگر جمع کے معنی رکھتے ہیں، ایک اور دو پران کا اطلاق نہیں ہوتا۔ یہ دو قسم کے ہیں (۱) جن کے لفظ سے کوئی مفرد نہ آیا جیسے اِبِلٌ، غَنَمٌ، خَيْلٌ، نَفَرٌ، رَهْطٌ، قَوْمٌ، یہ جمع نہیں بلکہ بالاتفاق اسم جمع ہیں۔ (۲) جن کے لفظ سے کوئی مفرد آیا ہے جیسے رَكْبٌ، حَلَقٌ، جَامِلٌ، سَرَاةٌ، فُرْهَةٌ، غَزِيٌّ، ثَوَامٌ، انھیں بعض نحاة نے جمع کہا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ جمع نہیں بلکہ اسم جمع ہیں۔

جموع شاذة: جیسے اَرَاهِطٌ، اَبَاطِيلٌ، اَحَادِيثٌ، اَعَارِيضٌ، اِقَاطِيعٌ، اِهَالِيٌّ، لِيَالِيٌّ، حَمِيرٌ، اَمْكَنٌ۔

یہ سب لفظاً و معنی جمع ہیں اور ان کا واحد بھی ان کے لفظ سے آیا ہے مگر اُس لفظ واحد کی جو جمع قیاساً ہونی چاہیے اُس کے برخلاف یہ جمعیں آئی ہیں۔ مثلاً اَرَاهِطٌ کا واحد رَهْطٌ ہے، رَهْطٌ کی جمع اَزْهَطٌ ہونا چاہیے۔ اَبَاطِيلٌ کا واحد باطل ہے اس کی جمع بواطِلٌ ہونا چاہیے احادیث کا واحد حدیث ہے اس کی جمع حُدُثٌ یا حُدُثَانٌ ہونا چاہیے۔ ہاں اَلْحَدُوثَةُ کی جمع احادیث موافق قیاس ہے۔ اَعَارِيضٌ کا واحد عَرَوْضٌ ہے۔ قیاساً اس کی جمع عَرَائِضٌ ہونا چاہیے۔ اِقَاطِيعٌ کا واحد قَطِيعٌ ہے اس کی جمع قُطْعٌ یا قُطْعَانٌ ہونا چاہیے۔ اِهَالِيٌّ کا واحد اَهْلٌ ہے اس کی جمع اَهْلٌ یا اِهَالٌ ہونا چاہیے۔ لِيَالِيٌّ کا واحد لَيْلٌ اور اَرَاضِيٌّ کا واحد اَرْضٌ ہے۔ حَمِيرٌ کا واحد حِمَارٌ، اَمْكَنٌ کا واحد مَكَانٌ ہے۔

جمع الجمع: کبھی جمع کی جمع لائی جاتی ہے۔ جمع تکسیر جیسے اَكَالِبٌ، اَنَاعِيمٌ، جَمَاهِلٌ۔ جمع تصحیح جیسے جَمَالَاتٌ،

كَلَابَاتٌ، نُحُرَاتٌ، بُيُوتَاتٌ، جُزُرَاتٌ۔

جمع کی جمع لانا کوئی امر قیاسی عام نہیں بلکہ جن الفاظ میں مسموع ہے انہی پر اکتفا ہوگا۔



الفاظ کے معانی: لَبَنَةٌ: کچی اینٹ۔ فَلَنْسُوَةٌ: ٹوپی۔ كَمَاءٌ: ایک پودہ جسے شحم الارض بھی کہتے ہیں، ہندی میں، سانپ کی چھتری بولتے ہیں۔ جَبَّاءٌ: سرخ رنگ کی سانپ کی چھتری۔ رَكْبٌ: سوراو کی جماعت۔ جَامِلٌ: اونٹوں کی جماعت۔ سَرَاةٌ: معزز، سردار لوگ۔ فُرْهَةٌ: تیز چست لوگ۔ غَزِيٌّ: جنگ جو، لڑنے والے۔ ثَوَامٌ: جڑواں بچے۔ رَهْطٌ: آدمی کی قوم اور قبیلہ، صرف مردوں پر مشتمل تین سے دس تک کی جماعت۔ اَعَارِيضٌ، واحدہ عَرَوْضٌ: مصرع اول کا آخری رکن۔ اِقَاطِيعٌ: واحدہ قَطِيعٌ: بکریوں چوپایوں کا ریوڑ، گلہ۔ اَكَالِبٌ جمع اَكَلِبٌ، واحدہ کَلِبٌ: کتا۔ اَنَاعِيمٌ جمع اَنَعَامٌ، واحدہ نَعَمٌ: اونٹ گاے بکری۔ جَمَاهِلٌ جمع جَمَالَةٌ، واحدہ جَمَلٌ: اونٹ۔ جَمَالَاتٌ جمع جَمَالٌ، واحدہ جَمَلٌ: اونٹ۔ نُحُرَاتٌ جمع نُحْرٌ، واحدہ حِمَارٌ: گدھا۔ جُزُرَاتٌ جمع جُزُرٌ واحدہ جُزُورٌ: ذبح کیا ہوا اونٹ۔

فہرست مضامین قواعد الصرف - دوم

۴۶	علامت تانیث ۲ الف	۲	تعارف مصنف
۴۶	مؤنث بالالف المقصورہ کے اوزان	۳	اعادہ ماسبق
۴۶	مؤنث بالالف الحمد وودہ کے اوزان	۳۴	مشقی سوالات
۴۷	مشقی سوالات	۳۵	درس [۱] اسم کے اوزان
۴۷	درس [۵] میزان صرفی اور قلب کا بیان	۳۵	اوزان ثلاثی مجرد
۴۷	حروف میزان	۳۶	اوزان رباعی مجرد، اوزان خماسی مجرد
۴۸	قلب کی شناخت کا طریقہ	۳۷	مشقی سوالات
۵۰	مشقی سوالات	۳۷	درس [۲] حروف زیادت
۵۰	درس [۶] اسم صحیح، اسم منقوص، اسم مقصور، اسم ممدود	۳۸	زیادت کے فوائد، زیادت کی صورتیں
۵۰	تفصیلی بیان	۳۹	زیادت کی دلیلیں
۵۲	مشقی سوالات	۳۹	مناسبت اشتقاق، لزوم عدم نظیر
۵۳	درس [۷] مفرد اور ثثنیہ	۳۹	غلبہ زیادت اور اس کی صورتیں
۵۳	مفرد، ثثنیہ کی شرطیں، بنانے کا طریقہ	۴۰	درس [۳] حروف زیادت
۵۴	اسم منقوص کا ثثنیہ	۴۱	دلائل زیادت میں تعارض پر ترجیح کی صورتیں
۵۴	اسم مقصور، اسم ممدود	۴۱	غلبہ زیادت سے ترجیح کی صورتیں
۵۴	اسم محذوف الآخر کا ثثنیہ، مشقی سوالات	۴۲	حروف زیادت کا تفصیلی بیان
۵۵	درس [۸] جمع کا بیان	۴۲	الف، واو اور یاء کی زیادت کے مواقع
۵۵	جمع مذکر سالم، اسم جامد اور مشتق سے جمع مذکر سالم	۴۳	میم، ہمزہ، نون، تاء، سین ہا اور لام کی زیادت کے مواقع
۵۶	جمع مؤنث سالم، اس کے بنانے کا طریقہ	۴۴	مشقی سوالات
۵۷	اس کے قیاسی مقامات — مشقی سوالات	۴۴	درس [۴] مذکر و مؤنث
۵۸	درس [۹] جمع تکسیر	۴۴	مذکر، مؤنث۔ مؤنث استعمال ہونے کے دلائل
۵۹	جمع قلت اور اس کے اوزان	۴۴	مؤنث حقیقی، مؤنث غیر حقیقی، مؤنث لفظی، معنوی
۵۹	جمع کثرت اور اس کے اوزان	۴۴	علامات تانیث - تا و الف - ءا تا
۵۹	درس [۱۰] جمع کثرت کا تفصیلی بیان	۴۵	مشترک اوصاف کے صیغے جن میں تانیث لاتے
۶۰	اوزان جمع اور ان کے مفرد	۴۵	تا کے کچھ اور اغراض


۷۵	مونث بالتاء اور اسم محدود کی طرف نسبت	۶۲	درس [۱۱] جمع کثرت کا تفصیلی بیان
۷۶	اسم مقصور، اسم منقوص اور اسم محذوف البعض کی طرف نسبت	۶۲	اوزان جمع اور ان کے مفرد
۷۷	اسم ثلاثی مکسور الثانی - تشنیہ اور جمع کی طرف نسبت	۶۵	مشقی سوالات
۷۸	علم مرکب، فُعَيْلَة، فُعَيْلَة، فُعَيْل، فُعَيْل کی طرف نسبت	۶۵	درس [۱۲] جمع سے متعلق فوائد
۹۸	نسبت کے شواذ	۶۵	محذوف حرف کے عوض یا لانا
۸۰	غیر قیاسی اسم منسوب	۶۵	بعض اسماء سے جمع تکسیر نہ آنا
۸۰	مشقی سوالات	۶۶	جمع الجمع، منتہی الجمع
۸۰	درس [۱۷] وقف کا بیان	۶۷	مرکبات کی جمع
۸۰	وقف، مقاصد وقف، وقف بالا سکان الحجر، وقف بالروم	۶۷	اسم جمع، اسم جنس جمع، اسم جنس افرادی
۸۱	وقف بالا شام، تنوین کو الف سے بدلنا	۶۸	درس [۱۳] تصغیر
۸۱	تائے تانیث کو ہا سے بدلنا، الف زائد کرنا	۶۸	تصغیر، اسم مصغیر، بنانے کی شرطیں، اوزان تصغیر
۸۲	ہاے سکت کے الحاق کے مواقع	۶۹	فُعَيْل، فُعَيْل، فُعَيْل، پانچ حرفی اسم کی تصغیر
۸۲	حذف یا کے ساتھ وقف، ہمزہ کو حرف علت سے بدلنا	۷۰	درس [۱۴] تصغیر
۸۳	تضعیف اور نقل حرکت کے ساتھ وقف، مشقی سوالات	۷۰	جن چیزوں کے لاحق ہونے سے تصغیر کا وزن نہیں بدلتا:
۸۳	درس [۱۸] اجتماع ساکنین	۷۰	علامت تانیث، علامت تشنیہ و جمع، یاے نسبت
۸۳	اجتماع ساکنیں صحیح ہونے کے مواقع	۷۰	الف نون زائد تان
۸۵	ان اسماء کی تصغیر جن کا دوسرا حرف، حرف علت ہو	۷۱	مرکبات کی تصغیر
۸۶	پہلے ساکن کو کون سی حرکت دی جائے گی؟	۷۱	اُن اسماء کی تصغیر جن کا دوسرا حرف، حرف علت ہو
۸۷	مشقی سوالات	۷۱	ان اسماء کی تصغیر جن کا تیسرا حرف، حرف علت ہو
۸۷	درس [۱۹] اصول کتابت	۷۱	ان اسماء کی تصغیر جن کا چوتھا حرف، حرف علت ہو
۸۹	کتابت کے قاعدہ سے مستثنی امور	۷۲	محذوف الحرف اسم کی تصغیر، دو حرفی علم کی تصغیر
۹۰	درس [۲۰] علامات ترقیم	۷۲	تائے خالی مونث کی تصغیر
۹۰	فاصلہ، فاصلہ منقوطہ، وقفہ، نقطتان، علامۃ الاستنبہام،	۷۳	درس [۱۵] تصغیر جمع، ترخیم، اور شواذ تصغیر
۹۰	علامۃ التعجب، شرطہ	۷۳	تصغیر جمع، تصغیر ترخیم، ثلاثی
۹۰	شرطتان، شرطہ مزدوجہ، علامت تنصیص، قوسین	۷۴	اسم مونث رباعی کی تصغیر ترخیم
۹۳	مشقی سوالات	۷۴	شواذ تصغیر، مشقی سوالات
۹۵	ضمیمہ: بیان واحد و جمع	۷۵	درس [۱۶] نسبت
۱۱۹	فہرست مضامین		

786/92

Dear User



Welcome to Misbahi Library

World of Free Download Pdf Books ,
Mazamin ,Images , Audios, Videos,
& Magazines etc

<https://www.misbahi-library.blogspot.com>



By

Team of Misbahi Library

Manager

Md Khubaib Raza Misbahi 99849 03158

Contact us

Sub-manager

Md Asjad Raza Misbahi 89485 18993

Co-founder

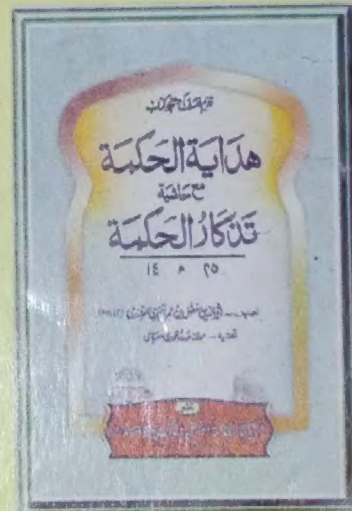
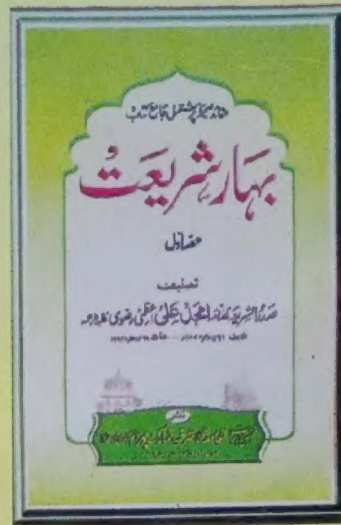
Md Abdur Rahman Misbahi 80091 86120

Founder

Md Saif Khan Misbahi 8081414883

Created & Designed by

Md Saif Khan Misbahi



MAJLIS-E-BARAKAT JAMIA ASHRAFIA

MUBARAKPUR, DISTT. AZAMGARH (U.P.) 276404

Ph: (05462) 250092, 250148, 250149, Fax: 251448

<http://www.al-jamiatulashrafia.org>

E-mail: aljamiatul_ashrafia@rediffmail.com